

جامعات المدینہ اور تنظیم المدارس کے نصاب میں داخل  
علم میراث کی مشہور کتاب سراجی کی آسان تشریح



بنام

# خلیل الوراثی

﴿آسان حل سراجی﴾

﴿شائقین مطالعہ کے لئے فتاویٰ جات سے تلاش کر کے آخر میں مسائل کی ایک فہرست بھی دی ہے﴾

مرتب

ابو حامد خلیل احمد عطاری المدنی عفو عنہ

باہتمام

محمد اقبال عطاری مدنی عفو عنہ



الغنی پبلشرز

کراچی، بھاول پور 0334-3463826



۱ علماء کرام اہلسنت و جماعت حنفی مسلک کے مستند اور مفید گروپس اور چینل کے لنکس حاصل کرنے کے لیے اس لنک پر کلک کریں اور اپنے مطلوبہ گروپ یا چینل جوائن کریں اور اپنے گروپ کے لنکس بھی شیئر فرمائیں ۱

### ↓ ❁ ADVERTISING GROUP OF AHLESUNNAT ❁ ↓

<https://telegram.me/joinchat/A6Bw8z7sqzCwR8sbhjupZA>

ماشاء اللہ یہ جان کر آپ سبھی حضرات کو خوشی ہوگی کہ آپ کے استفادے کے لیے بہت ہی نفع بخش سوالات اور جوابات کے لئے بنائے گئے گروپس اور چینلز کے لنکس ایک ساتھ شیئر کئے جا رہے ہیں ان سے افادہ و استفادہ کا سلسلہ تقریباً دو سال سے جاری و ساری ہے ان کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگا یا جا سکتا ہے کہ استفادہ کرنے والے دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مسلمان ہیں اگر آپ بھی منسلک ہونا چاہتے ہیں تو نیچے دیے گئے لنکس پر کلک کریں۔

### ↓ ❁ الاجوبہ للاستعلام سوالات کے لئے ❁ ↓

<https://telegram.me/joinchat/AsqLkDwYNdDtolU2urzQYA>

### اہل الذکر

اس گروپ میں صرف اپنے شرعی سوال پوسٹ کریں اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کسی بھی جواب کو ہماری طرف سے تصور نہ کریں جب تک ہم اس کی تصدیق نہ کر لیں شکریہ  
گروپ لنک۔

<https://telegram.me/AskYourSharaiiQuestions>

❁ Fiqhi-Masail FaizanAlahazrat

❁ فقہی مسائل فیضان اعلیٰ حضرت ❁

اہلسنت و جماعت حنفی



شرعی مسائل میں رہنمائی حاصل کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہے جسمیں علماء کرام آڈیو ریکارڈنگ کی صورت میں جواب ارشاد فرماتے ہیں

@ABBUTAYYAB

<https://telegram.me/fiqhimasail>

FAIZAN E ALAHAZRAT library

Group mein sirf aur sirf ulema e ahl e sunnat khusosi taur par Imam ahlesunnat Mujadid deen o millat Imam Ahmad Raza Khan ki kitab share karay

کتاب کے علاوہ کسی قسم کی پوسٹ نہ کریں اور نہ ہی سوالات صرف اور صرف علماء اہلسنت کی کتب شیئر فرمائیں

<https://telegram.me/faizanealahazrat>

فتاویٰ اہلسنت

یہ گروپ فتاویٰ اہلسنت دارالافتاء کے فتاویٰ جات شیئر کرنے کے لیے بنایا گیا ہے صرف اور صرف فتاویٰ جات اس کے علاوہ کچھ بھی اس گروپ میں شامل نہ کیا جائے

<https://telegram.me/fatawasharingonly>

Islami media sharing

Please share Islamic Media and post for Islamic knowledge only  
no pdf

کتاب ہرگز نہ طلب کی جائیں نہ ہی شیئر کریں

<https://telegram.me/mediasharing>



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين اما بعد! فاعرفوا بالله من المبعوثين للرجيع، بسم الله الرحمن الرحيم ط

جامعات المدینہ اور تنظیم المدارس کے نصاب میں داخل علم الوراثة

کی مشہور کتاب سراجی کی آسان تشریح

# خلیل الوراثة

آسان حل سراجی (سوالاً جواباً)

(امتحانات کے امکانی سوالات کے ساتھ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے)

﴿شائقین مطالعہ کے لئے فتاویٰ جات سے تلاش کر کے آخر میں مسائل کی ایک فہرست بھی دی ہے﴾

.....☆.....☆.....

مرتب : ابو حامد خلیل احمد عطاری المدنی عفی عنہ

باہتمام : سید محمد اقبال عطاری مدنی عفی عنہ

.....☆.....☆.....

الغنی پبلشرز

کراچی بہاولپور ph: 03343463826



786-92

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں۔

(NOT COPYABLE)

﴿ ظیل الوراثت آسان حل سراجی ﴾ سوال جواب

ابو حامد ظیل احمد عطاری السنی عفی عنہ

Ph:0334-3463826

سید محمد اقبال عطاری السنی عفی عنہ

مولانا محمد ضیاء عطاری السنی سلمہ (ناری)

الغنی پبلشرز

کراچی بہاولپور۔۔۔۔۔ ph: 03343463826

نام کتاب

مرتب

باہتمام

پروف ریڈنگ

ناشر

نوٹ: طلباء درسی کتب بمع اردو، عربی شروحات کتب فتاویٰ، کتب فقہ، کتب عقائد اور عام کتب بھی خصوصی ڈسکاؤنٹ پر، نیز تنظیم المدارس کے پانچ سالہ اور دیگر نوٹس وغیرہ بھی حاصل کر سکیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ

☆.....☆.....☆.....

**ملنے کے پتے**

☆..... الغنی پبلشرز ، کراچی ، بہاولپور۔ 0334-3463826

☆..... مکتبہ نظام مصطفیٰ ، نزد طیبہ کالج بیرون ملتانی گیت بہاولپور۔ 0300-6818535

☆..... مکتبہ فیضان اسلام مدینہ ٹاؤن ، فیصل آباد۔ 0300-2822626

☆..... مکتبہ قادریہ پرانی سبزی منڈی کراچی۔

☆..... مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی

☆..... مکتبہ المدینہ کراچی، لاہور۔ فیصل آباد

☆..... مکتبہ بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔ 0321-3531922

☆..... مکتبہ ضیاء القرآن کراچی، لاہور

☆..... فرید بک اسٹال لاہور

☆..... مکتبہ حسان فیضان محینہ دکان نمبر 4 کراچی۔ 0331-2476512

﴿ الغنی پبلشرز ، کراچی بہاولپور ﴾



## فہرست (contents.)

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	﴿ خطبہ ﴾ علم میراث کی تعریف، موضوع اور غرض و غایت	1
2	قرض کی ادائیگی کا مسئلہ حل کرنے کا آسان طریقہ	3
3	علم فرائض کے مآخذ	5
4	میراث کے متعلق قرآنی آیات	5
5	علم فرائض کی اہمیت	5
6	علم میراث نصف علم کیوں کہتے ہیں؟	5
7	ترکہ کسے کہتے ہیں؟	10
8	وراثت کے مستحقین کی تعداد	13
9	اصحاب فرائض کتنے اور کون سے ہیں	13
10	مورث، وارث، اور وراثت کی تعریفات	13
11	موانع ارث کتنے ہیں	13
12	اصحاب فرائض کے احوال	14
13	باپ کے احوال	14
14	دادا کے احوال	15
15	اخیانی بہن بھائی کے احوال	15
16	شوہر کے احوال	16
17	﴿ فصل فی النساء ﴾ بیوی کے احوال	17
18	بہنیوں کے احوال	18
19	پوتوں کے احوال	20
20	حقیقی بہنوں کے احوال	22
21	علاقائی بہنوں کے احوال	23
22	ماں کے احوال	24



نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
23	جدہ صحیحہ کے احوال	26
24	﴿ باب العصبات ﴾ عصب کی تعریف مع اقسام	29=26
25	﴿ باب الحجب ﴾ حجب کے احوال تعریف وغیرہ	31=30
26	﴿ باب مخارج الفروض ﴾ نوع اول اور نوع ثانی کے احوال	33=32
27	﴿ باب العول ﴾ عول کا بیان، تعریف وغیرہ مسئلہ منبر یہ	34=33
28	تمائل، تداخل، وغیرہ کا بیان	36
29	تصحیح کا بیان، تصحیح کے قواعد	41=37
30	﴿ فصل فی التخرج ﴾ تخرج کا بیان	43=42
31	﴿ باب الرد ﴾ رد کا بیان	46=43
32	مقاسمۃ الجذ، مناسخہ کا بیان مسئلہ الدرہ	49=47
33	﴿ باب ذوی الارحام ﴾ ذوی الارحام کا بیان	62=51
34	ذوی الارحام کی اقسام	64
35	﴿ فصل فی الخنثی ﴾ خنثی کی وراثت	66=64
36	﴿ فصل فی الحمل ﴾ حمل کی وراثت	70=67
37	﴿ فصل فی المفقود ﴾ مفقود کی وراثت	74=72
38	﴿ فصل فی المرتد ﴾ مرتد کی وراثت	76=75
39	﴿ فصل فی السیر ﴾ قیدی کی وراثت	77
40	﴿ فصل فی الغرق والحرق والسم ﴾ ایک ساتھ مرنے والوں کی وراثت	78
41	اسلامی طریقہ وراثت اور آئین پاکستان	79
42	مرتد کا مسلمان کے ترکہ سے حصہ	81
43	محرمات نسبہ اور رضاعیہ کا چارٹ	82
44	میراث کے دلچسپ سوالات	85
45	مختلف قادی جات میں علم الفرائض	95



بسم اللہ الرحمن الرحیم

**عرض ناشر**

الحمد لله على احسانه

**الغنی پبلشرز مؤطا امام محمد** کی کامیاب اشاعت کے بعد جامعات المدینہ، دیگر جامعات اہل سنت اور تنظیم المدارس کے نصاب میں داخل علم ادب کی مشہور کتاب السراجیہ کا آسان حل بنام **خلیل الورااث** شائع کرنے کی سعی کر رہا ہے، اس کتاب میں ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہے لیکن پھر بھی اگر آپ کوئی پر تنگ کے حوالے سے یا شرعی غلطی پائیں ضرور مطلع فرمائیں۔

اور دیوان متنبی کے نصاب میں شامل بارہ قصیدوں کو ایک جگہ جمع کر کے خوبصورت فونٹ میں عربی، مشکل الفاظ کے معانی، اردو ترجمے کے ساتھ ایک دلکش انداز میں بنام **آسان متنبی** شائع کرنے کی سعی کر رہا ہے اس کتاب کے بارے میں اپنے مفید مشورے اس ای میل ایڈریس [khalil2641@gmail.com](mailto:khalil2641@gmail.com) پر میل فرما سکتے ہیں ان شاء اللہ آپ کے مفید مشوروں سے ہر ممکنہ بہتری کی کوشش کی جائے گی اور آئندہ ایڈیشن میں شامل کر لیا جائے گا۔

**الغنی پبلشرز**

کراچی، بہاول پور .. 0334-3463826

**بقدر الكد تكسب المعالي ☆☆☆ ومن طلب العلا سهر الليالي**

(تم اپنی کوشش اور لگن ہی کے اعتبار سے ترقی پاؤ گے، جو بلند یوں کو چھونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ شب بیداری کرے۔)



## افتساب

میں اپنی اس کاوش کو

اُن ہستیوں کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی نظر سے بندہ ناچیز اس مقام پر ہے کہ ایک یہ کوشش کر سکا، جن کے علمی فیضان سے فیض یاب ہوا، جن کی دعاؤں سے یہ توفیق نصیب ہوئی، اور جن کی شفقتوں سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا ہوں۔

## میری مراد !

میرے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری رضوی ضیائی مدظلہ العالی کہ جن کا فیضان ہے اساتذہ کرام کہ جنہوں نے قلم پکڑنا سکھایا، والدین جنہوں نے اپنی خدمت پر دین کی خدمت کو ترجیح دیتے ہوئے مجھ سے دوری برداشت کی اور ساتھ ہی ساتھ دعاؤں میں خوب یاد رکھا !

اللہ تعالیٰ ان کا سایہ میرے سر پر صحت و تندرستی

کے ساتھ تادیر قائم رکھے، (آمین)

اور بڑے بھائی محترم محمد ابراہیم عطاری انہوں نے مجھے ہر طرح کی گھریلو ذمہ داریوں سے دُور رکھا

اللہ تعالیٰ ان کو مع والدین حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

اور محمد احمد عطاری کہ جن کا اس کتاب کی اشاعت میں

ابو حامد خلیل احمد عطاری السنی عفی عنہ

تاریخ تکمیل کتاب : 10-03-12 Time: 06:00pm

☆.....☆.....☆.....



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تقریظ

حضرت مولانا ابوسلمان محمد عدنان چشتی المدنی سلمہ الغنی

﴿المدینہ العلمیہ، فیضان مدینہ کراچی﴾

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَكُفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

ہیں جہاں میں وہی لوگ اچھے

جو آتے ہیں کام دوسروں کے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے! تم میں سے جو اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو وہ نفع پہنچائے۔ (مسلم، مسند احمد)

یقیناً وہ عمل کہ جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے وہ افضل ہے اس سے کہ جس سے صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچے۔ اس عالم ناپید میں ہمیں ایسے لوگ کم ہی نظر آتے ہیں جو دوسروں کی بھلائی اور کامیابی کے لیے کوشاں ہوتے ہیں یہ معاملہ زندگی کے کسی بھی شعبے کا کیوں نہ ہو دنیوی خواہ اخروی، بعض لوگوں کو اللہ عزوجل غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازتا ہے اور ایسے لوگ اپنی ان صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دوسروں کو بھی اس سے مستفید کرتے ہیں۔

انہی میں سے ایک مولانا ظہیل احمد المدنی سلمہ الغنی بھی ہیں ماشاء اللہ مانہ طالب علمی سے ہی نہ صرف اپنے ہم درجہ بلکہ دیگر طلباء کی خیر خواہی کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے دوران سال ہونے والے ٹیسٹ ہوں یا ششماہی و سالانہ امتحانات موصوف ہمیشہ طلباء کی نگاہوں کا محور ہوئے اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کو استعمال کرتے مختلف ہوئے مختلف نصابی کتب کے آسان ترین نوٹس تیار کرنا امتحانی سوالات کا حل پیش کرنا موصوف کا طرہ امتیاز رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کی نظر عنایت سے ان کے اس طرح کے مختصر حل شائع ہونے سے قبل ہی یہ صرف جامعات المدینہ (دعوت اسلامی) بلکہ سنی جامعات میں بھی دادِ تحسین وصول کر چکے ہیں۔

﴿نظر ظہیل الہدایت﴾ وہ کتاب ہے کہ جس پر ترجمہ، سوال جواب، شرح، اختلاف ائمہ کا کام برادر م مولانا ظہیل احمد المدنی سلمہ الغنی نے سر انجام دیا ہے۔ یہ بالعموم تمام ہی طلباء اور بالخصوص غیر مقیم طلباء کے لئے کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں، پڑھ کر دل سے یہی صدا بلند ہوتی ہے کہ

خدا کرے زور قلم زیادہ

قارئین کے لئے ایک مسرت افزا خبر یہ بھی ہے کہ مولانا کے قلم سے عنقریب ان شاء اللہ عزوجل نصاب موطا امام مالک، آسان متنبی، ہدایہ الحکمۃ، آسان عقائد نسفی اور دیگر نصابی کتب کا حل بھی آپ کے زیر مطالعہ ہوگا، مولانا موصوف ماشاء اللہ ان پر بھی تقریباً کام مکمل کر چکے ہیں۔ اللہ کریم مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ابوسلمان محمد عدنان چشتی المدنی سلمہ الغنی

﴿المدینہ العلمیہ فیضان مدینہ، حال مقیم کراچی، مستقل مقیم وہاڑی﴾



## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ .

اَمَّا بَعْدُ : اللہ عزوجل کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں علم دین کی دولت سے نوازا، علم کی شمع ہمارے سینوں میں روشن فرمائی، یہی روشنی

ہے جو روشن رہتی ہے تو زمانہ روشن رہتا ہے جس سے قلوب میں ایک روشنی سی پھوٹی ہے اور وہ اس جسم کی قدیلوں کو چمکا کر زمانے میں چمکنے والا

ایک ستارہ بنا دیتی ہے۔ علم کا باب اتنا وسیع ہے کہ اس کی فضیلت کے بارے میں جتنا کلام کیا جائے کم ہے کہ اسی علم کی بدولت تو اللہ تعالیٰ نے آدم

علیہ السلام کو سجدہ کروایا اور خود باری تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سب کچھ سکھادیا اور فرمایا: اے فرشتو! پوچھو! کیا پوچھتے ہو؟

قرآن کریم کا علم حاصل کریں یا حدیث مبارک کا علم حاصل کریں علم بدیع، بیان کی بحث یا علم منطق و فلسفہ یاد رکھیں ان علوم کا مقصد

رضائے الہی ہونا چاہیے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے علم سیکھا جائے امت محمدیہ کی اصلاح کی خاطر اور اسی امت کی آسانی کے لئے اپنے آپ کو

علم دین سیکھنے میں مصروف رکھے اسی طرح کی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ رب عزوجل کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی علم باریع

نصیب فرمائے اور اس علم کو میرے لئے ذریعہ نجات بنائے (آمین)

علم الوراثت ایسا پیارا علم ہے کہ جسے نصف علم فرمایا گیا اور جیسا کہ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انسان کی دو حالتیں ہیں ایک حیات

کی صورت میں اور دوسری ممات یعنی علم الفرائض کے ملاوہ جتنے بھی موم ہیں ان سب کا تعلق ان کی ایک حالت یعنی حیات کے ساتھ ہے

جبکہ دوسری حالت یعنی ممات کے ساتھ فقط علم فرائض ہی متعلق ہے۔ چونکہ فرائض کا تعلق ایک حالت کے ساتھ ہے اور ایک حالت دو حالتوں کا

نصف ہوتی ہے تو اس علم کو نصف العلم فرمایا گیا۔

اور اس نصف علم کے سیکھنے کے لئے بھی اتنی ہی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے جتنا یہ اہم ہے کہ ایک پوری حالت اسی علم پر منحصر ہے، ان

کل اس علم سے دُوری بھی ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اس علم میں چھتلی کے لئے مسلسل مشق، محنت، بھرپور توجہ اور کوشش والا ذہن چاہیے اور یہ

مستقل مزاجی جو علم کو پختہ رکھے اللہ تعالیٰ ہمارے طلباء کو نصیب فرمائے اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

وَاِنَّهُ اَوَّلُ عِلْمٍ يُفْقَدُ فِی الْاَرْضِ حَتّٰی لَا یُکَادُ یُوجَدُ

یعنی یہ پہلا علم ہے جو روئے زمین سے ایسا مفقود ہوگا کہ پھر نہ پایا جائے گا۔

بسا اوقات طلباء سب کتابوں میں اچھے نمبر حاصل کرتے ہیں مگر میراث میں انتہائی کم نمبر حاصل کرتے ہیں اور اس طرح رزلٹ بھی برائے

ہوتا ہے، کیونکہ ایک رات میں پوری کتاب کی اس انداز میں تیاری کہ احاطہ ہو جائے نیز لکھی گئی شروحات اتنی طویل ہیں کہ ان میں اتنا وقت

کے اعتبار سے مواد تلاش کرنا ہی مشکل اور پھر اختصار کے ساتھ ان کو احاطہ ضبط میں لانا اور بھی مشکل ہوتا ہے۔



میں نے الحمد للہ جب سے نصابی کتب پر کام کرنے کا ذہن بنایا تب سے یہ بات ذہن میں تھی کہ سراجی پر بھی کام کروں گا اور اس کا عام فہم اردو ترجمہ اور آسان انداز میں طلباء کے لئے سوالا جوابا ایک حل پیش کروں گا جو طلباء کو امتحانات میں مدد دے اللہ کا شکر ہے کہ جب اس کتاب پر کام شروع کیا تو دوستوں کے مشوروں سے اس کتاب کا جہاں انداز سہل سے سہل ہوتا گیا وہیں اس میں چند بڑے ہی پیارے اضافے بھی ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

☆..... مکمل کتاب کا آسان ترجمہ

☆..... ہر باب کے تحت سوالا جوابا آسان تشریح

☆ نیت کے قرض خواہ ایک سے زائد ہوں اور ان کی رقم مختلف ہو اور میت کا ترکہ اس قرض کی رقم سے کم ہو تو اس صورت میں سب کو قرض کس طریق سے ادا کیا جائے گا۔

☆..... کتاب کے آخر میں سراجی کے دلچسپ سوالات

☆ اسلامی قانون وراثت اور آئین پاکستان پر ایک آرٹیکل۔

☆ بیس کے قریب اردو فتاویٰ جات میں وراثت کے مسائل کس صفحہ نمبر، جلد میں ہیں نیز پبلشرز کے نام بھی لکھ دیئے ہیں تاکہ شائقین مطالعہ تلاش کرنے کی زحمت سے بچ سکیں (کتاب کے آخر میں)

☆..... سالانہ پرچہ جات

اور اس کے علاوہ بھی علم وراثت کے حوالے سے اہم معلومات اس کتاب میں شامل کی گئی ہے، بالخصوص طلباء کے لئے پیپرز کے آسان حل کو مد نظر رکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں فرمائے۔ (آمین)

اس تیز رفتار ترقی یافتہ زمانے نے جہاں صبح و شام، لیل و نهار ہر علم کو خلاصہ منضبط کرنے کے طریقے بیان کئے وہیں ان طریقوں کے فوائد کو بھی بیان کیا اور اس دور میں ہر انسان بشمول طلباء (Students) مختلف معاملات کی وجہ سے اپنی مشغولیت و مصروفیت کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جس کا اندازہ براستاد اور طالب علم کو ہے جب میں نے 2011ء میں دورہ حدیث میں پڑھتے ہوئے اپنی اور دیگر طلباء کی سالانہ امتحان کی تیاری کو دیکھا کہ تیاری میں امتحانی ایام میں مشکلات ہیں، بخاری و مسلم کا طویل نصاب اسی طرح نسائی، ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد، مؤطین یعنی مؤطا امام محمد و مؤطا امام مالک کے پورے نصاب کو آخری چند ایام میں نہ صرف پڑھنا بلکہ اہم اختلافات آئمہ اور امتحان میں آنے والے اہم موضوعات پوری کتاب میں تلاش کرنا اور شروحات میں ان کو دیکھنا یہ کثیر وقت کو متقاضی ہے جس کی بدولت بعض ابھات رہ جاتی ہیں اور ممکنہ سوالات مکمل طور پر حل نہیں ہو پاتے اور یہی حال اس کتاب سراجی کا ہے کہ اس کے تمام اسباق ایک رات میں ہو سکیں بلکہ ہر کتاب میں مشکل پیش آتی ہے۔

ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے دوستوں کے مشورے سے یہ بات طے پائی کہ ان پر باقاعدہ کام شروع کیا جائے اور طلباء کے لئے



﴿ ابو حسانہ ظہل احمد عطاری مدنی ﴾

آسانی کی جائے اور اس میں بالخصوص یہ امر پیش نظر تھا ہر طالب علم شہیم شروحات تو درکنار بعض تو صحاح ستہ کے متون بھی نہیں خرید سکتے، لہذا ہم نے صحاح ستہ کے رائج نصاب کا مختصر حل مناسب ہدیے میں پیش کرنے کا ارادہ کیا اور اس پر باقاعدہ کام (work) شروع کر دیا سب سے پہلے میں نے بخاری و مسلم کے علاوہ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد، مؤطین یعنی مؤطا امام محمد و مؤطا امام مالک کا نصاب میں شامل عربی متن شائع کیا اور تقریباً چھ ماہ کے مختصر عرصے میں مؤطاء امام مالک اور مؤطاء امام محمد کے نصاب کو عربی متن، آسان ترجمہ مع سوال جواب شرح کے ساتھ حل کرنے کی سعی اور سراجی کی آسان شرح، عربی، اردو ترجمہ مع آسان حل سوال جواب اور آخر میں سراجی کی پہیلیاں، قانون دراشت اور آئین پاکستان کا تہذیبی جائزہ بھی شامل کیا ہے، ان تمام میں تقریباً گزشتہ سات سالہ امتحانی سوالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے حل کیا گیا ہے۔ میری کوشش ہے کہ میں، جسے انداز میں کام ہر نصابی کتاب پر کروں اللہ تعالیٰ مجھے استقامت نصیب فرمائے اور نظر بد سے بچائے۔ (آمین)

اس حل میں ہر وہ خوبی جو آپ کو نظر آئے تو وہ میرے پیرو مرشد مکرم و محترم اساتذہ، والدین کی دعاؤں کا صدقہ ہے اور ہر وہ خامی جس پر حقیقہً آپ مطلع ہوں وہ میری کم مائیگی و کم علمی ہے، رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے (رب زدنی علماً نافعاً اور مزید دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ علم نافع کے لئے میرا سینہ کھول دے) (رب اشرف لی صد ری و یسر لی امری و احلل عقدہ من لسانی یلقوا قولی آمین۔)

بالخصوص میں اپنے اساتذہ کا احسان کبھی نہیں بھلا سکوں گا کہ جنہوں نے مجھے نہ صرف قلم پکڑنا سکھایا بلکہ جب جب کسی وجہ سے حوصلہ پست ہوا، میری حوصلہ افزائی کی، خصوصاً استاذ محترم حضرت مولانا بلال رضا عطاری المدنی سلمہ الغنی کا کہ یہ کتاب بڑے آسان انداز میں ہمیں پڑھائی آپ کے شفقت بھرے انداز کو میں کبھی نہیں بھول سکتا کہ آپ نے مجھے اس کتاب کے نوٹس تیار کرنے کا فرمایا تھا، یہ کام اس انداز میں آپ کے ہاتھ میں ہو گا یہ سب اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور اساتذہ کی خصوصی شفقتیں ہیں اور استاذ محترم حضرت مولانا فہیم رضا عطاری المدنی سلمہ الغنی اور حضرت مولانا احمد رضا شامی عطاری المدنی سلمہ الغنی کا، کہ ان کی خاص توجہ سے آج یہ توفیق ملی اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک اپنے ان کرم فرماؤں کا تذکرہ نہ کر لوں میرا کلام نامکمل ہے۔

میں مشکور ہوں اپنے ان دوستوں کا جنہوں نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ (Proof reading) اور اس کے بارے میں مفید مشورے دیئے جن میں جناب مولانا ضیاء عطاری المدنی سلمہ الغنی اور مولانا عبدالرزاق عطاری المدنی سلمہ الغنی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو عظیم دین کی خوب خوب برکتیں عطا فرمائے اور رحمت میں ہم سب کو آقا علیہ السلام کا پڑوس نصیب فرمائے۔ آمین

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن و حدیث عام ہو جائے

ہر پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

ابو حسانہ ظہل احمد عطاری المدنی عفی عنہ

حال مقیم کراچی، مستقل بہاولپور، 0334-3463826



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مؤلف کا تعارف

تمام تعریفیں اس خدائے بزرگ و برتر کے لئے ہیں جس نے انسانیت کی جان رحمت، عالمیان سرور و ذیشان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تمام انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے معلم کائنات بنا کر بھیجا رب کریم کی بے شمار رحمتیں و برکتیں نازل ہوں ان صحابہ اکرام، اہل بیت اطہار، محدثین اکرام اور اولیاء عظام پر جنہوں نے گلشن اسلام کی آبیاری اپنے خون جگر سے کی خوش بخت ہیں وہ لوگ جو دین اسلام کی ترویج اشاعت کے لئے ہر وقت مصروف عمل رہتے ہیں ایسے ہی لوگوں کی سعی پیہم سیا آج ہر طرف پرچم اسلام لہراتا نظر آرہا ہے۔ علماء اسلام کی قربانیوں اور ان کی کاوشوں نے لوگوں کے دلوں میں دین اسلام کی محبت کو اجاگر کیا اور ہر جگہ مدارس و جامعات قائم ہیں۔ ان دینی درسگاہوں سے ایسے ایسے آفتاب علمی طلوع ہوتے ہیں کہ جن کی روشنی سے بھٹکے ہوؤں کو راہ ہدایت ملتی ہے کامل اکمل بن جاتے ہیں۔ علماء کرام کی دینی خدمات کو دیدہ کر ہی نظر انداز کر سکتا ہے۔ یہ علماء کرام ہی وہ مبارک ہستیاں ہیں جن کے فیضان سے علمی سلسلہ چل رہا ہے اور تا قیامت چلتا رہے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

علماء کرام گلشن اسلام کے مہکتے ہوئے پھول ہیں جن کی خوشبوؤں سے عالم اسلام مہک رہا ہے اور ان پھولوں کے درمیان ایک بہت ہی خوشنما کلی کھل رہی ہے جس کی خوشنمائی دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ جب اس کی نشوونما مکمل ہوگی تو یہ ایک ایسا مہکتا پھول ہوگا جو خوشبوئے علم کے شیدائیوں کی توجہ کا مرکز ہوگا (اللہ نظر بد سے بچائے) میری مراد فاضل نوجوان، ابو حامد ظیل احمد مغل عطاری المدنی ہیں انہوں نے حال ہی میں اپنی جہد مسلسل اور دینی جذبے کی بناء پر بہت کم عرصے میں بہت زیادہ علمی خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں ان کا مختصر تعارف پیش کرتا ہوں تاکہ ان کے حالات زندگی پڑھ کر دوسروں کو بھی علمی خدمات سرانجام دینے کا جذبہ ملے۔

ع۔ محبت مجھے ان جوانوں سے ہے ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

**نام و کنیت:** والدین نے نام ظیل احمد رکھا اور کنیت ابو حامد عطاء ہوئی۔

**ولادت و مقام ولادت:** فاضل موصوف کی ولادت دس جنوری انیس سو چھیاسی (1986-01-10) پنجاب کے شہر بہاول پور کی تحصیل یزمان منڈی کے علاقے کڈوالا کے گاؤں سنتالیس ڈی بی (47.D.B) میں بروز جمعہ ہوئی۔

**ابتدائی تعلیم:** موصوف نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی، ناظرہ قرآن پاک اور پرائمری کے بعد قریبی گاؤں میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔

**حفظ قرآن:** مڈل کے بعد والد محترم کی خواہش پر 2000ء میں حفظ قرآن کے لئے جامعہ اسلامیہ نور المدارس یزمان میں داخلہ لیا جہاں شیخ المیراث حضرت علامہ مولانا مفتی قاری احمد دین علیہ رحمۃ اللہ المسبین کے زیر سایہ مولانا قاری خورشید احمد نورانی سے تین سال میں



قرآن کریم حفظ کیا۔

**قراءۃ کورس** حفظ کے بعد مولانا قاری اعظم المنظرہری سے قراءت کورس کیا۔

**شرف بیعت و دیدار مرشد :** غالباً 2001ء میں جب بانی دعوت اسلامی شیخ طریقت پیر شریعت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ بہاولپور تشریف لائے تو ان کے دیدار سے مشرف ہوئے ولی کامل پرنظر پڑتے ہی ان کی محبت سے دل سرشار ہو گیا اور ان سے بیعت کر کے سلسلہ علیہ قادریہ عطار یہ میں شامل ہو گئے۔ پھر بڑے بھائی کی خواہش اور مرشد کریم سے ملاقات کا شوق انہیں باب المدینہ کراچی میں قائم دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں لے آیا۔

**مدنی قافلے میں سفر اور علم حاصل کرنے کی خواہش :** صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں دعوت اسلامی کے سندھ سطح کے سالانہ تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے اور بعد میں 12 دن کے لئے عاشقان رسول کے ساتھ مدنی قافلے کے مسافر بنے اور اس قافلے میں انہیں استاذ محترم مولانا فضیل عطار المدنی، مولانا اعجاز عطار المدنی، مولانا نعمان عطار المدنی، مولانا فراز عطار المدنی کے ساتھ سفر کی سعادت ملی۔ ان مدنی علماء کے ساتھ 12 دن کے سفر میں علم دین سیکھنے کا ذہن بنا اور الحمد للہ عزوجل دعوت اسلامی کے جامعۃ المدینہ النور سوسائٹی میں داخلہ لے لیا ابتدائی تین درجات کی تعلیم وی حاصل کی پھر جامعۃ المدینہ فیضان عثمان غنی گلستان جوہر بلاک 15 میں رابعہ اور خامسہ پھر فیضان مدینہ میں موقوف علیہ اور دورہ حدیث کیا۔

**دورہ حدیث و دستار فضیلت :** دورہ حدیث دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی کے مبارک ہاتھوں سے دستار فضیلت کی سعادت پائی۔

اور ساتھ ہی کمپیوٹر کورس سز کئے اور انگلش لیکنوٹج کورس کیا اور ساتھ ہی صحافت کورس بھی کیا اور اسی دوران عربی نیچنگ ٹریج کورس اوپن یونیورسٹی کراچی سے کیا۔ الغرض فاضل موصوف اپنی ذات میں ایک انجمن ہے، ان کا ایک بہت اہم کارنامہ درسی کتب کو سوال جواب نہایت ہی آسان انداز میں پیش کرنا بھی ہے جس سے طلباء کو بہت آسانی ہوگی، اب فاضل موصوف مندرجہ ذیل کتب پر کام کر چکے ہیں۔  
نصاب مؤطا امام محمد، نصاب مؤطا امام مالک، تفہیم الطحاوی، آسان متنبی اور ظلیل الوراثة وغیرہ ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقی عطا فرمائے اور دین اسلام کا سچا خادم بنائے ہماری دعائیں ہر ان کے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اللہ عزوجل حاسدوں کے حسد سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خدا تجھے مزید رفعت عطا فرمائے دین و دنیا میں عزت عطا فرمائے

طالب دعا

ابوظلمہ سید محمد سجاد عطار المدنی غفرلہ (الغنی)

تحصیل و ضلع بہاولپور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

### ﴿خطبہ﴾

الحمد لله رب العلمين حمد الشاكرين والصلوة على خير البرية محمد وآله الطيبين الطاهرين  
قال: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ.

**ترجمہ:** شکر گزار بندوں کی تعریف کی مثل تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اور درود نازل ہو، مخلوق میں سب سے بہتر پر، جن کا نام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر، جو ظاہر و باطن کے اعتبار سے پاک ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم الفرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اس لیے کہ یہ آدھا علم ہے۔

**سوال:** علم میراث کو علم الفرائض کیوں کہتے ہیں؟

**جواب:** الفرائض، جمع ہے فَرِيضَةٍ کی، اور یہ فرض سے مشتق ہے، اس کے کلام عرب میں کثیر معانی مثلاً وجوب، قطع کرنا، حصہ، مقدار وغیرہ ہیں چونکہ اس علم میں بھی یہ معانی مذکورہ پائے جاتے ہیں۔ اس لیے اس علم کا نام بھی علم الفرائض رکھا گیا۔

**سوال:** علم میراث کی تعریف موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟

**جواب:** علم میراث کی تعریف: وہ علم جس سے میت کے ترکہ میں ہر وارث کا پورا پورا حق معلوم ہو جائے۔  
موضوع: ترکہ اور وارثین ہیں۔

غرض و غایت: ہر وارث کے حصہ کی صحیح تعیین کرنا، یعنی ہر وارث کو اس کا معین مقرر حق مل جائے۔

**سوال:** علم فرائض کی اہمیت بیان فرمائیں؟

**جواب:** علم الفرائض کی اہمیت کا انداز تو اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں مکمل احکام بیان فرمادیے جیسا کہ اور احادیث سے اس کی مزید تفصیل فرمادی گئی۔ چنانچہ

﴿1﴾ عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ تَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ رواه البيهقي

والحاكم

﴿2﴾ حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تَعْلَمُوا الْفَرَائِضَ كَمَا تَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ



﴿اسرار ماسد خلیل احمد مظہر حسنی﴾

سیرت یحییٰ بن محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ تعلموا الفرائض فانها من دينكم۔

**سوال :** اس علم کو نصف علم کیوں کہا گیا؟

**جواب :** اس علم کو نصف علم کہتے ہیں (۲) وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔

﴿1﴾ انسان کی دو حالتیں ہیں۔ (۱) زندگی۔ (۲) موت۔

ترمہ علوم کی نسبت زندگی میں پیش آتی ہے جبکہ علم الفرائض موت کے ساتھ خاص ہے اس لحاظ سے اسے نصف علم کہا گیا۔  
﴿2﴾ ملک کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) ملک اختیاری۔ (۲) ملک غیر اختیاری یعنی اضطراری۔  
درست ہے کہ بقیہ تمام اشیاء کا تعلق (ملک اختیاری) سے ہے اس لحاظ سے اسے نصف علم کہا گیا۔

**قال علماءنا رحمهم الله تعالى تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة الاول يبداء بتكفيله ونحوه من غير تزيير ولا تقير لم تقضى ديونه من جميع ما بقى من ماله لم تنفذ وصاياه من ثلث ما بقى بعد الدين لم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنة واجماع الامة.**

**ترجمہ :** علماء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میت کے چھوڑے ہوئے مال کے ساتھ ترتیب وار چار حقوق متعلق ہوتے ہیں۔ غیر کی اسراف و بخل کے سبب تجہیز و تکفیل سے ابتداء کی جائے گی پھر میت کے بقیہ تمام مال سے اس کے قرضے ادا کیے جائیں۔ جو چھوڑے ہوئے مال اس کی ایک تہائی سے میت کی وصیتیں پوری کی جائیں، پھر بقیہ مال ورثاء میں، قرآن و سنت اور اجماع امت کے موافق تقسیم کیا جائے۔

**سوال :** میت کے ترکہ کے ساتھ کتنے حقوق متعلق ہوتے ہیں بیان فرمائیں؟

**جواب :** میت کے ترکہ کے ساتھ بالترتیب چار حقوق متعلق ہوتے ہیں۔

﴿1﴾ تجہیز و تکفیل۔

﴿2﴾ قرض کی ادائیگی۔

﴿3﴾ تہائی مال سے وصیت۔

﴿4﴾ پھر بقیہ سارا مال وارثین میں تقسیم ہوگا۔



## اب تفصیل ملاحظہ ہو ۱

﴿1﴾ سب سے پہلے جمینز و تکفین کی جائے گی۔

☆ اس میں مناسب اعتبار سے جو بھی اخراجات ہوتے ہیں کئے جاسکتے ہیں، جبکہ کفن کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) کفن سنت۔ (۲) کفن کفایہ۔ (۳) کفن ضرورت۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ اگر میت کا مال زائد اور وارث کم ہوں تو کفن سنت افضل ہے اور عکس ہو تو کفن کفایت اولیٰ اور اس (کفن کفایت) سے کمی بحالت اختیار جائز نہیں۔ (لادری رضویہ جلد ۹ صفحہ ۱۰۰)

﴿2﴾..... پھر بقیہ مال سے قرض کی ادائیگی۔

☆ دوسرا حق میت کے وہ دیون ادا کرنا جس کا مخلوق کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

**توجہ فرمائیں:** قرض خواہوں میں قرض کی تقسیم کا طریقہ جاننا ضروری ہے اس کے پیش نظر اسے تفصیلاً بیان کیا جا رہا ہے۔  
قرض کی تقسیم کا مسئلہ بناتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا لازمی ہیں۔

(۱)۔ قرض خواہ۔ وارث کے درجہ میں ہوگا۔

(۲)۔ قرض کی رقم۔ سہم کے درجہ میں ہوگی۔

(۳)۔ مجموعہ دیون۔ تصحیح کے درجہ میں ہوگا۔

**پھر مال کی بھی تین صورتیں ہوں گی۔**

(۱)۔ مال قرض سے زیادہ ہوگا مثلاً۔۔۔ مال ۶۰۰ روپے ہو جبکہ قرض ۴۵۰ روپے۔

(۲)۔ مال قرض کے برابر ہوگا مثلاً۔۔۔ مال ۶۰۰ روپے ہو جبکہ قرض ۶۰۰ روپے۔

(۳)۔ مال قرض سے کم ہوگا مثلاً۔۔۔ مال ۳۰۰ روپے ہو جبکہ قرض ۴۵۰ روپے۔

**پھر قرض خواہ کی بھی تین صورتیں ہیں۔**

(۱)۔ قرض خواہ ایک ہوگا۔

(۲)۔ قرض خواہ دو یا دو سے زائد ہوں گے اور سب کا قرض برابر ہوگا، مثلاً۔۔۔ زید کا ۲۰۰ روپے، عمر کا ۲۰۰ روپے، بکر کا ۲۰۰ روپے،

(۳)۔ قرض خواہ دو یا دو سے زائد ہوں گے اور قرض مختلف ہوگا۔ مثلاً۔۔۔ زید کا ۱۰۰ روپے، عمر کا ۱۵۰ روپے، بکر کا ۲۰۰ روپے،



اب آپ میت کا کل ترکہ دیکھیں کہ کتنا ہے۔۔۔

مثلاً۔ مال کی تیسری صورت ہے۔

(۳) مال قرض سے کم ہوگا مثلاً۔۔۔ 300 مال اور 450 قرض ہے تو،

اب ایک قاعدہ ذہن نشیں کر لیں کہ کل مال کو کل قرض پر تقسیم کریں اگرچہ کہ مال والی رقم چھوٹی ہو اور جواب اعشاریہ میں آئے۔

$$\text{مثلاً۔} \quad 0.66 = 450 \div 300$$

اب اوپر والی مثال کو دیکھیں۔ مثلاً۔ زید + عمر + بکر یہ تینوں قرض خواہ ہیں۔

100 + 150 + 200 اور ان تینوں کے قرض کی کل رقم = 450 روپے ہے،

جبکہ میت کا کل مال 300 روپے ہے جو کہ قرض خواہوں کے کل قرض سے کم ہے۔

اب قاعدہ کے مطابق تقسیم کریں۔ یعنی 300 کو 450 پر تقسیم کریں، اب جواب 0.66 حاصل ہوگا، پھر اس جواب کو ان

قرض خواہوں کی رقموں (ہر ایک کے قرض کی رقم) کے ساتھ ضرب دیں۔

مثلاً۔۔۔

زید

عمر

بکر

$$100 \times 0.66$$

$$150 \times 0.66$$

$$200 \times 0.66$$

$$= 66$$

$$= 99$$

$$= 132$$

اور اب قرض خواہ کی رقمیں ہیں۔

☆..... اس طرح ہر قرض خواہ کے قرض کی رقم متعین ہوگئی۔

﴿ 3 ﴾..... پھر بقیہ مال سے وصیت پوری کی جائے گی جبکہ تہائی مال سے نہ بڑھے۔

**وصیت کے تین ارکان ہیں۔**

(۱)..... وصیت کرنے والا بالغ و ذی عقل ہو۔

(۲)..... جس کے لئے وصیت کی جائے وہ مالک بننے کا اہل ہو۔

(۳)..... جس بات کی وصیت کی جائے وہ ایسی چیز ہو کہ معاملہ کے بعد ملکیت میں آسکتی ہو خواہ وہ مال ہو یا منفعت ہو۔

﴿ 4 ﴾..... پھر بقیہ سارا مال وارثین میں تقسیم ہوگا۔

**نوٹ:** سب سے پہلے تقسیم اصحاب فرائض سے کی جائے گی۔



فیبدأ باصحاب الفرائض وهم الذين لهم سهام مقدرة في كتاب الله تعالى.

**ترجمہ :** اور تقسیم ترکہ کی ابتداء اصحاب فرائض سے کی جائے گی، اور اصحاب فرائض وہ ورثاء ہیں جن کے حصے کتاب اللہ میں متعین ہیں۔

**سوال :** اصحاب فرائض کسے کہتے ہیں؟

**جواب :** وہ وارثین جن کے حصے قرآن، حدیث یا اجماع امت کے ذریعے مقرر ہیں۔

**سوال :** علم الفرائض کے مأخذ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

**جواب :** علم الفرائض کے 3 مأخذ ہیں۔

﴿ 1 ﴾ قرآن۔ ﴿ 2 ﴾ حدیث۔ ﴿ 3 ﴾ اجماع امت۔

**سوال :** قرآن مجید کی وہ آیت بیان کریں جس میں حصوں کو بیان کیا ہے؟

**جواب :** یاد رکھیں ! ان آیات کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ Student,s ان آیات کو بمع ترجمہ اچھی طرح حفظ فرمائیں اور سمجھ نہ آنے کی صورت میں تفسیر سے مدد حاصل فرمائیں، ان شاء اللہ عزوجل انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگا۔

قرآن مجید کے پارہ 4 سورۃ النساء آیت نمبر 10 میں ہے۔

☆.....يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَىٰ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ فَلِلْمَوْلَى الثُلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِلْمَوْلَى الشُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ لِأَبَاؤُكُمْ وَلِأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةٌ مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

**ترجمہ کنز الایمان :** اللہ تمہیں حکم دیتا ہے (ف1) تمہاری اولاد کے بارے میں (ف2) بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر (ف3) پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر (ف4) تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی تو اس کا آدھا (ف5) اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد نہ ہو۔ (ف6) پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے (ف7) تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی (ف8) تو ماں کا چھٹا (ف9) بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین



کے (ف 10) تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا (ف 11) یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

### ﴿.....تفسیر خزائن العرفان.....﴾

(ف 1)..... ورثہ کے متعلق۔

(ف 2)..... اگر میت نے بیٹے بیٹیاں دونوں چھوڑی ہوں تو۔

(ف 3)..... یعنی دختر کا حصہ پسر سے آدھا ہے اور اگر مرنے والے نے صرف لڑکے چھوڑے ہوں تو کل مال اُنکا۔

(ف 4)..... یادو۔

(ف 5)..... اس سے معلوم ہوا کہ اگر اکیلا لڑکا وارث رہا ہو تو کل مال اُس کا ہوگا کیونکہ اوپر بیٹے کا حصہ بیٹیوں سے دگنا بتایا گیا ہے تو جب اکیلی لڑکی کا نصف ہوا تو اکیلے لڑکے کا اُس سے دوگنا ہوا اور وہ کل ہے۔

(ف 6)..... خواہ لڑکا ہو یا لڑکی کہ ان میں سے ہر ایک کو اولاد کہا جاتا ہے۔

(ف 7)..... یعنی صرف ماں باپ چھوڑے اور اگر ماں باپ کے ساتھ زوج یا زوجہ میں سے کسی کو چھوڑا تو ماں کا حصہ زوج کا حصہ نکالنے کے بعد جو باقی بچے اس کا تہائی ہوگا نہ کہ کل کا تہائی۔

(ف 8)..... گئے خواہ سوتیلے۔

(ف 9)..... اور ایک ہی بھائی ہو تو وہ ماں کا حصہ نہیں گھنا سکتا۔

(ف 10)..... کیونکہ وصیت اور ذین یعنی قرض ورثہ کی تقسیم سے مقدم ہے اور ذین وصیت پر بھی مقدم ہے۔ حدیث شریف میں ہے  
إِنَّ الدِّينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ۔

(ف 11)..... اس لئے حصوں کی تعیین تمہاری رائے پر نہیں چھوڑی۔

☆..... وَلَكُمْ بِصَفِّ مَا تَرَكَتْ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهِنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهِنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتَيْنِ يَوْصِيْنَ

بِمَا أَوْصَيْنَ وَلَهِنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهِنَّ الثُّمْنُ مِمَّا تَرَكَتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتَيْنِ يَوْصِيْنَ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَّةً أَوْ امْرَأَةً وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتَيْنِ يَوْصِيْنَ بِمَا أَوْصَيْنَ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةُ مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝

ترجمہ کنز الایمان : اور تمہاری بیٹیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد



ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے (ف ۱) اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں (ف ۲) جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بیٹا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑا۔ اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں (ف ۳) میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو (ف ۴) یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔

### ﴿.....تفسیر خزائن العرفان.....﴾

(ف ۱) . خواہ ایک بی بی ہو یا کئی ایک ہوگی تو وہ اکیلی چوتھائی پائے گی کئی ہوگی تو سب اس چوتھائی میں برابر شریک ہوں گی خواہ بی بی ایک ہو یا کئی ہوں حصہ یہی رہے گا۔  
(ف ۲).....خواہ بی بی ایک ہو یا زیادہ۔  
(ف ۳) کیونکہ وہ ماں کے رشتہ کی بدولت مستحق ہوئے اور ماں تہائی سے زیادہ نہیں پاتی اور اسی لئے ان میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ نہیں ہے۔

(ف ۴) اپنے وارثوں کو تہائی سے زیادہ وصیت کر کے یا کسی وارث کے حق میں وصیت کر کے۔

**مسائل۔** فرائض وارث کئی قسم ہیں اصحاب فرائض یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے حصے مقرر ہیں مثلاً بیٹی ایک ہو تو آدھے مال کی مالک، زیادہ ہوں تو سب کے لئے دو تہائی۔ پوتی اور پر پوتی اور اس سے نیچے کی ہر پوتی اگر میت کے اولاد نہ ہو تو بیٹی کے حکم میں ہے اور اگر میت نے ایک بیٹی چھوڑی ہو تو یہ اس کے ساتھ چھٹا پائے گی اور اگر میت نے بیٹا چھوڑا تو ساقط ہو جائے گی یعنی کچھ نہ پائے گی اور اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑیں تو بھی پوتی ساقط ہوگی لیکن اگر اس کے ساتھ یا اس کے نیچے درجہ میں کوئی لڑکا ہوگا تو وہ اس کو عصبہ (بالغیر) بنادے گا۔ سگی بہن میت کے بیٹا یا پوتانہ چھوڑنے کی صورت میں بیٹیوں کے حکم میں ہے۔ علاقائی بہنیں (جو باپ شریک ہوں اور ان کی مائیں علیحدہ علیحدہ ہوں) وہ حقیقی بہنوں کے نہ ہونے کی صورت میں ان کی مثل ہیں اور دونوں قسم کی بہنیں یعنی حقیقی و علاقائی میت کی بیٹی یا پوتی کے ساتھ عصبہ (مع الغیر) ہو جاتی ہیں اور بیٹے اور پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ کے ساتھ ساقط اور امام صاحب کے نزدیک دادا کے ساتھ بھی محروم ہیں۔ سوتیلے بھائی، بہن جو فقط ماں میں شریک ہوں ان میں سے ایک ہو تو چھٹا اور زیادہ ہوں تو تہائی اور ان میں مرد و عورت برابر حصہ پائیں گے اور بیٹے، پوتے اور اس کے ماتحت کے پوتے اور باپ دادا کے ہوتے ساقط ہو جائیں گے باپ چھٹا حصہ پائے گا اگر میت نے بیٹا یا پوتایا اس سے نیچے کے پوتے چھوڑے ہوں اور اگر میت نے بیٹی یا پوتی یا اور نیچے کی کوئی پوتی چھوڑی ہو تو باپ چھٹا اور وہ باقی بھی پائے گا۔



جو اصحاب فرائض کو دے کر بچے دادا یعنی باپ کا باپ، باپ کے نہ ہونے کی صورت میں مثل باپ کے ہے سوائے اس کے کہ ماں کو ٹلٹ مائچی کی طرف رد نہ کر سکے گا۔ ماں کا چھٹا حصہ ہے اگر میت نے اپنی اولاد یا اپنے بیٹے یا پوتے یا پرپوتے کی اولاد یا بھائی، بہن میں سے دو چھوڑے ہوں خواہ وہ بھائی سکے ہوں یا سوتیلے اور اگر ان میں سے کوئی نہ چھوڑا ہو تو ماں کل مال کا تہائی پائے گی اور اگر میت نے زوج یا زوجہ اور ماں باپ چھوڑے ہوں تو ماں کو زوج یا زوجہ کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے اُس کا تہائی ملے گا اور جدہ کا چھٹا حصہ ہے خواہ وہ ماں کی طرف سے ہو یعنی نانی یا باپ کی طرف سے ہو یعنی دادی ایک ہو یا زیادہ ہوں اور قریب والی دور والی کے لئے حاجب ہو جاتی ہے اور ماں ہر ایک جدہ کو محبوب کرتی ہے اور باپ کی طرف کی جدات باپ کے ہونے سے محبوب ہوتی ہیں یعنی اس صورت میں انہیں کچھ نہ ملے گا۔ زوج چہارم پائے گا اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے، پوتے، پرپوتے وغیرہ کی اولاد چھوڑی ہو اور اگر اس قسم کی اولاد نہ چھوڑی ہو تو شوہر نصف پائے گا زوجہ میت کی اور اس کے بیٹے، پوتے وغیرہ کی اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حصہ پائے گی اور نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی۔

**عصبات** وہ وارث ہیں جن کے لئے کوئی حصہ معین نہیں اصحاب فرائض سے جو باقی بچتا ہے وہ پاتے ہیں ان میں سب سے اولیٰ بیٹا ہے پھر اُس کا بیٹا پھر اور نیچے کے پوتے پھر باپ پھر دادا پھر آبائی سلسلہ میں جہاں تک کوئی پایا جائے پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلے یعنی باپ شریک بھائی پھر سکے بھائی کا بیٹا پھر باپ شریک بھائی کا بیٹا پھر چچا پھر باپ کے چچا پھر آ زاد کرنے والا پھر اُس کے عصبات ترتیب وار اور جن عورتوں کا حصہ نصف یا دو تہائی ہے وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہیں اور جو ایسی نہ ہوں وہ نہیں ذوی الارحام، اصحاب فرائض اور عصبات کے سوا جو اقارب ہیں وہ ذوی الارحام میں داخل ہیں اور ان کی ترتیب عصبات کی مثل ہے۔

☆.....يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنَّ أَمْثَلَ هَٰذَا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِيهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَىٰ  
(سورة النساء آیت نمبر 176)

**ترجمہ کنز الایمان:** اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ اللہ تمہیں کلام (ف ۱) میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے (ف ۲) اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے (ف ۳) اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو (ف ۴) پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لئے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے۔

(سورة النساء آیت نمبر 176)



## ﴿.....تفسیر خزائن العرفان.....﴾

(ف۱) کھالہ اس کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ باپ چھوڑے نہ اولاد،

(ف) شان نزول : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیمار تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عیادت کے لئے تشریف لائے۔ حضرت جابر بے ہوش تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرما کر آب وضو ان پر ڈالا انہیں افاقہ ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو حضور تشریف فرما ہیں عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا انتظام کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، (بخاری و مسلم) ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر میرے علم میں تمہاری موت اس بیماری سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔

مسئلہ : بزرگوں کا آب وضو شکر ہے اور اس کو حصول شفا کے لئے استعمال کرنا سنت ہے۔

مسئلہ : مریضوں کی عیادت سنت ہے۔

مسئلہ : سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ حضرت جابر کی موت اس مرض میں نہیں ہے۔

(ف)..... اگر وہ بہن لگی یا باپ شریک ہو۔

(ف)۔ یعنی اگر بہن بے اولاد مری اور بھائی رہا تو وہ بھائی اُس کے کل مال کا وارث ہوگا۔

**ثم يبدأ بالعصبات من جهة النسب والعصبة مطلقا كل من ياخلد من التركة ما ابقته اصحاب الفرائض وعند الانفراد يحوز جميع المال ثم يبدأ بالعصبة من جهة السب وهو مولى العتاقة ثم عصبة على ترتيب.**

**ثم الرد على ذوى الفروض النسبية بقدر حقوقهم ثم ذوى الارحام ثم مولى الموالاة ثم المقر له بالنسب على الغير بحيث لم يثبت نسبه باقراره من ذالك الغير اذا مات المقر على اقراره ثم الموصى له بجميع المال ثم بيت المال.**



### ترجمہ :

پھر تقسیم ترکہ اس عصبہ سے شروع کیا جائے گا، جو نسب کی جہت سے ہو اور عصبہ مطلق ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے، جو اصحاب فرائض سے بچا ہوا ترکہ لے لیتا ہے۔ اور تنہا ہونے کی صورت میں کل مال کا مالک ہو جاتا ہے، پھر اس عصبہ کی باری ہے جو سبب کی جہت سے ہو، اور یہ عصبہ مولیٰ العتاقہ ہوتا ہے، پھر مولیٰ العتاقہ کے عصبہ سے علی الترتیب شروع کیا جائے گا۔

اس کے بعد نسبی ذوی الفروض پر ان کے حقوق کے بقدر رد کیا جائے گا۔ پھر ذوی الارحام، پھر مولیٰ الموالات، پھر ایسے شخص کی باری ہے جس کے نسب کا اقرار میت کے علاوہ کسی اور کے لیے کیا گیا ہو، بایں طور کہ اس کے نسب کا اقرار اس غیر سے ثابت نہ ہو جب کہ مقر اپنے اقرار پر فوت ہو جائے، اس کے بعد وہ شخص وارث ہوگا، جس کے لیے میت نے کل مال کی وصیت کی ہو، پھر آخر میں بیت المال کا نمبر ہے۔

### سوال: ترکہ کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** ترکہ کا لغوی معنی چھوڑنا ہے۔ جبکہ علم الفرائض کی اصطلاح میں میت کے بعد اس کے مال اور حقوق سے جو کچھ باقی بچتا ہے اسے ترکہ کہتے ہیں۔ مثلاً، زمین، مکان، بینک بیلنس، وغیرہ

### سوال: ترکہ میت کے مستحقین کی تعداد کتنی ہے؟

**جواب:** میت کے ترکہ کے مستحقین کی تعداد 10 ہے جو کہ بالترتیب درج ذیل ہیں۔

- |                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| ﴿1﴾ ... اصحاب الفرائض۔          | ﴿2﴾ ... عصبہ نسبیہ۔              |
| ﴿3﴾ ... عصبہ سبیہ۔              | ﴿4﴾ ... عصبہ سبیہ کے مذکر عصبات۔ |
| ﴿5﴾ ... ذوی ذوی الفروض النسبیہ۔ | ﴿6﴾ ... ذوالارحام۔               |
| ﴿7﴾ ... مولیٰ الموالات۔         | ﴿8﴾ ... مقررہ بالنسب علی الغیر۔  |
| ﴿9﴾ ... موسیٰ لہ تجميع مالہ۔    | ﴿10﴾ ... بیت المال۔              |

**نوٹ:** علامہ ثامی فرماتے ہیں کہ اب بیت المال میں نہیں بلکہ فقراء میں تقسیم کیا جائے گا۔



## ﴿فصل فی المانع﴾

من الارث اربعة الاول الرق والرا كان او ناقصا والثالى القتل الذى يتعلق به وجوب القصاص او الكفارة والثالث اختلاف الدينين والرابع اختلاف الدارين اما حقيقة كالحربى والدمى او حكما كالمستامن والدمى او الحربيين من دارين مختلفين والدار الما تختلف باختلاف المنعة اى العسكروا اختلاف الملك لا نقطاع العصمة فيما بينهم .

**ترجمہ :** یہ فصل موانع ارث کے بارے میں ہے ، وراثت سے مانع چار چیزیں ہیں ، غلامی چاہے کامل ہو یا ناقص اور ایسا قتل جس کی وجہ سے قصاص یا کفارہ کا وجوب متعلق ہو اور اختلاف الدینین اور اختلاف الدارين چاہے حقیقی ہو جیسے : حربی اور ذمی ، یا حکمی ہو جیسے : مستامن اور ذمی ، یا دوائیے حربی جو مختلف ملکوں کے باشندے ہوں اور ملک صرف فوجوں اور بادشاہ کے مختلف ہونے سے بدل جاتا ہے ، کیونکہ ان کے درمیان محافظت اور نگہبانی ختم ہو جاتی ہے۔

**سوال :** مورث ، وارث اور وراثت کی تعریفات بیان کریں ؟

**جواب :** ان کی تعریفات یہ ہیں۔

**مورث کی تعریف :** فوت ہونے والے شخص کو مورث کہتے ہیں۔

**وارث کی تعریف :** وارث اس زندہ شخص کو کہتے ہیں جو میت کے ترکے کا شرعی طور پر مالک بنتا ہے۔

**وراثت کی تعریف :** وراثت کا لغوی معنی کسی چیز کا کسی کے بعد باقی رہنا ،

اصطلاح شرع میں کسی چیز کا ایک شخص سے دوسرے شخص کی طرف منتقل ہونا وراثت کہلاتا ہے ، مثلاً ، مال ، علم۔

**سوال :** موانع ارث کتنے ہیں تحریر فرمائیں ؟

**جواب :** وراثت سے محروم کرنے والی چار چیزیں ہیں۔

﴿1﴾ ..... رقیۃ ، ﴿2﴾ ..... قتل ،

﴿3﴾ ..... اختلاف دارین ، ﴿4﴾ ..... اختلاف دینین ۔

﴿1﴾ ..... رقیۃ : غلام ہونا خواہ کامل ہو جیسے خالص غلام۔ یا ناقص غلام ہو جیسے مدبر یا مکاتب ہونا۔



﴿2﴾ قتل : جس قتل کے ساتھ واجب قصاص یا وجوب کفارہ متعلق ہو۔

قتل کی اقسام : قتل کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) قتل عمد۔

(۲) قتل شبه عمد۔

(۳) قتل خطاء۔

(۴) قتل قائم مقام خطاء۔

(۵) قتل بالسبب۔

﴿3﴾ اختلاف دارین : حقیقۃً ہو جیسے حربی و ذمی یا حکماً ہو، جیسے مستامن و ذمی یا دو حربی دو مختلف داروں میں اختلاف دارین کا حکم غیر مسلم رعایا کے لئے ہے، مسلمان باشندگان مملکت پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔ چنانچہ مسلمان ملک میں بسنے والے مسلمان وارث کا فر ملک میں مرنے والے مسلمان مورث کے ترکہ سے حصہ پانے کا اہل ہے بشرطیکہ کافر ملک کا قانون اس کی اجازت دیتا ہو۔ اسی طرح اسلامی ملک میں فوت ہونے والے مورث کے کافر ملک میں بسنے والے ورثاء اگر اس کے ترکہ سے حصہ حاصل کر سکیں تو اسلامی ریاست کو اس سے کوئی تعرض نہیں، لہذا پاکستان کے مسلمان اور وہ مسلمان جو ہندوستان، امریکہ، یورپ یا کہیں اور جکر رہتے ہوں، ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

﴿4﴾ اختلاف دینین : اگر وارث کافر ہے اور مورث مسلمان یا اس کا عکس ہو تو ان کے درمیان وراثت تقسیم نہیں ہوگی اگرچہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو۔

﴿1﴾ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے۔ لا یرث الکافر المسلم ولا یرث المسلم الکافر۔

﴿2﴾ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے۔ لا یرث اہل ملتین شئی۔

### ﴿باب معرفة الفروض و مستحقیہا﴾

الفروض المقدرة فی کتاب اللہ تعالیٰ منۃ النصف والرابع والثلث والثلثان والثلث والسدس علی التضعیف والتضییب واصحاب هذه السهام الناعشر نفرأربعة من الرجال وهم الاب والجد الصحيح وهو اب الاب وان علا والاخ لام والزوج ولعان من النساء ومن الزوجة والبنٹ وبنٹ الابن وان سفلت والاخت لاب وام والاخت لاب والاخت لام والام والجدۃ الصّحیحة وهي التي لا یدخل فی نسبها الی المیت جد فاسد۔



**ترجمہ :** قرآن پاک میں مقرر شدہ کل چھ حصے ہیں، نصف، ربع، ثمن، ثمنین، ثلث، سدس، دوگنا اور آدھا کرنے کے لحاظ سے اور ان حصوں کے حقدار کل بارہ قسم کے لوگ ہیں، چار تو مرد ہیں، اور یہ باپ، دادا صحیح یعنی باپ کا باپ اگر چہ اس سے اوپر کا ہو اور تیسرا خیانی بھائی، چوتھا شوہر ہے اور آٹھ حقدار عورتوں سے ہیں اور یہ بیوی، بیٹی، پوتی اگر چہ نیچے تک چلی جائیں، حقیقی بہن، باپ شریک بہن، خیانی بہن، ماں اور دادی صحیحہ، یہ وہ دادی ہے، جس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں جد قاسد کا واسطہ نہ آئے۔

**سوال:** کل مقرر کردہ حصے کتنے ہیں؟

**جواب:** قرآن پاک میں مقرر شدہ کل چھ حصے ہیں، نصف، ربع، ثمن، ثمنین، ثلث، سدس، ہیں۔

**سوال:** اصحاب الفروض کتنے اور کون سے ہیں؟

**جواب:** اصحاب الفروض کل بارہ ہیں۔ چار مرد اور آٹھ عورتیں۔

**چار مرد:** (۱)..... باپ 3 (۲)..... دادا 4

(۳)..... خیانی بھائی (ماں شریک) 3 (۴)..... شوہر 2

**آٹھ عورتیں:** (۱)..... بیٹی 3 (۲)..... پوتی 6

(۳)..... ماں 3 (۴)..... جدہ صحیحہ (دادی نانی) 2

(۵)..... حقیقی بہن 5 (۶)..... علانی بہن (باپ شریک) 7

(۷)..... خیانی بہن (ماں شریک) 2 (۸)..... بیوی 2

**سوال:** تمام اصحاب فرائض کے احوال لکھیں اور اصحاب فرائض کے حصص والی آیات قرآنی بھی لکھیں؟

**جواب:** یاد رکھیں!

کہ احوال جاننے سے پہلے ایک اسلوب ذہن نشین کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے۔

وراثت میں جو رشتہ داریاں بیان کی جاتی ہیں وہ ورثاء کے اپنے اعتبار سے نہیں ہوتی بلکہ میت کے اعتبار سے ہوتی ہیں یعنی

جب لفظ ”وِداد“ بولا جائے گا تو مراد میت کا دادا ہوگا اور جب لفظ ”پوتا“ بولا جائے گا تو مراد میت کا پوتا ہوگا اور جب لفظ ”بیوی“ بولا

جائے گا تو مراد میت کی بیوی ہوگی۔



### جد صحیح کی تعریف :

جد صحیح سے مراد وہ شخص ہے کہ جب اس کی میت کی طرف نسبت کی جائے تو درمیان میں کسی عورت کا واسطہ نہ ہو۔  
مثلاً: دادا کہ پوتے اور دادا کے مابین کسی عورت کا واسطہ نہیں ہوتا۔

جد فاسد کی تعریف : جد فاسد سے مراد وہ شخص ہے کہ جب اس کی میت کی طرف نسبت کی جائے تو درمیان میں کسی عورت کا واسطہ ہو، مثلاً: نانا کہ نواسا اور نانا کے مابین عورت کا واسطہ ہوتا ہے۔

أما الأب فله احوال ثلث الفرض المطلق وهو السدس وذاك مع الابن وابن الابن وان سفل  
والفرض والتعصيب معا وذاك مع الابنة او ابنة الابن وان سفلت والتعصيب المحض وذاك عند  
عدم الولد وولد الابن وان سفل .

ترجمہ : بہر حال باپ تو اس کے وارث ہونے کی تین صورتیں ہیں ۱۔ فرض مطلق : یہ چھٹا حصہ ہے اور باپ کا یہ حصہ میت کے بیٹے، پوتے، پڑپوتے اور چھٹے تک پہنچتا ہے ۲۔ فرض و عصبہ معا : اور باپ کا یہ حصہ بیٹی، پوتی کی موجودگی میں ہے، اگر چہ یہ پوتیوں کے نیچے تک پہنچتا ہے ۳۔ صرف عصبہ : اور باپ کا یہ حصہ بیٹے، پوتے، پڑپوتے کے نیچے تک کی عدم موجودگی میں ہے۔

## اصحاب فرائض کے احوال مع آیات قرآنی

### ﴿1﴾ باپ کے احوال

باب کی تین حالتیں ہیں۔ (father)

﴿1﴾ **سُذُن** : جب میت کی مذکر اولاد "الی الاسفل" موجود ہو تو باپ کو سدس (چھٹا حصہ = 1/6) ملتا ہے۔

﴿2﴾ **سُذُن و عصبہ** : جب میت کی مؤنث اولاد "الی الاسفل" موجود ہو اور مذکر اولاد "الی الاسفل" موجود نہ ہو تو باپ کو سدس (چھٹا حصہ = 1/6) اور تقسیم کے بعد جو باقی بچے وہ ملتا ہے۔

﴿3﴾ **عصبہ** : جب اولاد نہ ہو تو باپ عصبہ بنے گا۔

**سُذُن** : وَلَا يَوْنِيْهِ يَكُوْنُ وَاَحَدٌ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۖ لِلنِّسَاءِ ۖ آيَةُ 11

ترجمہ کنز الایمان اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ کا چھٹا۔



والجد الصّحیح کالاب الا فی اربع مسائل وسند کرها فی مواضعها ان شاء الله تعالیٰ ویسقط  
الجد بالاب لان الاب اصل فی قرابة الجد الی المیت والجد الصّحیح هو الذی لا تدخل فی نسبته  
الی المیت أم .

**ترجمہ :** اور دادا باپ ہی کے مثل ہے، سوائے چار مسائل کے، جنہیں ہم تقریب ان کے مواقع پر ذکر کریں گے، ان شاء  
مہ تعالیٰ اور دادا باپ کے ہوتے ہوئے ساقط ہو جاتا ہے، اس لیے کہ باپ اصل ہے، دادا کو میت کی طرف رشتہ داری کی نسبت دینے  
میں اور جد صحیح وہ ہے کہ میت کی طرف اس کی نسبت کرنے میں ماں کا واسطہ نہ ہو۔

## ﴿ 2 ﴾ دادا کے احوال

دادا کی چار حالتیں ہیں۔ (Grand-father)

﴿ 1 ﴾ ”دادا“ باپ کی موجودگی میں ساقط ہو جائے گا یعنی باپ کے ہوتے ہوئے دادا کو حصہ نہیں ملے گا۔

**نوٹ :** باقی تینوں حالتیں باپ والی ہیں، جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں، بغور پڑھ لیں۔

وامّا لاولاد الام فاحوال ثلث السدس للواحد والثلث الاثنین فصاعدا ذکرهم وانا لهم فی  
القسمۃ والاستحقاق سواء ویسقطون بالولد وولد الابن وان سفل وبالحد بالاتفاق .

**ترجمہ :** اور بہر حال ماں شریک اولاد کے تین احوال ہیں، ایک کے لیے سدس ہے اور دو یا ان سے زیادہ کے لیے ثلث  
ہے مذکور مؤنث اس تقسیم اور استحقاق میں برابر ہیں اور یہ باپ شریک اولاد بیٹے اور پوتے۔ نیچے تک کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتے  
ہیں اور باپ دادا کے ہوتے ہوئے بھی بالاتفاق محروم ہو جائیں گے۔

## احیائی بہن، بھائی کے احوال



ان کی تین حالتیں ہیں۔ (step-brother,s)

﴿1﴾ **ساقط:** جب میت کی اولاد (الی الاسفل) یا اصول (الی الاعلیٰ) میں سے کوئی مرد موجود ہو تو اخیانی بہن، بھائی ساقط۔

﴿2﴾ **سُدس:** جب صرف ایک اخیانی (ماں شریک) بہن یا بھائی ہو تو سُدس پائے گا۔

﴿3﴾ **ثُلث:** جب دو یا دو سے زیادہ اخیانی بھائی، بہن ہوں تو سب ثُلث میں شریک ہوں گے۔

**نوٹ:** اخیانی بہن، بھائی کبھی بھی عصبہ نہیں بنتے اور ان کو برابر، برابر حصہ ملتا ہے یعنی بہن اور بھائی دونوں کو برابر برابر حصہ ملتا ہے۔

**سُدس:** قرآن کریم میں ہے **وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَلَةً أَوْ امْرَأَةً وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْمَا السُّدُسُ النِّسَاء 12**

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر کسی ایسے مرد کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں، باپ، اولاد کچھ نہ چھوڑا ہو اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا۔

حدیث پاک میں ہے قال علی وللاغ من الام السدس

**ثُلث:** قرآن کریم میں ہے **فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَمِنْ شَرِّكَاءُ فِي الثُّلُثِ النِّسَاء 12**

ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر وہ بہن، بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں۔

### ﴿5﴾ شوہر کے احوال

**وَأَمَّا لِلزَّوْجِ فَحَالَتَانِ النِّصْفُ عِنْدَ عَدَمِ الْوَلَدِ وَالْاِبْنِ وَانْ سَفْلُ وَالرَّبْعُ مَعَ الْوَلَدِ وَالْاِبْنِ**  
وان سفل۔

**ترجمہ:** اور جب کہ شوہر کے میراث پانے کی دو ہی حالتیں ہیں، نصف پائے گا بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی نیچے تک نہ ہونے کی حالت میں اور ربع کا حقدار ہوگا بیٹا، بیٹی پوتا پوتی نیچے تک کے موجود ہونے کی حالت میں۔



شوہر کی دو حالتیں ہیں۔ (husband)

﴿1﴾ جب میت کی اولاد نہ ہو تو شوہر کو نصف ملے گا۔

﴿2﴾ جب میت کی اولاد ہو تو شوہر کو ربع ملے گا۔

**نصف:** ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلَكُمْ بِصَفِّ مَا تَرَكَتْ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ۔ (النساء، 12)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو۔

**ربع:** ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتْنَ۔ (النساء، 12)

ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے۔

### ﴿فصل فی النساء﴾

**اما للزوجات حالتان الربع للواحدة لصا عدة عند عدم الولد او ولد الابن وان سفل والثلث مع**

**الولد او ولد الابن وان سفل۔**

**ترجمہ:** بہر حال بیویوں کے میراث پانے کی دو حالتیں ہیں، ایک یا ایک سے زیادہ کے لیے ربع ہے، بیٹا، بیٹی یا پوتا،

پوتی نیچے تک نہ ہونے کی صورت میں اور ثلث ملے گا بیٹا، بیٹی یا پوتا، پوتی نیچے تک کے ہونے کی صورت میں۔

### ﴿6﴾ بیوی کے احوال

بیوی کی دو حالتیں ہیں۔ (wife)

﴿1﴾ جب میت کی اولاد نہ ہو تو بیوی کو ربع ملے گا۔

﴿2﴾ جب میت کی اولاد ہو تو بیوی کو ثلث ملے گا۔

**ربع:** ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتْنَ۔

ترجمہ کنز الایمان: تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔ (النساء، 12)

**ثلث:** قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّلُثُ۔

ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تمہاری اولاد ہو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں۔ (النساء، 11)



أما لبنات الصُّلب فاحوال ثلث الصف للواحدة والثلاثان للثنتين فصاعدة ومع الابن للذكر  
مثل حظ الانثيين وهو يعصبهن .

**ترجمہ :** اور حقیقی بیٹیاں تو ان کے تین احوال ہیں، ایک کے لیے نصف ہے، دو یا دو سے زیادہ کے لیے ثلثان ہے اور بیٹے کے ہوتے ہوئے ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ﴾ (یعنی بیٹے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے) کے قانون کے مطابق حصہ ملے گا اور بیٹا بیٹیوں کو عصبہ بنادے گا۔

### ﴿7﴾ بنات کے احوال

ان کی تین حالتیں ہیں۔ (Daughter,s)

﴿1﴾ **نصف :** جب میت کی صرف ایک بیٹی ہو تو نصف ملے گا۔

﴿2﴾ **ثلثان :** جب میت کی دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ثلثان ملے گا۔

﴿3﴾ **عصبہ :** جب میت کی بیٹی، بیٹے کے ساتھ ہو تو عصبہ بالغیر بنے گی یعنی ہر بیٹے کو بیٹی کا دگنا ملے گا۔

**نصف :** قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۔

ترجمہ کنزالایمان: اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا۔ (انساء، 11)

**ثلثان :** قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ۔

ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر (یعنی دو سے زائد ہوں) تو ان کو ترکہ کی دو تہائی (یعنی ثلثان

ملے گا)۔

**عصبہ :** قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ ۔

ترجمہ کنزالایمان: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر۔

**وبنات الابن كبات الصُّلب ولهن احوال ست النصف للواحدة والثلاثان للثنتين فصاعدة عند**

**عدم بنات الصُّلب ولهن السدس مع الواحدة الصلبة تكملة للثنتين ولا يرثن مع الصليبتين إلا ان**



یکون بحذائهن او اسفل منهن غلام لیعضهن وح یکون الباقي بینهم للذکر مثل حظ الانثیین ویسقطن بالابن .

**ترجمہ :** پوتیاں حقیقی بیٹیوں کی مثل ہیں اور ان کے چھ احوال ہیں، نصف ایک کے لیے، دو یا دو سے زیادہ کے لیے ثلثان جب کہ حقیقی بیٹیاں نہ ہوں اور پوتیوں کے لیے سدس ہے ایک بیٹی کے ہوتے ہوئے دوثلث مکمل کرنے کے لیے اور پوتیاں دو حقیقی بیٹیوں کے ہوتے ہوئے وارث نہ ہوں گی مگر یہ کہ انکے بالتقابل یا ان سے نچلے درجے کا کوئی لڑکا موجود ہو تو وہ ان پوتیوں کو عصبہ بنادے گا اور باقی ماندہ ترکہ ان کے مائین ﴿للدکر مثل حظ الانثیین﴾ کے مطابق تقسیم ہوگا اور یہ پوتیاں بیٹے کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتی ہیں۔

**ولو ترک ثلاث بنات ابن بعضهن أسفل من بعض . وثلاث بنات ابن ابن آخر بعضهن أسفل من بعض . ثلاث بنات ابن ابن آخر بعضهن أسفل من بعض بهذا الصورة .**

میت

الفريق الاول	الفريق الثانى	الفريق الثالث
ابن	ابن	ابن
ابن بنت	ابن	ابن
ابن بنت	ابن بنت	ابن
ابن بنت	ابن بنت	ابن
بنت	ابن بنت	بنت
بنت	بنت	ابن بنت
	بنت	بنت

**العلیا من الفريق الاول لا یوازیها أحد . والواسطی من الفريق الاول توازیها العلیا من الفريق الثانى . والسفلى من الفريق الاول توازیها الوسطی من الفريق الثانى والعلیا من الفريق الثالث .**



والسفلى من الفريق الثانى توازيها الوسطى من الفريق الثالث . والسفلى من الفريق الثالث لا يوازيها أحد.

**ترجمہ :** اگر مرنے والا اپنے پیچھے ایسی تین پوتیاں چھوڑ جائے جو بعض بعض سے نیچی ہوں اور تین ایسی پڑ پوتیاں چھوڑ جائے جو بعض بعض سے نیچے ہوں اور تین ایسی سکر پوتیاں چھوڑ جائے جو بعض بعض سے نیچے ہوں جس کی یہ صورت ہے۔ (صورت متن میں مذکور ہے) فریق اول کی علیا یعنی پہلی لڑکی کے مقابل کوئی لڑکی نہیں ہے اور فریق اول کی واسطی یعنی درمیانی لڑکی کے مقابل میں فریق ثانی کی علیا یعنی اول لڑکی موجود ہے اور فریق اول کی سفلی یعنی آخری لڑکی کے مقابل میں فریق ثانی کی واسطی (درمیانی) لڑکی اور فریق ثالث کی علیا (اول) لڑکی موجود ہے، اور فریق ثانی کی آخری بیٹی کے مقابل میں فریق ثالث کی واسطی لڑکی موجود ہے اور فریق ثالث کی آخری بیٹی کے مقابل میں کوئی بیٹی موجود نہیں ہے۔

**إذا عرفت هذا فنقول للعليا من الفريق الاول النصف وللوسطى من الفريق الاول مع من يوازيها السدس تكملة للثلاثين ولا شى للسفليات الا ان يكون معهن غلام فيعصبهن من كانت بحالاه ومن كانت لفرقة ممن لم يكن ذات سهم ويسقط من دونه .**

**ترجمہ :** جب تجھے یہ صورت معلوم ہوگئی تو اب ہم کہتے ہیں کہ فریق اول کی علیا کے لیے نصف ہے اور فریق اول ہی کی واسطی اور جو اس کے بالقابل ہے ان دونوں کے لیے سدس ہے دو ٹکٹ کو مکمل کرنے کے لیے اور بقیہ جتنی سفلیات ہیں ان کے لیے کچھ بھی نہیں۔ البتہ جب ان کے ساتھ کوئی لڑکا ہو تو وہ ان لڑکیوں کو عصبہ بنا دے گا جو ان کے بالقابل ہیں اور ان کو بھی جو اس لڑکے سے اوپر ہیں جن کا فرض حصہ نہ ہو اور یہ اپنے نیچے کی تمام لڑکیوں کو محروم کر دے گا۔

### ﴿8﴾ پوتیوں کے احوال

ان کی چھ حالتیں ہیں۔ (grand-daughter)

﴿1﴾ ..... ساقط: جب میت کا بیٹا موجود ہو تو پوتی ساقط۔

﴿2﴾ ..... ساقط: جب میت کی دو بیٹیاں یا ایک بیٹی اور اوپر کے درجے میں ایک پوتی ہو تو نچلے درجے کی پوتی ساقط۔

﴿3﴾ ..... نصف: مذکورہ دونوں صورتیں نہ ہوں بلکہ میت کی صرف ایک پوتی ہو تو نصف ملے گا۔



﴿ 4 ﴾ **ثلثان**: مذکورہ سورتیں نہ ہوں بلکہ میت کی دو یا دو سے زائد پوتیاں ہوں تو ثلثان ملے گا۔

﴿ 5 ﴾ **سُدس**: جب میت کی سبلی (حقیقی) بیٹی کے ساتھ پوتی اپنے درجہ میں اکیلی ہو یا چند ہوں تو بیٹی کو نصف اور پوتی یا چند پوتیاں ہوں تو سب سُدس میں شریک ہوں گی۔

﴿ 6 ﴾ **عصبہ بالغیر**: عصبہ بالغیر اس وقت ہوں گی جب کہ ان کے درجے میں یا ان کے بعد کوئی لڑکا ہو تو وہ اپنے درجے والیوں اور اپنے سے اوپر والیوں کو عصبہ بنا دے گا۔

**تشریح:** (۱) جب میت کا اسی درجہ میں کوئی پوتا موجود ہو تو اس میت کی پوتی، پوتے کے ساتھ عصبہ بالغیر بنے گی۔

(۲) جب میت کا اس درجے سے نیچے کوئی پوتا ہو اور اوپر کے درجے میں بیٹیاں یا پوتیاں یا پھر بیٹی اور پوتی ہو مگر اوپر یا اسی درجے میں کوئی بیٹا یا پوتا نہ ہو تو پوتی عصبہ بالغیر بنے گی۔

**نصف**: قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے **وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النُّصْفُ**۔

ترجمہ کنز الایمان: اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا۔ (نساء، ۱۱)

**ثلثان**: قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے **فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَتُحْصَوْنَ كَإِثْنَتَيْنِ**۔

ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر (یعنی دو سے زائد ہوں) تو ان کو ترکہ کی دو تہائی (یعنی ثلثان

ملے گا)۔

**عصبہ**: قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے **لِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَىٰ**۔

ترجمہ کنز الایمان: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر۔

**وَأَمَّا لِلْأَخَوَاتِ لَابٌ وَأَمَّا لِأَحْوَالِ خَمْسِ النِّصْفِ لِلوَاحِدَةِ وَالثَّلَاثِ الْاِثْنَيْنِ فَصَاعِدَةٌ وَمَعَ الْاِخ**

**لَابٌ وَأَمَّا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَىٰ** بصرن بہ عصبۃ لا متوائہم فی القرابۃ الی المیت ولہن الباقی مع

البنات او مع بنات الابن لقولہ علیہ السلام ﴿اجعلوا الاخوات مع البنات عصبۃ﴾۔

**ترجمہ**: حقیقی بہنوں کے پانچ احوال ہیں ایک کے لیے نصف، دو یا دو سے زیادہ کے لیے ثلثان ہے اور حقیقی بھائی کے

ہوتے ہوئے ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَىٰ﴾ کے مطابق عصبہ ہو جائیں گی کیونکہ میت کی جانب رشتہ داری میں بھائی، بہن برابر



جس اور حقیقی بہنوں کے لیے حقیقی بیٹیوں اور پوتیوں کے ہوتے ہوئے ترکہ کا باقی ماندہ ہے، کیونکہ حقیقی جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ منصب بناؤ۔

## ﴿9﴾ حقیقی بہنوں کے احوال

ان کی پانچ حالتیں ہیں۔ (kin-sister,s)

﴿1﴾ **ساقط**: جب میت کے اصول یا فروع میں کوئی مرد موجود ہو تو حقیقی بہن ساقط یعنی اسے کچھ نہ ملے گا۔

﴿2﴾ **نصف**: جب میت کی حقیقی بہن ایک ہو تو نصف ملے گا۔

﴿3﴾ **ثلثان**: جب میت کی حقیقی بہنیں دو یا دو سے زائد ہوں تو ثلثان پائیں گی۔

﴿4﴾ **عصبہ**: میت کے حقیقی بھائی کے ساتھ عصبہ بالغیر بنیں گی۔

﴿5﴾ **عصبہ**: جب میت کی بیٹیاں یا پوتیاں یا پھر بیٹی اور پوتی ہو تو حقیقی بہن عصبہ مع الغیر بنے گی۔

**نصف**: قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ۔ (النساء، 176)

ترجمہ کنز الایمان: اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے۔

**ثلثان**: قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثُ مِمَّا تَرَكَ۔ (النساء، 176)

ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی۔

**عصبہ**: قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيْنِ

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر بھائی، بہن ہوں مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر۔ (النساء، 176)

**والاخوان لاب كالاخوات لاب وام ولهن احوال سبع النصف للواحدة والثلثان للثنتين**

فصاعلة عند عدم الاخوات لاب وام ولهن السدس مع الاخت لاب وام تكملة للثلثين ولا يرثن مع

الاختين لاب وام الا ان يكون معهن اخ لاب فيه نصبهن والباقي بينهم للذكر مثل حظ الانثيين

والسادسة ان يصرن عصبه مع البنات او مع بنات الابن لما ذكرنا وبنو الاعيان وبنو العلات كلهم

يسقطون بالابن وابن الابن وان سفل وبالاب بالاتفاق وبالحد عند ابى حنيفة ويسقط بنو العلات ايضا



بالا خ لاب وام وبالاخت لاب وام اذا صارت عصبہ.

**ترجمہ :** اور علاقائی یعنی باپ شریک بہنیں حقیقی بہنوں کی ہی مثل ہیں، ان کے سات احوال ہیں، ایک کے لیے نصف ہے دو یا دو سے زائد کے لیے دو ٹکٹ ہیں حقیقی بہن کی عدم موجودگی میں، ان کے لیے سدس ہے حقیقی بہن کی موجودگی میں، تاکہ دو ٹکٹ مکمل ہو جائیں، اور دو حقیقی بہنوں کے ہوتے ہوئے باپ شریک بہنیں محروم ہو جاتی ہیں، ہاں اگر ان کے ساتھ کوئی حقیقی بھائی ہو تو وہ انہیں عصبہ بنا دے گا اور باقی ماندہ مال ان کے درمیان ﴿للد کسر مثل حظ الانثیین﴾ کی بنا پر تقسیم ہوگا۔ چھٹا حال یہ ہے کہ یہ باپ شریک بہنیں میت کی بیٹیوں اور پوتیوں کے ہوتے ہوئے عصبہ بن جاتیں ہیں جیسا کہ ہم پہلے (اجعلوا الاخوات) کی حدیث ذکر کر چکے ہیں اور حقیقی یا باپ شریک بھائی بہن میت کے بیٹے پوتے نیچے تک اور بالاتفاق باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہو جاتے ہیں اور جب کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دادا کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہو جاتے ہیں، نیز باپ شریک بھائی بہنیں حقیقی بھائی بہنوں کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور حقیقی بھائی کی موجودگی میں بھی علاقائی بھائی بھی محروم ہو جاتے ہیں جبکہ حقیقی بہن عصبہ بن جائے۔

### علاقائی بہنوں کے احوال

ان کی سات حالتیں ہیں۔ (step-sister,s)

﴿ 1 ﴾ **ساقط :** جب میت کے اصول یا فردع میں کوئی مرد موجود ہو یا حقیقی بھائی موجود ہو یا حقیقی بہن عصبہ بن چکی ہو تو علاقائی بہنیں ساقط یعنی انہیں کچھ نہ ملے گا۔

﴿ 2 ﴾ **ساقط :** جب میت کی ایک سے زائد حقیقی (سگی) بہنیں ہوں تو علاقائی (باپ شریک) بہنیں ساقط ہو جائیں گی۔

﴿ 3 ﴾ **نصف :** مذکورہ صورتیں نہ ہوں اور علاقائی بہن ایک ہو تو نصف ملے گا۔

﴿ 4 ﴾ **ثلثان :** مذکورہ صورتیں نہ ہوں اور علاقائی بہنیں دو یا زائد ہو تو ثلثان ملے گا۔

﴿ 5 ﴾ **سدس :** جب ایک حقیقی بہن ہو تو علاقائی بہنوں کو سدس ملے گا۔

﴿ 6 ﴾ **عصبہ :** جب میت کی علاقائی بہن کے ساتھ علاقائی بھائی ہو تو علاقائی بہن عصبہ بالغیر بنے گی یعنی بھائی کو بہن کا ڈگنا ملے گا

﴿ 7 ﴾ **عصبہ :** جب میت کی بیٹیاں یا پوتیاں موجود ہوں تو علاقائی بہن عصبہ مع الغیر بنے گی۔



**واما للام** فاحوال ثلاث السدس مع الولد او ولد الابن وان سفل اومع الاثنين من الاخوة والا  
خوات فصاعداً من اى جهة كانا وللأم ثلث الكل عند عدم هولاء المذكورين فلها ثلث مابقى بعد  
فرض احد الزوجين وذاك في مسالتين زوج وابوين او زوجة و ابوين ولو كان مكان الاب جد للام  
ثلث جميع المال الا عند ابى يوسف فان لها ثلث الباقي.

**ترجمہ :** اور بہر حال ماں تو اس کے تین احوال ہیں سدس لے گی بیٹے یا پوتے نیچے تک ہوتے ہوئے یا دو یا دو سے زیادہ  
بھائی بہنوں کے ہوتے ہوئے یہ بھائی بہن کسی بھی جہت سے ہوں یعنی چاہے حقیقی ہوں یا علاقائی اور ایک ٹلٹ لے گی ان مذکورہ درجہ  
کے نہ ہونے کی صورت میں اور ماقمی کا ٹلٹ لے گی زوجین میں سے ہر ایک کا حصہ نکالنے کے بعد اور یہ فقط دو مسئلوں میں ہے۔ ایک تو  
شوہر اور ماں باپ کے ہوتے ہوئے دوسرا بیوی اور ماں باپ کے ہوتے ہوئے اور اگر باپ کی جگہ دادا موجود ہو تو ماں کے لیے جمیع مال  
میں سے ایک ٹلٹ ہے البتہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ماں کے لیے باقی ماندہ مال کا ٹلٹ ہے۔

### ماں کے احوال

**ماں کی تین حالتیں ہیں۔ (mother)**

- ﴿1﴾..... **سُدس :** جب میت کی اولاد (بیٹا، بیٹی پوتا، پوتی نیچے تک) کوئی موجود ہو یا حقیقی، علاقائی، اخیانی بھائی، بہن  
میں سے کوئی بھی موجود ہو تو ماں کو سدس ملے گا۔
- ﴿2﴾..... **ثلث ما بقى :** جب میت احد الزوجین (زوج یا زوجہ سے ایک) ہو اور ساتھ باپ ہو تو ماں کو ثلث ما بقى  
ملے گا۔

اس کی دو صورتیں ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

﴿1﴾..... جب میت شوہر ہو تو اس کی صورت یہ ہوگی زوجہ، ماں، باپ۔

﴿2﴾..... جب میت بیوی ہو تو اس کی صورت یہ ہوگی زوج، ماں، باپ۔

**ثلث ما بقى سے مراد :** احد الزوجین کو حصہ دینے کے بعد جو مال باقی بچے اس کا تہائی ٹلٹ ماقمی کہلاتا ہے۔

﴿3﴾..... **ثلث الكل :** جب مذکورہ دونوں حالتیں نہ ہوں تو ماں کو ثلث الكل ملے گا۔



**سُدُس :** قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ۔

ترجمہ کنزالایمان: اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو اس ترکہ سے چھٹا۔

**ثُلُث :** قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوُهُ فَلِلْأُمِّهِ الثُّلُثُ۔

ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی۔

**واللجدة السدس لام كانت اولابن واحدة كانت او أكثر إذا كن ثابتات متحاذيات في الدرجة**

ويسقطن كلهن بالام وابويات ايضا بالاب وكذلك بالحد الام الاب وان علت فانها ترث مع

الجد لانها ليست من قبله .

**ترجمہ :** دادی کے لیے سدس ہے چاہے ماں کی جانب سے ہو یا باپ کی جانب سے ایک ہو یا ایک سے زائد جب کہ یہ

دادیاں یا نانیاں صحیحہ ہوں اور درجہ میں بھی برابر ہوں اور ماں کی وجہ سے تمام دادیاں یا نانیاں ساقط ہو جاتی ہیں اور باپ کی جانب سے

دادیاں باپ کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں اسی طرح دادا کے ہوتے ہوئے بھی ساقط ہو جاتی ہیں سوائے پدری دادی کے اگر چہ وہ اوپر

کے درجے کی ہو اس لیے کہ یہ دادی دادا کے ہوتے ہوئے بھی وارث ہوتی ہے کیونکہ یہ دادی دادا کی جانب سے وارث نہیں ہوتی۔

**والقربی من ای جهة كانت تحجب البعدی من ای جهة كانت وارثة كانت القربی أو محجوبة**

وإذا كانت الحدة ذات قرابة واحدة کام ام الاب والاخری ذات قرابتین أو اکثر کام ام الام وہی ایضا

ام اب الاب بهذه الصورة.

میت

میت

اب

ام

اب

ام

اب

ام

ام

ام

ام

ام

ام

ام





ام ام

**يقسم السدس بينهما عند ابى يوسف رحمة الله الصافا باعتبار الابدان . وعند محمد رحمة الله اثلاثا باعتبار الجهات .**

**ترجمہ :** اور قرہی دادی چاہے کسی بھی جہت سے ہو بعید والی کو چاہے کسی بھی جہت سے ہو محروم کر دے گی، قرہی دادی وارث ہو یا محبوب ہو اور جب دادی ایک قرابت رکھتی ہو جیسے باپ کی ثانی اور دوسری دادی دو یا اس سے زائد قرابت رکھتی ہو جیسے پڑننی اور بہن پڑدادی بھی ہو تو امام ابو یوسف کے نزدیک ان دونوں کے درمیان سدس کو آدھا آدھا کر کے تقسیم کیا جائے رؤس کے ناط سے، اور جب کہ امام محمد کے نزدیک جہت کا اعتبار کرتے ہوئے تین حصے کر کے تقسیم کیا جائے گا۔

### جدہ صحیحہ کے احوال

**جدہ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں۔**

- ﴿1﴾ **ساقط:** میت کی ماں کی موجودگی میں تمام جدہ صحیحہ ساقط نیز قریب کے ہوتے ہوئے بعید والی ساقط ہوں گی۔
- ﴿2﴾ **سُذیں:** میت کی جدہ اگر اکیلی ہو تو سدس اور اگر اپنے ہی درجہ میں ایک سے زیادہ ہوں تو تمام سدس میں شریک ہوں گی

### ﴿باب العصبات﴾

**العصبات النسبية ثلاثة عصبه بنفسه وعصبه بغيره وعصبه مع غيره . أما العصبه بنفسه فكل ذكر لا تدخل في نسبته إلى الميت انثى وهم اربعة اصناف سجزء الميت واصله وجزاء أبيه وجزاء جدہ الاقرب فالاقرب يرجحون بقرب الدرجة أعنى اولهم بالميراث جزاء الميت ای البنون ثم بنوهم وان سفلوا ثم اصلة ای الاب ثم الحدای اب الاب وإن علاثم جزاء أبيه ای الاخوة ثم بنوهم وإن سفلوا ثم جزاء جدہ ای الاعمام ثم بنوهم وإن سفلوا .**

**ترجمہ:** عصبیات نسبہ کی تین اقسام ہیں، عصبہ بنفسہ، عصبہ بغيرہ اور عصبہ مع غيره، بہر حال عصبہ بنفسہ ہر وہ مرد ہے جس کی



میت کی باب نسبت کرنے میں کوئی عورت داخل نہ ہو اور ان کی چار اقسام ہیں (۱) میت کا جز (۲) میت کی اصل (۳) میت کے باپ کا جز (۴) میت کے دادا کا جز، ان میں سے جو قریب تر ہے وہی مستحق میراث ہے اور یہ درجہ کے قرب کی وجہ سے ترجیح دیئے جائیں گے، یعنی میراث پانے میں ان سب سے زیادہ حقدار جز، میت یعنی بیٹے ہیں پھر ان کے بیٹے ہیں اگرچہ نیچے کے درجہ تک چلے جائیں پھر میت کی اصل یعنی باپ پھر دادا یعنی باپ کا باپ اگرچہ اوپر کے درجے کا ہو پھر باپ کا جز یعنی بھائی اور ان کے بعد ان کی اولاد نیچے تک ہوں اور پھر میت کے دادا کا جز یعنی چچے اور ان کے بعد ان کی اولاد نیچے تک۔

ثم يرجحون بقوة القرابة أعني به أن ذا القرابتين أولى من ذي قرابة واحدة ذكرأ كان أو أنثى لقوله عليه السلام ﴿أَنْ أَعْيَانُ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ﴾ كَالَاخِ لِأَخٍ لَابٍ وَأُمٍّ أَوْ الْأَخْتِ لِأَخٍ لَابٍ وَأُمٍّ إِذَا صَارَتْ عَصَبَةً مَعَ الْبَنَتِ أَوْلَى مِنَ الْأَخِ لِأَخٍ لَابٍ وَأُمٍّ أَوْلَى مِنَ ابْنِ الْأَخِ لِأَخٍ لَابٍ وَكَذَلِكَ الْحَكْمُ فِي أَعْمَامِ الْمَيْتِ ثُمَّ فِي أَعْمَامِ أَبِيهِ ثُمَّ فِي أَعْمَامِ جَدِّهِ .

**ترجمہ :** پھر قوت قرابت کے اعتبار سے ترجیح دیئے جائیں گے یعنی دوہری قرابت والا ایک قرابت والے سے زیادہ مستحق ہے چاہے مرد ہو یا عورت کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ حقیقی بھائی بہن وارث بنتے ہیں نہ کہ مدتی جیسے حقیقی بھائی یا حقیقی بہن جب بیٹی کے ساتھ عصبہ ہو تو علاقائی بھائی سے اولیٰ ہے اور حقیقی بھتیجا علاقائی بھتیجے سے اولیٰ ہے اور ایسا ہی حکم میت کے چچاؤں پھر میت کے باپ کے چچاؤں اور پھر دادا کے چچاؤں میں ہے۔

**أَمَّا الْعَصْبَةُ** بغيره فأربع من النسوة وهن اللاتي فرضهن النصف والثلاثان يصرن عصباً باخوتهن كما ذكرنا في حالاتهن ومن لا فرض لها من الإناث وأخوها عصبه لا تصير عصبه باخيها كالعم والعمة المال كله للعم دون العمة وأما العصبه مع غيره فكل أنثى تصير عصبه مع أنثى أخرى كالأخت مع البنت لما ذكرنا .

**ترجمہ :** بہر حال عصبہ بغیرہ تو یہ چار عورتیں ہیں اور یہ وہی عورتیں ہیں جن کا نصف اور ثلثان حصہ ہوتا ہے جب بھائیوں کے ساتھ عصبہ بن کر آئیں جیسا کہ ہم ان کے حالات میں ذکر کر آئے ہیں اور عورتوں میں سے جس عورت کا حصہ مقرر نہیں ہے اور اس



کا بھائی عصبہ ہے تو اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ نہیں بن سکتی جیسا کہ چچا اور مٹھو بھی ہے تو سارا مال چچا کے لیے ہوتا ہے نہ کہ پھوپھی کے لیے اور جب کہ عصبہ مع غیرہ یہ وہ عورت ہے جو کسی دوسری عورت کے ساتھ عصبہ بن جائے جیسا کہ بہن بیٹی کے ساتھ اس حدیث کی وجہ سے جس کو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

**وآخر العصبات مولى العتاقة ثم عصبه على الترتيب الذى ذكرنا لقوله عليه السلام ﴿الولاء لحمه كلمة النسب﴾ (۱) ولا شئى للانات من ورثة المعتق لقوله عليه السلام ﴿ليس للنساء من الولاء الا ما اعتقن او اعتق من كاتبن او كاتبن من دبرن او دبرن من دبرن او حجرو لاء معتقهن او معتق معتقهن﴾ (المستدرک، کتاب الفرائض، ج ۵، ص ۲۶۰)**

**ترجمہ:** اور آخری عصبہ مولى العتاقہ ہے پھر اس کا عصبہ بھی اسی ترتیب پر ہے جو ہم ذکر کر چکے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ولایہ ایک ایسا تعلق ہے جو نسب کے تعلق کی طرح ہے البتہ آزاد کرنے والے کے ورثاء میں سے عورتوں کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ عورتوں کے لیے ولایہ سے کوئی حصہ نہیں سوائے ان کے جن کو انہوں نے خود آزاد کیا یا ان عورتوں کے آزاد کردہ نے کسی کو آزاد کیا یا خود کسی کو مکاتب بنایا یا عورتوں کے مدبر نے کسی کو مدبر بنایا یا ان عورتوں کے آزاد کردہ نے ولایہ اپنی طرف کھینچ کر ان عورتوں کی طرف پہنچائی یا ان عورتوں کے آزاد کردہ کے آزاد کردہ نے ولایہ کھینچ کر ان تک پہنچائی۔

**ولو ترك ابا المعتق وابنه عند ابي يوسف رحمة الله عليه سدس الولاء للاب والباقي للابن وعند ابي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى الولاء كله للابن ولا شئى للاب ولو ترك ابن المعتق وجده فالولاء كله للابن بالاتفاق .**

**ترجمہ:** اور اگر کسی آزاد شدہ غلام نے اپنے آزاد کرنے والے کا باپ اور اس کا بیٹا ورثاء میں چھوڑے تو امام ابو یوسف کے نزدیک ولایہ کا سدس باپ کا ہے اور باقی ماندہ بیٹے کا ہے جب کہ طرفین کے نزدیک کل ولایہ بیٹے کے لیے ہے اور باپ کے لیے کچھ نہیں اور اگر آزاد شدہ نے اپنے آزاد کرنے والے کا بیٹا اور اس کا دادا چھوڑا ہے تو بالاتفاق کل ولایہ بیٹے کے لیے ہے۔

**ومن ملك ذارحم محرم منه عتق عليه ويكون ولاؤه له بقدر الملك كثلث بنات للكبرى**



لثلاثون ديناراً وللصغرى عشرون ديناراً فاشترى اباہما بالخمسین لم مات الاب وترك شہنا لالثلاثين  
بينهن الثلاث بالفرض والباقي ابن مشترى الاب اخماً بالولاء لثلاثة اخماسه للكبرى وخمسة  
للسغرى وتصح من خمسة واربعين .

**ترجمہ :** اور جو شخص اپنے ذی رحم کا مالک ہو گیا تو وہ اس پر آ زاد ہو جائے گا اور یہ آ زاد شدہ کی ولاء کا بقدر ملک ہوگا  
جیسے کسی کی تین بیٹیاں ہیں جن میں سے بڑی کے پاس تیس دینار اور چھوٹی کے پاس بیس دینار ہیں پھر دونوں نے طہر پہچان دیا جس  
اپنے باپ کو خریدا پھر باپ کا انتقال ہو گیا اور کچھ ترک چھوڑا تو دو ٹکٹ ان تینوں کے درمیان بطور فرض تین حصے کر کے تقسیم کیے جائیں  
گے اور باقی ماندہ ایک ٹکٹ باپ کی خریدا دو بہنوں کے درمیان بطور ولاء پانچ حصے کر کے تقسیم ہوگا جن میں سے تین بڑی کے لیے اور  
دو چھوٹی کے لیے ہوگا اور یہ مسئلہ پینتالیس سے صحیح ہوگا۔

### عصبات کا بیان

**سوال :** عصب کی تعریف، عصب کی اقسام مع تعریفات اور وضاحت کریں کہ عصب کون کون سے ہیں اور کتنے ہیں؟  
**جواب :**

**عصبہ کی تعریف :** اصحاب فرائض میں تقسیم کے بعد باقی مال جسے طے عصبہ کہلاتا ہے۔

**عصبہ کی قسمیں :** (۱) عصبہ نسبہ (۲) عصبہ سبہ

عصبہ نسبہ کی تین قسمیں ہیں : (۱) عصبہ بنفسہ - (۲) عصبہ بغيرہ - (۳) عصبہ مع غیرہ -

عصبہ سبہ کی دو قسمیں ہیں : (۱) موالاة - (۲) مولی العتاقہ

﴿ 1 ﴾ ... **عصبہ بنفسہ کی تعریف :** وہ مرد ہے جو کسی قرابت دار ہو اور اس مرد اور میت کے مابین کوئی عورت واسطہ نہ ہو

**عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں :** (ترتیب کے اعتبار سے)

(۱) جزء میت - بیٹا، پوتا الی الاسفل۔

(۲) اصل میت - باپ، دادا الی الاعلی۔

(۳) جزء اب میت - بھائی، بھائی کی مذکر اولاد (بھتیجا) الی الاسفل۔



(۴) جزء جد میت۔۔۔ چچا، چچا کی مذکر اولاد الی الاسفل۔

### ﴿عصبات میں ترجیح کے (3) اسباب ہیں۔﴾

(۱) جہت میں اقرب ہونا . مثلاً جزء میت کے ہوتے ہوئے اصل میت محروم۔

(۲) درجے میں اقرب ہونا . مثلاً بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتے محروم۔

(۳) قرابت میں اقرب ہونا . مثلاً حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے علاقائی بھائی محروم۔

﴿2﴾ **عصبہ بغیرہ کی تعریف:** ہر وہ عورت جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اس کو کسی مرد نے (یعنی اس کے بھائی نے) عصبہ بنادیا ہو۔ جیسے بیٹی، حقیقی بھائی کے ساتھ عصبہ۔  
اور عصبہ بغیرہ 4 عورتیں ہیں۔

(۱) بیٹی۔ (۲) پوتی۔ (۳) حقیقی بہن۔ (۴) علاقائی بہن۔

﴿3﴾ **عصبہ مع غیرہ کی تعریف:** ہر وہ عورت جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اس کو کسی عورت نے عصبہ بنایا ہو۔ جیسے حقیقی بہن اور علاقائی بہن ان کو عصبہ بنانے والی بیٹی اور پوتی ہیں۔

## ﴿باب الحجب﴾

**الحجب علی نوعین حجب لقصان وهو حجب عن سهم الی سهم وذالک لخمسة نفر للزوجین والام وبنت الابن والاخت لاب وقد مربیانہ وحجب حرمان والورثة فیہ فریقان فریق لایحجبون بحال البتہ وهم ستة الابن والاب والزوج والبنت والام والزوجة. وفریق یرثون بحال ویحجبون بحال.**

وهذا مبني علی اصلین احدهما هو ان کل من یدلی الی المیت بشخص لا یرث مع وجود ذالک الشخص سوی اولاد الام فانهم یرثون معها لا نعدام استحقاقها جمیع التركة والثانی الاقرب فالاقرب کما ذکرنا فی العصابات.

**ترجمہ:** حجب کی دو قسمیں ہیں، حجب نقصان: اور وہ محبوب ہونا ہے ایک حصے سے دوسرے حصے کی جانب اور یہ پانچ



فخضوں کے لیے ہے زوجین، ماں، پوتی اور باپ شریک بہن اور ان کا بیان ہو چکا ہے اور دوسری قسم حجب حرمان ہے اور ورثاء اس میں دو فریق ہیں: ایک فریق تو وہ ہے جو کسی بھی حال میں محبوب نہیں ہوتا اور یہ چھ ہیں بیٹا، باپ، شوہر، بیٹی، ماں، بیوی اور دوسرا فریق وہ ہے جو کبھی وارث ہوتا ہے اور کبھی محبوب ہوتا ہے اور یہ دو اصولوں پر مبنی ہے، ایک اصول یہ ہے کہ ہر وارث جو میت کی طرف کسی دوسرے شخص کی وساطت سے منسوب ہو تو یہ وارث اس شخص کے ہوتے ہوئے وارث نہ ہوگا سوائے ماں شریک بھائی بہنوں کے کیونکہ وہ ماں کے ساتھ وارث بنتے ہیں اس لیے کہ ماں کل مال کی مستحق نہیں ہوتی اور دوسرا اصول یہ ہے کہ الاقرب فالاقرب یعنی قریبی رشتہ دار بعید والے کو محروم کر دیتا ہے جیسا کہ ہم عصبات میں ذکر کر کے آئے ہیں۔

**والمحروم لا يحجب عندنا وعند ابن مسعود رضي الله عنه يحجب حجب النقصان كالكاثر والقاتل والرقیق والمحجوب يحجب بالاتفاق كالاثنين من الاخوة والاخوات فصاعدًا من اى جهة كانا. فانهما لا يرثان مع الاب ولكن يحجبان الام من الثلث الى السدس.**

**ترجمہ:** اور ہمارے نزدیک محروم الارث حاجب نہیں بنتا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حجب نقصان کے ساتھ حاجب بنتا ہے جیسے کافر، قاتل، غلام اور محروم بالاتفاق حاجب بنتا ہے، مثلاً دو یا دو سے زائد بھائی بہنیں خواہ کسی بھی جہت سے ہوں باپ کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتے البتہ ماں کے لیے حاجب بنتے ہیں چنانچہ ماں کا حصہ تہائی سے گھٹ کر سدس رہ جاتا ہے۔

### حجب کا بیان

**سوال:** حجب کی تعریف اور اقسام لکھیں اور کون سے ہیں مع تعریفات لکھیں؟

**جواب:**

**حجب کی تعریف:** حجب کے لغوی معنی پردہ کے ہیں اور اصطلاحی معنی ایک وارث دوسرے وارث کو مال لینے سے روکے روکنے والا وارث حاجب اور رکنے والا وارث محبوب کہلاتا ہے۔

**حجب کی دو قسمیں ہیں:** (۱) حجب نقصان۔ (۲) حجب حرمان۔

(۱) **حجب نقصان:** ایک وارث کی موجودگی دوسرے وارث کے حصے میں کمی واقع کر دے۔ مثلاً اولاد نہ ہو تو بیوی کا رابع



حصہ ہوتا ہے۔ جبکہ اولاد کی موجودگی میں بیوی کا حصہ ربح سے کم ہو کر ثمن رہ جاتا ہے۔

**نوٹ:** جب نقصان 5 افراد کو لاحق ہوتا ہے۔ (۱) شوہر۔ (۲) بیوی۔ (۳) ماں۔ (۴) پوتی۔ (۵) علاقائی بہن۔

(۲) **حجب حرمان:** ایک وارث کی موجودگی دوسرے وارث کو میراث سے بالکلیہ محروم کر دے۔ مثلاً باپ کی موجودگی میں دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔

**نوٹ:** وہ افراد جو کبھی محجوب نہیں ہوتے وہ 6 ہیں۔ (۱) بیٹا۔ (۲) باپ۔ (۳) شوہر۔ (۴) بیوی۔ (۵) بیٹی۔ (۶) ماں

### ﴿باب مخرج الفروض﴾

﴿باب فروض کے مخرج کے بیان میں﴾

**اعلم ان الفروض المذكورة في كتاب الله تعالى نوعان الاول النصف والربع والثلث والثمن والثاني الثلثان والثلث والسدس على التضعيف والتنصيف فاذا جاء في المسائل من هذه الفروض احاد احاد فمخرج كل فرض سمي به الا النصف وهو من اثنين كالربع من اربعة والثلث من ثمانية والثلث من ثلاثة واذا جاء مثني او ثلث وهما من نوع واحد فكل عدد يكون مخرجاً لجزء فذلك العدد ايضا يكون مخرجاً لضعف ذلك الجزء ولضعف ضعفه كالستة هي مخرج للسدس ولضعفه ولضعف ضعفه واذا اختلط النصف من الاول بكل الثاني او ببعضه فهو من ستة واذا اختلط الربع بكل الثاني او ببعضه فهو من اثني عشر واذا اختلط الثمن بكل الثاني او ببعضه فهو من اربعة وعشرين**

**ترجمہ:** آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جو حصے کتاب اللہ میں مذکور ہیں وہ دو قسم کے ہیں، پہلی قسم نصف، ربع، ثمن، اور دوسری قسم، ثلثان، ثلث، سدس، تضعیف اور تنصیف کے طور پر چنانچہ جب مسائل مذکورہ میں چھ حصوں سے اگر ایک ایک آئے تو ہر حصے کا مخرج اسی کے نام پر ہوگا سوائے نصف کے کیونکہ اس کا مخرج دو ہے لہذا ربع کا مخرج چار سے، ثمن آٹھ سے اور ثلث کا مخرج تین سے ہوگا اور جب (مذکورہ چھ حصوں سے) دو، دو یا تین، تین، چھ آئیں اور وہ دونوں ایک ہی نوع سے ہوں تو جو عدد کسی جز کا مخرج ہوگا سو وہی عدد اس کے دگنے اور دگنے کے دگنے کا بھی مخرج ہوگا، مثلاً چھ یہ سدس کا مخرج ہے اور یہی چھ اس سدس کے دگنے یعنی ثلث



اور ٹکٹ کے دگنے یعنی ثلاثان کا بھی مخرج ہوگا، اور جب قسم اول کا نصف قسم ثانی کے کل یا اس کے بعض کے ساتھ جمع ہو جائے تو مسئلہ چھ سے ہوگا، اور جب ربع قسم ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ جمع ہو جائے تو مسئلہ بارہ سے ہوگا اور جب ثمن قسم ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ جمع ہو جائے تو مسئلہ چوبیس سے ہوگا۔

### نوع اول و ثانی کا بیان

سوال: نوع اول اور نوع ثانی کی تشریح کریں؟

جواب: نوع اول: نصف، ربع، ثمن۔

نوع ثانی: ثلاثان، ٹکٹ، سدس۔

ترکہ حاصل کر نیوالے وارثین اگر ایک نوع کے ہوں تو بڑے مخرج (بڑے عدد) سے مسئلہ بنائیے۔

اگر دونوع کے ہوں تو نوع ثانی کی طرف سے تین اور نوع اول کے بڑے مخرج کو تین سے ضرب دیں گے اور حاصل ضرب (نتیجہ) سے مسئلہ بنائیں گے۔

مثلاً: نصف + نوع ثانی

$$2 \times 3 = 6$$

ربع + نوع ثانی

$$4 \times 3 = 12$$

ثمن + نوع ثانی

$$8 \times 3 = 24$$

### ﴿باب العول﴾

﴿باب عول کے بیان میں﴾

العول ان يزاد على المخرج شي من اجزائه اذا ضاق عن فرض اعلم ان مجموع المخارج

سبعة، اربعة منها لا تعول وهي الاثنان والثلاثة والاربعة والشمالية وثلاثة منها قد تعول اما الستة فانها



تعول الى عشرة وتراً وشفعاً واما اثنا عشر فهي تعول الى سبعة عشر وتراً لا شفعاً ( واما اربعة وعشرون فانها تعول الى سبعة عشر وتراً لا شفعاً ) واما اربعة وعشرون فانها تعول الى سبعة وعشرون فانها تعول الى سبعة وعشرين عولاً واحداً كما في المسالة المنبرية وهي امرأة وبتان وابوان ولا يزداد على هذا الا عند ابن مسعود رضي الله تعالى عنه فان عنده تعول الى احد وثلاثين .

**ترجمہ :** عول کی تعریف یہ ہے کہ مخرج پر اس کے اجزاء میں سے کچھ بڑھایا جائے جب مخرج ورثاء کے حصوں سے تنگ ہو جائے، جاننا چاہیے کہ جمیع مخارج سات ہیں چار تو وہ ہیں جن میں عول نہیں ہوتا اور یہ دو، تین، چار اور آٹھ ہیں اور باقی تین میں کبھی کبھار عول ہو جاتا ہے، ان تین میں سے چھ کا عول دس تک ہوتا ہے طاق اور جفت دونوں طرح سے اور جب کہ بارہ کا عول سترہ تک ہوتا ہے صرف طاق ہو کر نہ کہ جفت اور ر چوبیس تو اس کا عول فقط ستائیس تک ایک ہی ہوتا ہے جیسا کہ **مسئلہ منبر یہ** میں ہے، اور وہ یہ ہے کہ ورثاء میں بیوی، دو بیٹیاں اور ماں، باپ ہیں اور چوبیس کا عول ستائیس سے زائد نہیں ہوتا لیکن حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک چوبیس کا عول اکتیس تک ہو سکتا ہے۔

### عول کا بیان

**سوال :** عول کی تعریف اور کتنے مخارج میں عول ہوتا ہے کس انداز میں ہوتا ہے؟

**جواب :** عول کی تعریف : کبھی سہام کا مجموعہ بڑھ جاتا ہے اور مخرج تنگ پڑ جاتا ہے۔ اس وقت سہام کے مجموعہ سے مسئلہ بنایا جاتا ہے اسے عول کہتے ہیں ہر مخرج کا عول نہیں ہوتا بلکہ تین مخارج میں عول ہوتا ہے۔

جو کہ یہ ہیں۔۔۔۔۔ 24-12-6

**طریقہ یہ ہو گا۔**

6 کا عول۔۔۔۔۔ 7-8-9-10 (طاق اور جفت دونوں میں)

12 کا عول۔۔۔۔۔ 13-15-17 (صرف طاق عدد میں 17 تک)

24 کا عول۔۔۔۔۔ ہمارے نزدیک صرف 27 ہے۔



## ﴿فصل فی معرفۃ﴾

﴿التماثل والتداخل والتوفق والتباين بين العددين﴾

تماثل العددين كون احدهما مساوياً للآخر و تداخل العددين المختلفين ان يعد اقلهما الاكثر  
ای بفنیہ او نقول هو ان يكون اكثر العددين منقسماً على الاقل قسمة صحيحة او نقول هو ان يزيد  
على الاقل مثله او امثاله فيساوي الاكثر او نقول هو ان يكون الاقل جزءاً للاحتر مثل ثلاثة و تسعة  
وتوافق العددين ان لا يعد اقلهما الاكثر ولكن يعدهما عدد ثالث كالثمانية مع العشرين تعدهما اربعة  
فهما متوافقان بالربع لان العدد العادلها مخرج لجزء الوفاق وتباين العددين ان لا تعد العددين معاً  
عدد ثالث كالتسعة مع العشرة.

**ترجمہ :** یہ فصل دو عددوں کے درمیان تماثل، تداخل، توافق اور تباين کی معرفت کے بیان میں ہے، دو عددوں کا تماثل یہ ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کا مساوی ہو اور دو مختلف عددوں کا تداخل یہ ہے کہ ان میں سے چھوٹا بڑے کو تمام کر دے یعنی فنا کر دے یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ تداخل یہ ہے کہ دونوں عددوں میں سے بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم ہو جائے یا ہم یوں کہتے ہیں کہ تداخل کی تعریف یہ ہے کہ چھوٹے عدد پر اسی کے ہم مثل عدد یا چند ہم مثل عدد زیادہ کیے جائیں تو وہ بڑے عدد کے مساوی ہو جائے یا ہم یوں کہتے ہیں کہ چھوٹا عدد بڑے عدد کا جزء ہو جیسے تین اور نو اور دو عددوں کا توافق یہ ہے کہ ان میں سے چھوٹا بڑے کو فنا کر سکے بلکہ کوئی تیسرا عدد آ کر ان دونوں کو فنا کر دے جیسے آٹھ بیس کے ساتھ ان دونوں کو چار گنا کرتا ہے چنانچہ یہ دونوں متوافق بالربع ہیں، اس لیے کہ فنا کرنے والا عدد چار جزء وفق کا مخرج ہے اور دو عددوں کے تباين ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو ایک ساتھ فنا نہ کرے جیسے نو اور بیس۔

**وطریق معرفۃ الموافقة والمباينة بين العددين المختلفين ان ينقص من الاكثر بمقدار الاقل من الجانبين مرة او مراراً حتى اتفقا في درجة واحدة فان اتفقا في واحد فلا وفق بينهما وان اتفقا في عدد فهما متوافقان بذلك العدد ففي الاثنين بالنصف وفي الثلاثة بالثلث وفي الاربعة بالربع هكذا الى العشرة وفي ما وراء العشرة يتوافقان بجزء منه أعني في احد عشر بجزء من احد عشر وفي خمسة**



عشر بجزء من خمسة عشر لا اعتبار هذا.

**ترجمہ :** اور دو مختلف عددوں کے درمیان نسبت تباین و توافق معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بڑے عدد سے چھوٹے عدد کی تعداد کے مطابق دونوں جانبوں سے ایک مرتبہ یا چند مرتبہ کم کرتے جائیں یہاں تک کہ دونوں ایک ہی درجے کے عدد میں متفق ہو جائیں، چنانچہ اگر دونوں ایک میں متفق ہو جائیں تو ان دونوں کے درمیان توافق نہیں ہوگا اور اگر دونوں ایک کے بجائے کسی اور عدد میں متفق ہو جائیں تو اسی عدد کے لحاظ سے متوافق کہلائیں گے، چنانچہ دو میں توافق بالنصف اور تین میں توافق بالثلث اور چار میں توافق بالربیع ہے اسی طرح دس تک یہی سلسلہ چلتا رہے گا اور اس کے بعد خود اسی عدد کے جزء کے ساتھ توافق ہوگا یعنی گیارہ میں گیارہ کا جزء کے ساتھ اور پندرہ میں پندرہ کے جزء کے ساتھ پس آگے تمام اعداد کو اسی پر قیاس کرو۔

### حساب کا بیان

**سوال :** تامل، متداخل، توافق، اور تباین کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟

**جواب :** ان تینوں کی تعریفات مع امثلہ

﴿1﴾... **تمائل :** ایک جیسے دو یا دو سے زائد عدد متماثل کہلاتے ہیں اور ان کے درمیان نسبت تامل کہلاتی ہے۔ جیسے 6 اور 6 کہ دونوں عدد ایک جیسے ہیں۔

﴿2﴾... **تداخل :** ایسے دو عدد کہ بڑا عدد چھوٹے عدد پر پورا پورا تقسیم ہو جائے یہ دو عدد متداخل کہلاتے ہیں اور ان کے درمیان نسبت کو تداخل کہتے ہیں جیسے 8 اور 4 ان میں بڑا عدد 8 چھوٹے عدد 4 پر پورا پورا تقسیم ہو جاتا ہے و علی هذا القیاس

﴿3﴾... **توافق :** ایسے دو عدد کہ بڑا عدد چھوٹے عدد پر تقسیم تو نہ ہو البتہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو پورا پورا تقسیم کر دے تو ایسے دو عدد متوافق کہلاتے ہیں اور ان کے درمیان نسبت کو توافق کہتے ہیں جیسے 6 اور 9 (کہ بڑا عدد چھوٹے عدد پر تقسیم تو نہیں ہوتا مگر 3 ان دونوں کو تقسیم کر دیتا ہے) یہ توافق بالثلث ہے۔ اسی طرح.....

8 اور 10 کے درمیان توافق بالنصف ہے۔

5 اور 25 ان کے درمیان توافق بالخمیس ہے۔

﴿4﴾... **تباین :** ایسے دو عدد کہ جو برابر بھی نہ ہوں۔ اور بڑا عدد چھوٹے کو تقسیم بھی نہ کرے نیز تیسرا عدد ان کو تقسیم بھی نہ کر سکے تو ان کے درمیان نسبت تباین کی ہے۔ جیسے 5 اور 7 بالفاظ دیگر ایسے دو عدد جن میں نہ نسبت تامل کی ہو نہ تداخل کی ہو اور نہ



توافق ہو تو وہاں نسبت تباین کی ہوگی۔ جیسے 13 اور 15۔

نوٹ: 1 کی 1 کے ساتھ نسبت تماثل کی ہے جب کہ باقی تمام اعداد کے ساتھ نسبت تباین کی ہے۔

## ﴿باب التصحیح﴾

### ﴿باب تصحیح کے بیان میں﴾

يحتاجُ في تصحيح المسائل الى سبعة اصولٍ ثلاثة بين السهام والرؤس. وأربعة بين الرؤس والرؤس أما الثلاثة فأحدها ان كانت سهام كل فريق منقسمة عليهم بلا كسر فلا حاجة الى الضرب كابوين وبنتين .

**ترجمہ:** مسائل کی تصحیح میں سات اصولوں کی ضرورت پیش آتی ہے، تین تو وہ ہیں جو حصے اور رؤس (ورثاء) کے درمیان ہیں اور چار رؤس اور رؤس کے درمیان ہیں، بہر حال تین میں سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگر ہر فریق کے حصے ان پر بلا کسر کے تقسیم ہو جائیں تو ضرب کی کوئی ضرورت نہیں جیسے میت کے ورثاء میں والدین اور دو بیٹیاں ہیں۔

**والثاني** ان انكسر على طائفة واحدة ولكن بين سهامهم ورؤسهم موافقة فيضرب وفق عدد رؤس من انكسرت عليهم السهام في اصل المسئلة وعولها ان كانت عائلة كابوين وعشر بنات او زوج وابوين وست بنات.

**ترجمہ:** دوسرا اصول یہ ہے کہ اگر ایک ہی فریق پر کسر واقع ہو جائے لیکن ان کے حصے اور عدد رؤس کے درمیان موافقت ہو تو جن پر حصے منکسر ہیں ان کے عدد رؤس کے وفق کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں گے اور اگر مسئلہ عائکہ ہے تو عول میں ضرب دیں گے جیسے میت کے ورثاء میں ماں، باپ اور دس بیٹیاں ہیں یا شوہر، والدین اور چھ بیٹیاں ہیں۔

**والثالث** ان لا تكون بين سهامهم ورؤسهم موافقة فيضرب كل عدد رؤس من انكسرت عليهم السهام في أصل المسئلة وعولها ان كانت عائلة كاب و ام وخمس بنات او زوج وخمس اخوات لاب وام .

**ترجمہ:** اور تیسرا اصول یہ ہے کہ ان کے حصوں کے عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائے اور اگر مسئلہ عائکہ ہو تو عول میں ضرب دی جائے مثلاً ورثاء میں ماں، باپ اور پانچ بیٹیاں یا شوہر اور پانچ بیٹیاں ہیں۔



**واما الاربعة فاحدها ان يكون ، الكسر على طائفتين او اكثر ولكن بين اعداد رؤسهم معاللة**

**فالحكم فيها ان يضرب احد الاعداد في اصل المسئلة مثل ست بنات وثلاث جدات وثلاثة اعمام .**

**ترجمہ :** اور بہر حال (دوسری قسم کے) چار اصول تو ان میں سے پہلا اصول یہ ہے کہ دو یا دو سے زائد فریقوں پر ان کے حصے (ٹوٹ پھوٹ) جائیں لیکن ان سب کے عدد رؤس میں نسبت متماثل ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک فریق کے عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائے، مثلاً وراثہ میں چھ بیٹیاں، تین دادیاں اور تین چچے ہیں۔

**والثاني ان يكون بعض الاعداد متداخلا في البعض فالحكم فيها ان يضرب اكثر الاعداد في**

**اصل المسئلة مثل اربع زوجات وثلاث واثني عشر عمًا .**

**ترجمہ :** اور دوسرا اصول یہ ہے کہ بعض اعداد رؤس بعض میں متداخل ہوں تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ ان اعداد رؤس

میں سے بڑے عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائے گی، مثلاً وراثہ میں چار بیویاں اور تین دادیاں اور بارہ چچا ہیں۔

**والثالث ان يوافق بعض الاعداد بعضها فالحكم فيها ان يضرب وفق احد الاعداد في جميع**

**الثاني ثم ما بلغ في وفق الثالث ان وافق المبلغ الثالث والا فالمبلغ في جميع الثالث ثم المبلغ في**

**الرابع كذلك ثم المبلغ في اصل المسئلة كاربعة زوجات وثمانى عشرة بنتاً وخمس عشرة جدة**

**وسنة اعمال .**

**ترجمہ :** اور تیسرا اصول یہ ہے کہ بعض فریق کے اعداد رؤس بعض کے ساتھ نسبت توافق رکھتے ہوں، چنانچہ ایسی صورت

میں حکم یہ ہے کہ ایک فریق کے اعداد رؤس کے وفق کو دوسرے فریق کے جمیع اعداد رؤس میں ضرب دی جائے پھر ما حاصل ضرب کو

تیسرے فریق کے وفق میں ضرب دی جائے اگر ان کے مابین نسبت توافق ہو ورنہ اس حاصل ضرب کو تیسرے کے جمیع اعداد رؤس

میں ضرب دی جائے پھر جو کچھ حاصل ہو اس کو چوتھے فریق کے عدد رؤس میں ایسے ہی ضرب دی جائے پھر اسی حاصل ضرب کو اصل

مسئلہ میں جا کر ضرب دی جائے، مثلاً وراثہ میں چار بیویاں اور اٹھارہ بیٹیاں اور پندرہ دادیاں موجود ہیں۔ کا ترجمہ

**والرابع ان تكون الاعداد متباعدة لا يوافق بعضها بعضها فالحكم فيها ان يضرب احد الاعداد في**

**جميع الثاني ثم ما بلغ في جميع الثالث ثم ما بلغ في جميع الرابع ثم ما اجتمع في اصل المسئلة**

**كامراتين وست جدات وعشر بنات وسبعة اعمام .**

**ترجمہ :** اور دوسری قسم کا چوتھا اور آخری اصول یہ ہے کہ فریقوں کے اعداد رؤس کے درمیان نسبت تباین ہو، ان کے بعض



کی بعض کے ساتھ توافق کی نسبت نہ ہو تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ ایک فریق کے جمع عدد دوسرے فریق کے جمع میں ضرب دی جائے پھر حاصل کو تیسرے فریق کے جمع میں ضرب دی جائے پھر حاصل کو چوتھے فریق میں ضرب دی جائے پھر جو کچھ بھی جمع ہوا اسے اصل مسئلہ میں ضرب دے دی جائے، مثلاً: در ثاء میں دو بیویاں، چھ دادیاں، دس بیٹیاں اور سات بچے موجود ہیں۔

### فصل

واذا اردت ان تعرف نصیب کل فریق من التصحیح فاضرب ما کان لكل فریق من اصل المسئلة فی ما ضربته فی اصل المسئلة فما حصل کان نصیب ذالک الفریق . واذا اردت ان تعرف نصیب کل واحد من احاد ذالک الفریق فاقسم ما کان لكل فریق من اصل المسئلة علی عدد رؤسهم ثم اضرب الخارج فی المضروب فالحاصل نصیب کل واحد من احاد ذالک الفریق.

**ترجمہ:** اور جب تو چاہے کہ ہر فریق کا حصہ تصحیح سے معلوم کرے تو ہر فریق کو جتنا حصہ اصل مسئلہ سے ملا ہے اسے اس عدد میں ضرب دو جس کو تم نے اصل مسئلہ میں ضرب دیا ہے پھر جو کچھ حاصل ہوگا اسی فریق کا حصہ ہوگا، اور جب تو تصحیح سے فریق کے ہر شخص کا حصہ معلوم کرنا چاہے تو جو حصہ ہر فریق کو اصل مسئلہ سے ملا ہے ان کے اعداد دوسرے پر تقسیم کر دو پھر خارج قسمت کو مضروب میں ضرب دے دو چنانچہ حاصل ضرب اس فریق کے ہر شخص کا حصہ ہوگا۔

ورجہ آخر وهو ان تقسم المضروب علی ای فریق شئت ثم اضرب الخارج فی نصیب الفریق الذی قسمت علیهم المضروب فالحاصل نصیب کل واحد من احاد ذالک الفریق .

**ترجمہ:** اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مضروب (ضرب دیے گئے) کو جس بھی فریق پر تو چاہے تقسیم کر دے، پھر خارج قسمت کو اسی فریق کے حصے میں ضرب دے دے جن پر تو نے مضروب کو تقسیم کیا، پھر جو کچھ حاصل ہوگا اس فریق کے ہر شخص کا حصہ ہوگا۔

ورجہ آخر وهو طریق النسبة وهو الاوضح وهو ان تنسب سهام کل فریق من اصل المسئلة الی عدد رؤسهم مفردًا ثم تعطی بمثل تلك النسبة من المضروب لكل واحد من احاد ذالک الفریق .

**ترجمہ:** ایک اور دوسرا طریقہ بھی ہے اور یہ طریقہ نسبت کا ہے، جو زیادہ واضح بھی ہے، وہ یہ کہ جتنے حصے ہر فریق کو اصل مسئلہ سے ملیں ہیں انہیں تو صرف تنہا انہی فریق کے اعداد دوسرے کے ساتھ نسبت دے پھر اسی نسبت کے بقدر اس فریق کے ہر شخص کو اپنا حصہ مضروب سے دے دو۔



## ﴿فصل فی قسمة التركة بین الورثة والغرماء﴾

اذا كان بين التصحيح والترك مباينة فاضرب سهام كل وارث من التصحيح في جميع التركة ثم اقسـم المبلغ على التصحيح مثاله بنتان وابوان والتركـة مـبعة دنالير .

**ترجمہ :** جب تصحیح اور ترکہ کے مابین نسبت بتاین ہو تو تصحیح سے ملنے والے ہر وارث کے حصوں کو جمع ترکہ میں ضرب دو پھر حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دو، اس کی مثال یہ ہے کہ میت کے ورثاء میں دو بیٹیاں اور ماں، باپ ہیں اور ترکہ سات دینار ہے۔

واذا كان بين التصحيح والترك موافقة فاضرب سهام كل وارث من التصحيح في وفق التركة ثم اقسـم المبلغ على وفق التصحيح فالخارج نصيب ذالك الوارث في الوجهين هذا المعرفة نصيب كل فرد.

**ترجمہ :** اور جب تصحیح اور ترکہ کے درمیان نسبت توافق پائی جائے تو تصحیح سے ہر وارث کو جو حصہ ملا ہے اس کو ترکہ کے وفق میں ضرب دے دو پھر حاصل ضرب کو تصحیح کے وفق پر تقسیم کر دو پس خارج قسمت اسی وارث کا حصہ ہے، دونوں صورتوں (توافق و بتاین) میں یہ قاعدہ ہر فرد کے حصے معلوم کرنے کے لیے ہے۔

**اما المعرفة نصيب كل فريق منهم فاضرب ما كان لكل فريق من اصل المسئلة في وفق التركة ثم اقسـم المبلغ على وفق المسئلة ان كان بين التركة والمسئلة موافقة وان كان بينهما مباينة فاضرب في كل التركة ثم اقسـم الحاصل على جميع المسئلة فالخارج نصيب ذالك الفريق في الوجهين.**

**ترجمہ :** رہا ورثاء میں سے ہر فریق کا حصہ معلوم کرنے کا طریقہ تو ہر فریق کے اصل مسئلے سے ملنے والے حصے کو ترکہ کے وفق میں ضرب دو، پھر حاصل ضرب کو مسئلہ کے وفق پر تقسیم کر دو اگر اصل مسئلہ اور ترکہ کے درمیان نسبت توافق ہو اور اگر دونوں کے درمیان نسبت بتاین ہو تو اصل مسئلہ سے ہر فریق کا جو حصہ تھا اسے جمع ترکہ میں ضرب دو پھر حاصل ضرب کو جمع مسئلہ پر تقسیم کر دو پس خارج قسمت دونوں صورتوں (توافق و بتاین) میں ہر فریق کا حصہ ہے۔

**اما في قضاء الديون فدين كل غريم بمنزلة سهام كل وارث في العمل ومجموع الديون بمنزلة التصحيح وان كان في التركة كسور فابسط التركة والمسئلة كليهما أي اجعلهما من جنس الكسر ثم قدم فيه ما رسمناه .**



**ترجمہ :** بہر حال قرضوں کے ادا کرنے میں ہر قرض خواہ کا قرض عمل (تقسیم) میں ہر وارث کے حصے کے برابر ہے اور تمام قرضے تصحیح کے منزلہ میں ہیں اور اگر ترکہ میں کسرو واقع ہو تو ترکہ اور مسئلہ دونوں کو پھیلا دو یعنی دونوں کو کسر کی جنس سے کر دو پھر اس میں وہی عمل کرو جس کو ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں۔

### تصحیح کے قواعد

**تصحیح کی تعریف :** تصحیح کا لغوی معنی: ”درست کرنا“ علم میراث کی اصطلاح میں تصحیح ایسے عدد کے حاصل کرنے کو کہتے ہیں کہ جس کی وجہ سے میت کا ترکہ اس کے تمام ورثاء میں بلا کسر تقسیم ہو جائے۔ یعنی ورثوں کی تعداد اور مخرج مسئلہ سے ملنے والے حصوں میں جو کسر واقع ہوتی ہے، اس کسر کے دور کرنے کو تصحیح کہتے ہیں۔

**سوال :** تصحیح کے قواعد بیان کریں اور بتائیں کہ تصحیح میں ذواضعاف اقل کی کیا اہمیت ہے؟

**جواب : قاعدہ نمبر 1 :** جب سهام یعنی حصے اپنے افراد پر بلا کسر (بغیر اعشاریہ کے) تقسیم ہوں تو تصحیح کی حاجت نہیں جیسا کہ ماں، باپ، دو بیٹیاں۔

### کسر کی وجہ حصر

کسر ایک فریق پر واقع ہوگی۔	کسر ایک سے زائد پر واقع ہوگی۔
<p>سہام اور عدد رؤوس کے درمیان نسبت توافقی کی ہوگی تو عدد رؤوس کے وفق کو اصل مسئلہ سے ضرب دیں گے۔</p> <p>(قاعدہ نمبر 3)</p>	<p>جن افراد پر کسر واقع ہوئی ان کے سهام اور عدد رؤوس کے درمیان نسبت تباین کی ہوگی تو ان افراد کے عدد رؤوس کو محفوظ کریں گے اور جن افراد کے درمیان نسبت توافقی کی ہوگی تو ان کے عدد رؤوس کے وفق کو محفوظ کریں گے جتنے اعداد محفوظ ہوئے ان کا ذواضعاف اقل مشترک نکالیں گے (L.C.M) اور نتیجے کو اصل مسئلہ سے ضرب دیں گے۔</p> <p>(قاعدہ نمبر 4-5-6 اور 7 کا خلاصہ)</p>

**ذواضعاف اقل مشترک کی اہمیت :** تصحیح کے قواعد میں ذواضعاف اقل مشترک کی اہمیت یہ ہے کہ اگر ذواضعاف اقل نہ نکالیں تو ہر فریق کو اس کا پورا حصہ نہ دیا جاسکے گا اور ذواضعاف اقل مشترک نکال کر ہر فریق کو اس کا پورا حصہ باسانی دیا جاسکتا ہے۔



## ذو اضعاف اقل نکالنے کا طریقہ

2	2	3	4	6	7	9
2	1	3	2	3	7	9
3	1	3	1	3	7	9
3	1	1	1	1	7	3
7	1	1	1	1	7	1
	1	1	1	1	1	1

## ﴿فصل فی التکارج﴾

من صالح علی شیء معلوم من التركة فاطرح سهامه من التصحيح . ثم اقسام ما بقى من التركة على سهام الباقين كزوج وام وعم فصالح الزوج على ما فى ذمته من المهر . وخرج من البين فتقسم باقى التركة بين الام والعم اثلاثا بقدر سهامهما . سهران للام وسهم للعم اوزوجة واربعة بنين فصالح احد البنين على شىء وخرج من البين فيقسم باقى التركة على خمسة وعشرين سهما للمرأة اربعة بنين فصالح احد البنين على شىء وخرج من البين فيقسم باقى التركة على خمسة وعشرين سهما للمرأة اربعة اسهم ولكل ابن سبعة .

**ترجمہ :** جس وارث نے میت کے ترکہ سے معین چیز پر صلح کر لی اس کے سهام کو صحیح سے ساقط کر دو باقی ماندہ ترکہ باقی ورثاء کے حصوں پر تقسیم کرو۔ مثلاً ورثاء میں خاوند، ماں، چچا ہیں، پس خاوند نے اس مہر پر صلح کر لی جو اس کے ذمہ تھا اور وہ ورثاء کے درمیان سے نکل گیا چنانچہ باقی ترکہ کے تین حصے کر کے ماں اور چچا میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائے گا، یعنی دو حصے ماں کے لیے اور ایک حصہ چچا کے لیے، یا زوجہ اور چار بیٹے وارث ہیں، (ان چاروں) بیٹوں میں سے ایک نے کسی معین چیز پر صلح کر لی اور ان کے درمیان سے نکل گیا تو باقی ترکہ کو پچیس حصوں پر تقسیم کیا جائے گا، زوجہ کے لیے چار حصے اور ہر بیٹے کے لیے سات حصے ہوں گے۔



### تخارج کا بیان

**سوال:** تخارج کی تعریف اور اسکے مفہوم کی وضاحت کریں نیز دو امثلہ تحریر کریں؟

**جواب:** **تخارج کی تعریف:** جب کوئی وارث ترکہ میں سے کچھ متعین مال لے کر باقی مال میں اپنا حق چھوڑ دے اور دیگر ورثاء راضی بھی ہو جائیں تو چند شرائط کے ساتھ یہ جائز ہے۔ اس کا نام تخارج ہے۔

**تخارج کا عمل:** ورثاء میں سے اگر کوئی اپنا حصہ نہ لینا چاہے تو تخارج کا عمل کرتے ہیں۔

### تخارج کا عمل کرنے کا طریقہ

تخارج کو معدوم مان کر پہلے پورے مسئلے کی تصحیح کر لیجیے اور جو وارث کم ہو رہا ہے اس کا حصہ تصحیح میں سے کم کر دیا جائے یہ نتیجہ صحیح ہوگا۔ (یعنی اب ہم مال کے اتنے ہی حصے کریں گے)

**مثلاً:** کامران جو شوہر ہے اس نے ایک مکان لے کر باقی مال میں اپنا حق چھوڑ دیا۔ اب اس کا مسئلہ یوں بنائیں گے کہ پہلے مسئلہ بناتے وقت کامران کو شامل کریں گے، بعد میں حصہ نیچے سے ختم کر کے اصل مسئلہ سے اسے کم کر دیں گے بقیہ مسئلے کو حل کریں گے۔

مسئلہ :  $3 - 6 = 3$

میت -----

شوہر	ماں	چچا
نصف	ثلث	عصبہ
3	2	1
تخارج	2	1

اب یہاں شوہر کا حصہ ختم کر دیا ہے کیونکہ اس نے تخارج کا عمل کیا، اب ماں اور چچا کو ان کے مقررہ حصوں کے مطابق دیا جائے گا۔

### ﴿باب الرد﴾

**الرد ضد العول ما فضل عن فرض ذوی الفروض ولا مستحق له یرد علی ذوی الفروض بقدر حقوقہم الا علی الزوجین وهو قول عامة الصحابة وبہ اخذ اصحابنا وقال زید بن ثابت لا یرد الفاضل**



بل هو بیت المال وبه اخذ مالک والشافعی .

.....

**ترجمہ :** ردعول کی ضد ہے ترکہ میں جو حقدار ذوی الفرائض سے زائد ہو اور اس کا کوئی حقدار نہ ہو تو یہ زائد ذوی الفرائض ہی ان کے حقوق کے مطابق رد کیا جائے گا سوائے زوجین کے، اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اسی کے قائل ہیں اور ہمارے علماء احناف رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زائد مال (ذوی الفرائض پر رد کرنے کے بجائے) بیت المال کے لیے ہے اسی کے قائل امام مالک و امام شافعی رحمہما اللہ ہیں۔

ثم مسائل الباب ای باب الرد علی أقسام أربعة ، **أحدها** ان یکون فی المسئلة جنس واحد ممن یرود علیہ عند عدم من لا یرود علیہ فاجعل المسئلة من رؤسهم کما لو ترک بنتین او اختین او جدتین فاجعل المسئلة من الثنین .

**ترجمہ :** پھر اس باب کے مسائل چار قسم کے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسئلہ من لا یرود علیہ یعنی زوجین نہ ہونے کی صورت میں من یرود علیہ کی ایک جنس ہو تو مسئلے کو ان کے عدد رؤس سے بناؤ مثلاً --- اگر میت نے دو بیٹیاں یا دو بہنیں یا دو وادیاں چھوڑیں تو مسئلہ وہی سے بناؤ۔

**والقسم الثانی** اذا اجتمع فی المسئلة جنسان او لثة اجناس ممن یرود علیہ عند عدم من لا یرود علیہ فاجعل المسئلة من سهامهم اعنی من اثنین اذا کان فی المسئلة سدسان او من ثلاثة اذا کان فیها ثلث و سدس او من اربعة اذا کان فیها نصف و سدس او من خمسة اذا کان فیها ثلثان و سدس او کان فیها نصف و سدسان او کان فیها نصف و ثلث .

**ترجمہ :** اور دوسری قسم یہ ہے کہ جب مسئلہ میں من لا یرود علیہ نہ ہونے کی صورت میں من یرود علیہ کی تین یا دو جنس جمع ہو جائیں تو ان کے حصوں سے مسئلہ بناؤ یعنی مسئلہ دو سے بناؤ جب دو سدس لینے والے ہوں یا تین سے بناؤ جب مسئلہ میں ایک ثلث لینے والا ہو اور دوسرا سدس لینے والا ہو اور چار سے بناؤ جب مسئلہ میں ایک نصف لینے والا ہو اور دوسرا سدس لینے والا ہو یا پانچ سے بناؤ جب مسئلہ میں ثلثان لینے والی ہوں اور سدس لینے والا ہو یا نصف اور سدس لینے والے ہوں یا نصف اور ثلث لینے والے ہوں۔

**والثالث** ان یکون مع الاول من لا یرود علیہ فاعط فرض من لا یرود علیہ من اقل مخارجہ فان استقام الباقی علی عدد روس من یرود علیہ فیہا ونعمت اذا لا حاجة الی ضروب کزوج و ثلاث بنات

وان لم يستقم فاضرب على وفق رؤسهن في فرض من لا يرد عليه ان وفق رؤسهم كزوج وست بنات والا فاضرب كل عدد رؤس في مخرج فرض من لا يرد عليه فالمبلغ تصحيح المسئلة كزوج و خمس بنات .

**ترجمہ :** اور تیسری قسم یہ ہے کہ اول یعنی من یرد علیہ کے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو من لا یرد علیہ کا حصہ اس کے کم تر مخرج سے دو چنانچہ اگر بقیہ مال من یرد علیہ کے رؤس پر پورا پورا تقسیم ہو جائے تو بہت ہی خوب ہے کیونکہ ضرب کی حاجت نہیں ہے، جیسے ورثاء میں شوہر اور تین بیٹیاں ہوں اور اگر بقیہ مال من یرد علیہ پر پورا تقسیم نہ ہو تو من یرد علیہ کے رؤس کے وفق کو من لا یرد علیہ کے مخرج میں ضرب دو، اگر من یرد علیہ کے رؤس اور بقیہ مال کے درمیان نسبت توافق ہو جیسے شوہر اور چھ بیٹیاں اور اگر عدد رؤس کو من لا یرد علیہ کے مخرج میں ضرب دو چنانچہ حاصل ضرب مسئلہ کی تصحیح ہوگی جیسے ورثاء میں شوہر اور پانچ بیٹیاں ہیں۔

**والرابع ان يكون مع الثاني من لا يرد عليه فاقسم ما بقى من مخرج فرض من لا يرد عليه على مسئلة من يرد عليه فان استقام الباقي فيها وهذا الماهو في صورة واحدة وهي ان يكون للزوجات الربع والباقي بين اهل الرد اثلاثا كزوجة واربع جدات وست اخوات لام .**

**ترجمہ :** اور رد کی چوتھی قسم یہ ہے کہ ثانی یعنی من یرد علیہ کی جنس کے ساتھ من لا یرد علیہ میں سے کوئی ہو تو جو مال من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج سے باقی بچا ہے اس کو من یرد علیہ کے مسئلہ سے تقسیم کر دو اگر پورا تقسیم ہو جائے تو بہت ہی خوب اور یہ صرف ایک ہی صورت میں ہے وہ یہ ہے کہ بیویوں کے لیے چوتھائی اور بقیہ مال من یرد علیہ یعنی اہل رد پر تین حصے کر کے تقسیم کیا جائے جیسے ورثاء میں ایک بیوی، چار دادیاں اور چھ اخیانی بہنیں ہوں۔

**وان لم يستقم فاضرب جميع مسئلة من يرد عليه في مخرج فرض من لا يرد عليه فالمبلغ مخرج فروض الفريقين كاربع زوجات وتسع بنات وست جدات ثم اضرب سهام من لا يرد عليه في مسئلة من يرد عليه وسهام من يرد عليه فيما بقى من مخرج فرض من لا يرد عليه وان انكسر على البعض فتصحيح المسائل بالاصول المذكورة .**

**ترجمہ :** اور اگر باقی من یرد علیہ (اہل رد) پر پورا تقسیم نہ ہو تو من یرد علیہ کے جمیع حصوں کو من لا یرد علیہ کے مخرج میں ضرب دو چنانچہ حاصل ضرب دونوں فریق کے حصوں کا مخرج ہوگا جیسے (ورثاء میں) چار بیویاں، نو بیٹیاں اور چھ دادیاں ہیں پھر من لا یرد علیہ کے حصوں کو من یرد علیہ کے مخرج فرض سے جتنا بچا ہے اس میں ضرب دو اور اگر بعض ورثاء کے حصوں پر ان کا حصہ منکسر



ہو جائے۔ قریب قریب میں جو امور ذکر کیے گئے ہیں ان کے مطابق مسائل کی تصحیح کرنی چاہئے۔

### رد کا بیان

**سوال:** رد کی تعریف مع قواعد بطور وجہ حصر نیز زمین پر رد ہوتا ہے یا نہیں اور نہیں تو کیا نہیں؟ بیان فرمائیں؟

**جواب:** ترک ذوی القروض کو دے کر جو باقی بچے وہ حسب کو دیا جائے، جب کوئی عصبہ نہ ہو باقی مال نہیں ذوی القروض ان کے لئے کے مطابق رد کیا جاتا ہے (یعنی لوہا جاتا ہے) اسے رد کہتے ہیں۔ تنبیہ: رد عول کی ضد ہے۔

**خصوصی تنبیہ:** احد الزوجین پر رد نہیں ہوتا۔

ذو القروض میں تقسیم کے بعد عصبہ کو عصبہ ہوں تو ذوا القروض کو۔ یہ بھی نہ ہو تو ذوی الارحام کو۔ یہ بھی نہ ہو تو موصیٰ لذی القربی المثلث (یعنی جس کے لئے تہائی سے زیادہ کی وصیت کی گئی ہو) یہ بھی نہ ہو تو فی زمانہ احد الزوجین پر رد کیا جاتا ہے۔

### رد کے قواعد کی وجہ حصر

#### اصحاب فرائض

احد الزوجین نہ ہوں۔		احد الزوجین ہوں۔	
ذوی القروض ایک ہی جنس کے ہوں۔ (قاعدہ نمبر 1)	ذوی القروض مختلف جنس کے ہوں۔ (قاعدہ نمبر 2)	ذوی القروض ایک ہی جنس کے ہوں (قاعدہ نمبر 3)	ذوی القروض مختلف جنس کے ہوں۔ (قاعدہ نمبر 4)
معد ذوات سے مسئلہ بتائیں گے۔	مجموعہ سهام سے مسئلہ بتائیں گے۔	احد الزوجین کے اقل عجز سے مسئلہ بتا کر احد الزوجین کو ان کا حصہ دیکر بقیہ نسبی ذوا القروض کو دیں گے اور تقسیم نہ ہو سکے تو صحیح کے قواعد پر عمل کریں گے۔	احد الزوجین کے اقل عجز سے مسئلہ بتا کر ان کو ان کا حصہ دیکر بقیہ کو محفوظ کر لیں گے اور بقیہ نسبی ذوی القروض کا جدید مسئلہ تصور کریں گے (یعنی قاعدہ نمبر 2 پر عمل کریں گے) اگر محفوظ شدہ نسبی ذوی القروض پر پورا پورا تقسیم ہو جائے تو انہما اگر تقسیم نہ ہو سکے تو دوسری عمل میں لائیں (1) نسبی ذوی القروض کے سهام کے مجموعہ کو اصل مسئلہ سے ضرب دیں گے۔ (2) محفوظ کو ہر نسبی ذوی القروض کے کم سے ضرب دیں گے۔

### ﴿باب مقاسمة الجد﴾

قال ابو بکر الصديق رضى الله عنه ومن تابعه من الصحابة بنو الاعيان وبنو العلات لا يرثون مع الجد وهذا قول ابى حنيفة ورحمة الله عليه وبه يفتى وقال زيد بن ثابت رضى الله عنه يرثون مع الجد وهو قولهما وقول مالك والشافعى رحمهم الله تعالى.

**ترجمہ :** حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے متبعین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ حقیقی بھائی بہن اور سوتیلے بھائی بہن دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتے یہی قول امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی یا سوتیلے بھائی بہن دادا کے ہوتے ہوئے وارث ہوتے ہیں یہی قول صاحبین کا ہے اور اسی کے قائل امام مالک و امام شافعی رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

وعند زيد بن ثابت للجد مع بنى الاعيان وبنى العلات الفضل الامرین من المقاسمة ومن ثلث جميع المال وتفسير المقاسمة ان يجعل الجد فى القسمة كاحد الاخوة وبنو العلات يدخلون فى القسمة مع بنى الاعيان اضرار الجد .

**ترجمہ :** اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک دادا کے لیے حقیقی اور باپ شریک بہن بھائیوں کے ساتھ دو چیزوں مقاسمۃ اور جمع مال کے ثلث میں سے جو افضل ہو وہی دیا جائے گا اور مقاسمۃ کی تفسیر یہ ہے کہ تقسیم میں دادا کو ایک بھائی کی مثل بنایا جائے اور باپ شریک بھائی بہن تقسیم میں حقیقی بھائی بہن کے ساتھ دادا کا حصہ گھٹانے میں داخل ہو جاتے ہیں۔

فاذا اخذ الجد نصيبه فبنو العلات يخرجون من البين خائبين بغير شنى والباقي الاعيان الا اذا كانت من بنى الاعيان اخت واحدة فالها اذا اخذت فرضها نصف الكل بعد نصيب الجد فان بقى شنى فلبنى العلات والا فلا شنى لهم كجد واخت لا ب وام واختين لا ب فبقى للأختين لا ب عشر المال و نصح من عشرين ولو كانت فى هذه المسئلة اخت لا ب لم يبق لها شنى .

**ترجمہ :** اور جب دادا نے اپنا حصہ لے لیا تو باپ شریک بھائی بہن محروم ہو کر ان کے درمیان سے نکل جائیں گے اور باقی حقیقی بھائی بہنوں کے لیے ہوگا مگر جب کہ حقیقی بھائی بہنوں میں صرف ایک بہن ہو، چنانچہ جب اس نے اپنا کل مال میں سے نصف حصہ لے لیا دادا کے حصے کے بعد پھر اگر باقی کچھ رہتا ہے تو وہ باپ شریکوں کے لیے ہوگا، ورنہ ان کے لیے کچھ نہ ہوگا، مثلاً: دادا، حقیقی بہن اور دو باپ شریک بہنیں، لہذا دو باپ شریک بہنوں کے لیے مال کا دسواں حصہ باقی رہے گا اور مسئلہ کی تصحیح میں سے ہوگی اور اگر



مسئلہ میں باپ شریک بہن ایک ہو تو اس کے لیے کچھ نہیں بچے گا۔

**وان اختلط بهم ذوسهم للجد هنا افضل الامور الثلاثة بعد فرض ذی سهم اما المقاسمة**  
 كزوج وجد واخ واما الثلث مابقی كجد وجدة واما سدس جميع المال كجد وجدة وبنت واخوين  
 واذا كان الثلث الباقي خيراً للجد وليس للباقي ثلث صحيح فاضرب مخرج الثلث في اصل المسئلة  
 فان تركت جدًا وزوجاً وبنتاً واما واختاً لاب وام اولاب فالسدس خير للجد وتعول المسئلة الى ثلاث  
 عشر ولا شئ للأخت .

**ترجمہ :** اور اگر دادا اور بھائی بہنوں کے ساتھ ذوی الفروض میں سے کوئی جمع ہو جائے تو صاحب فرض کو حصے دینے کے بعد دادا کے لیے تین چیزوں میں سے جو بہتر ہوگا وہی دیا جائے گا، ان تینوں میں سے بہتر یا تو مقاسمہ ہے جیسے شوہر، دادا اور بھائی یا باقی کا ثلث یعنی باقی کا تہائی بہتر ہے جیسے دادا، دادی، دو بھائی اور ایک بہن یا پورے مال کا سدس بہتر ہے جیسے دادا، دادی، بیٹی اور دو بھائی اور جب باقی کا تہائی دادا کے لیے بہتر ہو اور باقی سے تہائی صحیح نہ نکلے تو مخرج تہائی یعنی تین کو اصل مسئلہ میں ضرب دے دو چنانچہ اگر کسی عورت نے ورثاء میں دادا، شوہر، بیٹی، ماں اور حقیقی یا باپ شریک بہن چھوڑے ہوں تو دادا کے لیے سدس بہتر ہے اور مسئلہ تیرہ 13 تک عول ہوگا اور بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔

**واعلم ان زيد بن ثابت رضي الله عنه لا يجعل الاخت لاب وام او لاب صاحبة فرض مع الجد الا في**  
 المسئلة الأكدرية وهي زوج وام وجد واخت لاب وام اولاب للزوج النصف وللأم الثلث وللجد السدس  
 وللأخت النصف ثم يضم الجد نصيبه الى نصيب الأخت فيقسمان للذكر مثل حظ الأنثيين لان المقاسمة  
 خير للجد اصلها من ستة وتعول الى تسعة ونصف من مائة وعشرين .

**ترجمہ :** معلوم ہوتا چاہیے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حقیقی یا باپ شریک بہن کو دادا کے ساتھ ذوی الفروض میں سے نہیں مانتے سوائے مسئلہ اکدریہ کے اور وہ یہ ہے کہ ورثاء میں شوہر، دادا، ماں اور حقیقی یا باپ شریک بہن ہوں، شوہر کے لیے نصف ہے اور ماں کے لیے ثلث، دادا کے لیے سدس اور بہن کے لیے نصف ہے پھر دادا کا حصہ بہن کے حصے کے ساتھ ملا کر للذكر مثل حظ الانثیین کے قانون موجب ان میں تقسیم ہوگا اس کے لیے دادا کے لیے مقاسمہ افضل ہے اس مسئلہ کی اصل چھ (۶) سے ہوگی اور نو (۹) کی جانب عول ہوگا اور ستائیس (۲۷) سے اس کی تصحیح ہوگی۔

**وسميت اكدرية لانها واقعة امرأة من بنى اكدر وقال بعضهم سميت اكدرية لانها كدرت**

علی زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذہبہ .

**ترجمہ :** اور اس مسئلہ کا نام اکدریہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ قبیلہ اکدریہ کی ایک عورت کا واقعہ ہے اور بعضوں کا یہ کہنا ہے کہ اس کا اکدریہ نام اس لیے ہے کہ اس مسئلے نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان کے مذہب کو مکدر کر دیا ہے۔  
لو كان مكان الاخت اخ او اختان فلا عول ولا اكدرية .

**ترجمہ :** اور اگر بہن کے بجائے بھائی یا دو بہنیں ہوں تو نہ عول ہوگا اور نہ ہی اکدریہ ہوگا۔

### ﴿باب المناسخة﴾

ولو صار بعض الأنصاء ميراثاً قبل القسمة كزوج وبنت وام ، فمات الزوج قبل القسمة عن امرأة وابوين ثم ماتت البنت عن ابنين وبنت وجدة ثم ماتت الجدة عن زوج واخوين . فلا صل فيه ان تصحيح مسألة الميت الاول وتعطى سهام كل وارث من التصحيح . ثم تصحيح مسألة الميت الثانى وينظر بين ما فى يده من التصحيح الاول وبين التصحيح الثانى ثلاثة احوال فان استقام ما فى يده من التصحيح الاول على الثانى . فلا حاجة الى الضرب وان لم يستقم فانظر ان كان بينهما موافقة فاضرب وفق التصحيح الثانى فى التصحيح الاول وان كان بينهما مباينة فاضرب كل التصحيح الثانى فى كل التصحيح الاول فالمبلغ مخرج المسئلتين فسهام ورثة الميت الاول تضرب فى المضروب اعنى فى التصحيح اوفى وفقه وسهام ورثة الميت الثانى تضرب فى كل ما فى يده اوفى وفقه وان مات ثالث او رابع او خامس فاجعل المبلغ مقام الاولى والثالثة مقام الثانية فى العمل ثم فى الرابعة والخامسة كذلك الى غير النهاية .

**ترجمہ :** اگر تقسیم ترکہ سے پہلے ہی بعض حصے میراث ہو جائیں جیسے ورثاء میں شوہر، بیٹی اور ماں ہوں پھر قبل از تقسیم شوہر بیوی اور والدین چھوڑ کر مر گیا، پھر بیٹی دو بیٹے، ایک لڑکی اور ایک جدہ چھوڑ کر مر گئی پھر جدہ شوہر اور دو بھائی چھوڑ کر مر گئی تو اس صورت میں قاعدہ یہ ہے کہ پہلے تو میت اول کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور اسی تصحیح سے ہر وارث کا حصہ دیا جائے پھر میت ثانی کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے پھر میت ثانی کے مافی یدہ یعنی جو کچھ اسے تصحیح اول سے ملا ہے اس کے درمیان اور تصحیح ثانی کے درمیان نظر کی جائے تو تین حالتیں ہوں گی چنانچہ اگر تصحیح اول کا مافی الیدہ تصحیح ثانی پر پورا پورا تقسیم ہو جائے تو ضرب کی چنداں حاجت نہیں اور اگر مافی یدہ تصحیح ثانی پر پورا پورا





بغیر اس کے شمول کے میت اول کے مسئلے کی تصحیح کریں گے اور اگر تقسیم میں تغیر واقع ہوتا ہو تو ایسی صورت میں منافی کے قواعد ہیں۔

### ﴿مناسخہ کے قواعد﴾

میت اول کی تصحیح پوری کر کے اسکے ہر وارث کو تصحیح سے حصہ دیا جائے گا پھر میت ثانی کے منافی المذنی ۱۰ سہام ہوا تو تصحیح سے ایک بطن یا کئی بطنوں میں ملے ہوں اور تصحیح ثانی کے درمیان نسبت دیکھ سکے۔

اگر دونوں میں تداخل کی نسبت ہو تو کسی عمل کی حاجت نہیں اگر دونوں میں تباین ہو تو ہر ایک کا پورا پورا عدد محفوظ کر لیا جائے اگر دونوں میں توافق یا تداخل ہو تو ہر ایک کا وفق محفوظ کر لیا جائے اب صرف دو عمل درکار ہیں۔

**پہلا عمل :** تصحیح ثانی کے محفوظ کو (یعنی بصورت تباین)۔۔۔ کو اور بصورت توافق وفق کو (تصحیح اول میں ضرب دیا جائے اور میت اول کے وارثین کے سہام میں بھی ضرب دیں۔۔۔

**دوسرا عمل :** منافی المید سے جو محفوظ ہوا ہے اسے تصحیح ثانی اور میت ثانی کے وارثین کے سہام میں ضرب کیا جائے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ تصحیح ثانی میں ضرب نہ دیا جائے صرف سہام کے ضرب کرنے پر اکتفاء کیا جائے۔

### ﴿باب ذوی الارحام﴾

ذوالرحم هو كل قريب ليس بذي سهم ولا عصبۃ . وكانت عامة الصحابة رضی اللہ عنہم یرون توریت ذوی الارحام وبہ قال اصحابنا رحمہم اللہ تعالیٰ وقال زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا میراث للذوی الارحام ویوضع المال فی بیت المال وبہ قال مالک والشافعی رحمہما اللہ تعالیٰ۔

**ترجمہ :** ذی رحم ہر وہ رشتہ دار ہے جو نہ تو صاحب فرض ہو اور نہ ہی عصبہ اور صحابہ کرام کی اکثریت ذوی الارحام کے وارث ہونے کے قائل ہیں اور ہمارے علمائے احناف بھی اسی کے قائل ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ ذی الارحام کے لیے میراث میں کوئی حصہ نہیں ہے بلکہ مال بیت المال میں جمع کیا جائے گا اور اسی کے قائل امام مالک و امام شافعی رحمہما اللہ ہیں۔

**وذوالارحام اصناف اربعة الصنف الاول ینتہی الی المیت وہم اولاد البنات واولاد بنات الابن. والصنف الثانی ینتہی الیہم المیت وہم الاجداد الساقطون والجدات الساقطات والصنف**



الثالث ينتهي الى ابوي الميت وهم اولاد الاخوات وبنات الاخوة وبنو الاخوة لام والصف الرابع ينتهي الى جدي الميت او جدتيه وهم العمات والاعمام لام والا حوال والخالات فهؤلاء وكل من يدلهم من ذوى الارحام.

**ترجمہ :** اور ذوی الارحام کی چار اقسام ہیں پہلی قسم ان رشتہ داروں کی ہے جو میت کی جانب منسوب ہیں اور یہ میت کی نواسیاں، نواسے اور پوتیوں کی اولاد ہیں اور دوسری قسم ان رشتہ داروں کی ہے جن کی جانب میت خود منسوب ہوتا ہے اور یہ وہ اجداد و جدات ہیں جو اصحاب فرائض کی وجہ سے محروم ہوتے ہیں، تیسری قسم ان رشتہ داروں کی ہے جو میت کے والدین کی جانب منسوب ہیں اور یہ سب بھانجے اور بھانجیاں اور سگی بھتیجیاں ہیں اور خیاانی بھتیجے ہیں، اور چوتھی قسم میں وہ رشتہ دار داخل ہیں جو دادا، نانا، دادی، نانی کی جانب منسوب ہوتے ہیں اور یہ پھوپھیاں، خیاانی چچے، ماموں اور خالائیں ہیں سو یہ سب کے سب اور ہر وہ لوگ جو ان مذکورہ رشتہ داروں کے ذریعے میت کی جانب منسوب ہوتے ہوں سب ذی الارحام سے ہیں۔

روى ابو سليمان عن محمد بن الحسن عن ابی حنیفة رحمہم اللہ تعالیٰ ان اقرب الاصناف الصنف الثانی ثم الاول وان سفلوا ثم الثالث وان نزلوا ثم الرابع وان بعدوا .

**ترجمہ :** اور ابوسلیمان نے محمد بن حسن اور انہوں نے امام اعظم رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ ذوی الارحام کی مذکورہ چاروں اقسام میں سے سب سے زیادہ قریب تر قسم ثانی ہے، اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اس کے بعد قسم اول ہے اگرچہ نیچے درجے کے ہوں پھر قسم ثالث ہے اگرچہ یہ بھی نیچے کے ہی ہوں پھر قسم رابع ہے اگرچہ دور کے ہوں۔

وروى ابو يوسف والحسن بن زياد عن ابی حنیفة وابن سماعۃ عن محمد بن الحسن عن ابی حنیفة رحمہم اللہ تعالیٰ . ان اقرب الاصناف الصنف الاول . ثم الثانی ثم الثالث ثم الرابع . كترتيب العصبات . وهو الماخوذ به وعندهما الصنف الثالث مقدم على الجذاب الام لان عندهما كل واحد منهم اولی من فرعہ وفرعہ وان سفل اولی من اصلہ .

**ترجمہ :** امام ابویوسف اور حسن بن زیاد امام اعظم سے روایت کرتے ہیں اسی طرح ابن سماعہ امام محمد سے اور وہ امام اعظم سے روایت کرتے ہیں کہ چاروں اقسام میں سے میت کے زیادہ قریب تر قسم اول ہے پھر ثانی پھر ثالث پھر رابع ہے جیسا کہ عصبات کی ترتیب میں ہوتا ہے اور یہی قول فتویٰ کے لیے اختیار کیا گیا ہے اور صاحبین کے نزدیک قسم ثالث جد فاسد (نانا) پر مقدم ہے کیونکہ ان دونوں کے نزدیک ان میں سے ہر ایک اپنی فرع سے اولیٰ ہے اور اس نانا کی فرع اگرچہ نیچے درجے کی ہو اپنی اصل سے اولیٰ ہے۔

## فصل فی الميراث الاول

اولہم بالمیرات اقربہم الی المیت کنت البنت فالہا اولی من بنت بنت الابن وان استورا الی  
الترجہ لولد الوارث اولی من ولد ذوی الارحام کنت بنت الابن فالہا اولی من ابن بنت البنت وان  
استوت درجاتہم ولم یکن فیہم ولد الوارث او کان کلہم یدلون ہوارث فعند ابی یوسف رحمہ اللہ  
تعالیٰ والحسن بن زیاد یعتبر ابدان الفروع ویقسم المال علیہم سواء اتلفت صفة الاصول فی  
الذکورة والا لولۃ او اختلفت ومحمد رحمہ اللہ تعالیٰ یعتبر ابدان الفروع ان اتلفت صفة الاصول  
موافقاً لہما .

**ترجمہ :** ذوی الارحام کی قسم اول میں سے میراث پانے کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو میت کا قریب تر ہے، مثلاً  
نواسی، پوتی کی بیٹی سے زیادہ اولیٰ ہے اور اگر یہ سب ایک ہی درجے کے ہوں تو وارث کی اولاد ذوی الارحام کی اولاد سے زیادہ مستحق  
ہے، مثلاً پوتی کی بیٹی نواسی کے بیٹے سے اولیٰ ہے اور اگر ان ذوی الارحام کا درجہ ایک ہی ہو اور ان میں کوئی وارث کی اولاد نہ ہو یا سب  
کے سب کے ایک ہی وارث کے ذریعے منسوب ہوں تو امام ابو یوسف اور حسن بن زیاد رحمہما اللہ کے نزدیک ابدان فروع کا اعتبار ہوگا  
اور ان پر مال میت برابر تقسیم ہوگا چاہے ان کے اصول مرد و عورت ہونے میں متفق ہوں یا مختلف اور امام محمد بھی ان بزرگوں کے موافق  
ابدان فروع کا اعتبار کرتے ہیں بشرطیکہ صفت اصول مرد و عورت ہونے میں متفق ہو۔

ويعتبر الاصول ان اختلفت صفاتہم ویعطى الفروع میراث الاصول مخالفاً لہما کما اذا ترک  
ابن بنت و بنت بنت عندهما یكون المال بینہما للذکر مثل حظ الانثیین باعتبار الابدان وعند محمد  
رحمہ اللہ کذا لک لان صفة الاصول متفقة ولو ترک بنت ابن بنت وابن بنت عندهما المال بین  
الفروع اثلاثاً باعتبار الابدان لثلاثہ للذکر وثلاثہ للانثی وعند محمد رحمہ اللہ المال بین الاصول اعنی  
فی البطن الثانی اثلاثاً لثلاثہ لبنت ابن البنت نصیب ابیہا وثلاثہ لابن بنت البنت نصیب أمہ .

**ترجمہ :** اور امام محمد اصول کا اعتبار کرتے ہیں، جب ذوی الارحام کی صفت اصول مختلف ہوں اور امام ابو یوسف و حسن کے  
برخلاف اصول کی میراث فروع کو دیتے ہیں، جیسا کہ کسی میت نے ورثاء میں ایک نواسا اور ایک نواسی چھوڑے ہوں امام ابو یوسف و  
حسن کے نزدیک ان دونوں میں مال باعتبار ابدان ﴿للذکر مثل حظ الانثیین﴾ کے قانون کے موجب تقسیم ہوگا اور امام محمد کے  
ز نزدیک بھی ایسا ہی ہے اس لیے کہ صفت اصول متفق ہے اور اگر میت نے ورثاء میں نواسے کی بیٹی اور نواسے کا بیٹا چھوڑے تو دونوں





بطن اول	بنت	بنت	بنت
بطن ثانی	بنت	بنت	ابن
بطن ثالث	بنت	ابن	بنت
بطن رابع	ابنی	بنت	بنتی
	6	6	16

عند ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یقسم المال بین الفروع اسباعاً باعتبار اہلہم  
وعند محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ یقسم المال اعلیٰ الخلاف اعنی فی البطن الثانی اسباعاً باعتبار عدد  
الفروع فی الاصول اربعة اسباعہ لبنتی ابن للہنت نصیب جدهما ولثنتہ اسباعہ وهو نصیب البنتین  
بفسہ علی ولدیہما اعنی فی البطن الثالث انصافاً لصفہ لبنت ابن بنت البنت نصیب ابیہا والنصف  
الاخر لابنی بنت بنت نصیب امہما ونصح المسئلة من ثمانیۃ وعشرین وقول محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ  
اشہر الروایتین عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی جمیع ذوی الارحام وعلیہ الفتویٰ .

**ترجمہ :** اور اسی طرح امام محمد رحمۃ اللہ اصل کی صفت یعنی مذکر و مؤنث کا اعتبار کرتے ہیں اصل پر تقسیم ترکہ کے وقت اور  
فرع کے مذکر کا خیال کرتے ہیں، مثلاً میت نے ورثاء میں نواسی کے دونوں سے اور نواسی کی ایک پوتی اور نواسی کی دونوں سیوں چھوڑیں تو  
اسی صورت میں امام ابو یوسف کے نزدیک کل مال فرع کے مابین باعتبار اہل ان سات حصے کر کے تقسیم کیا جائے گا اور امام محمد کے  
ز نزدیک کل مال اعلیٰ خلاف پر تقسیم کیا جائے گا، یعنی بطن ثانی میں اصول کے اندر عدد فروع کے اعتبار سے سات حصے کر کے تقسیم کیا جائے  
گا جن میں سے چار حصے میت کے نواسی کی دونوں سیوں کے لیے ہے جو کہ ان کے مانا کا حصہ ہے اور ان سات حصوں میں سے تین  
حصے دونوں کے لیے ہے جو ان دونوں کی اولاد پر تقسیم کیا جائے گا یعنی بطن ثالث میں نصف نصف تقسیم ہوگا، چنانچہ ان تینوں حصوں کا  
نصف یعنی ڈیڑھ میت کی نواسی کی پوتی کا ہے جو کہ اس کے باپ کا حصہ ہے اور جب کہ دوسرا نصف یعنی ڈیڑھ نواسی کے دونوں نواسوں  
کوٹے کا جو کہ ان دونوں کی ماں کا حصہ ہے اور مسئلہ اٹھائیس سے صحیح ہوگا اور جمیع ذوی الارحام کے بارے میں امام محمد کا وہ قول ان  
دونوں روایتوں میں سے زیادہ مشہور ہے جو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔

علمائونا رحمہم اللہ تعالیٰ یعتبرون الجهات فی التوریت غیر ان ابا یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ  
یعتبر الجهات فی اہل ان الفروع و محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ یعتبر الجهات فی الاصول کما اذا ترک



بنتی بنت بنت و هما ایضا بنتا ابن بنت و ابن بنت بنت بهذه الصورة.

مسئلہ ۳ عند امام ابی یوسف و ۲۸/۴ عند امام محمد

بطن اول	بنت	بنت	بنت
بطن ثانی	بنت	ابن	بنت
بطن ثالث	بنت	بنت	ابن
عند امام ابی یوسف	۱	۱	۱
عند امام محمد	۱۱	۱۱	۶

عند ابی یوسف رحمة الله تعالى يكون المال بينهم اثلاثا و صار كانه ترك اربع بنات و ابنا لثلاثه للبنتين و ثلثة للابن و عند محمد رحمة الله تعالى يقسم المال بينهم على ثمانية و عشرين سهما للبنتين اثنان و عشرون سهماً ستة عشر سهماً من قبل ابیها و ستة اسهم من قبل امهما و للابن ستة اسهم من قبل امة.

**ترجمہ :** ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ ذوی الارحام کو وارث بنانے میں جہات کا اعتبار کرتے ہیں البتہ امام ابو یوسف ابدان فروع میں جہات کا اعتبار کرتے ہیں اور امام محمد اصول میں جہات کا اعتبار کرتے ہیں، مثلاً میت نے ایک نواسی کی دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہی دونوں اس کے نواسے کی بھی بیٹیاں ہیں اسی طرح ایک اور نواسی کا بیٹا بھی چھوڑا ہے (متن میں مذکور صورت کے مطابق) امام ابو یوسف کے نزدیک کل مال ان ورثاء کے مابین تین حصے کر کے تقسیم کیا جائے گا اور یہ ایسا ہے گویا کہ میت نے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑا ہے، کل مال میں سے دو تہائیاں بیٹیوں کے لیے اور ایک تہائی بیٹے کے لیے اور امام محمد کے نزدیک کل مال ان تمام ورثاء کے مابین اٹھائیس حصے کر کے تقسیم کیے جائیں گے جن میں سے بائیس حصے دونوں بیٹیوں کے لیے ہیں سولہ حصے ان کے باپ کی جانب سے ہیں اور چھ حصے ان کی ماں کی جانب سے ہیں اور چھ حصے بیٹے کو ملیں گے جو اس کی ماں کی جانب سے ہیں۔

### ﴿فضل فی الصفت الثانی﴾

اولهم بالمیراث اقربهم الی المیت من ای جهة كان وعند الاستواء فمن كان یدلی بوارث فهو اولی کاب أم الام من اب ابالام عند ابی سہیل الفرائضی و ابی فضل الخصاصی و علی بن عیسی

البصری ولا تفضیل له عند ابی سلیمان الجرجانی وابی علی البستی .

**ترجمہ :** ان میں سے سب سے زیادہ میراث کا مستحق وہی ہے جو میت کے زیادہ قریب ہے چاہے کسی بھی جہت سے قریب ہو، اور قرب میں مساوی ہونے کے وقت وہی اولیٰ ہوگا جو میت کی طرف کسی وارث کے ذریعے منسوب ہو جیسے نانی کا باپ زیادہ اولیٰ ہے نانا کے باپ سے ابو سہیل فراتسی، ابو فضل خفاف اور علی بن عیسیٰ البصری کے نزدیک البتہ ابو سلیمان جرجانی اور ابو علی البستی کے نزدیک ایسے وارث کو دوسروں پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔

وان استوت منازلهم وليس فيهم من بدلى بوارث او كان كلهم يدلون بوارث واتفقت صفة من يدلون بهم واتحدت فرابتهم فالقسمة حينئذ على ابدانهم وان اختلف صفة من يدلون بهم بقسم المال على اول بطن اختلفت كما فى الصنف الاول .

**ترجمہ :** اور اگر یہ سب درجہ میں مساوی ہوں اور ان میں سے کوئی بھی کسی وارث کے بواسطہ میت سے منسوب نہ ہو یا سب کے سب کسی وارث کے واسطے سے منسوب ہوتے ہوں اور جن کے واسطے سے منسوب ہوتے ہوں وہ ذکورت و انوشت کی صفت میں متفق ہو اور وہ قرب رشتہ داری میں بھی متحد ہوں تو ایسی صورت میں تقسیم ترکہ ذوی الارحام کے ابدان پر ﴿للد ذکور مثل حظ الانثیین﴾ کے مطابق ہوگی اور اگر جن کے ذریعے سے منسوب ہوتے ہوں ان کی صفت ذکورت و انوشت مختلف ہو تو سب سے پہلے جس بطن میں یہ اختلاف واقع ہوا ہے اسی پر ﴿للد ذکور مثل حظ الانثیین﴾ کے مطابق مال میت تقسیم کیا جائے گا جیسا کہ ذوی الارحام کی قسم اول میں کیا ہے۔

وان اختلفت فرابتهم فالثلثان لقراة الاب وهو نصيب الاب والثلث لقراة الام وهو نصيب الام ثم ما اصاب لكل فريق يقسم بينهم كما لو اتحدت قرابتهم .

ترجمہ۔ اور اگر یہ رشتہ داری میں مختلف ہوں تو دو تہائی باپ کی طرف سے رشتہ داری رکھنے والے کے لیے ہے اور یہ باپ کا حصہ ہے اور ایک تہائی ماں کی طرف سے رشتہ داری رکھنے والے کے لیے ہے اور یہ ماں کا حصہ ہے پھر ہر فریق کو جتنا حصہ پہنچا ہے وہ ان کے مابین اس طرح تقسیم کیا جائے گا جس طرح ان کی رشتہ داری متحد ہونے کے وقت تقسیم کیا جاتا ہے۔

### فصل في الصنف الثالث

الحکم فیہم کالحکم فی الصنف الاول اعنی اولہم بالمیراث اقربہم الی المیت وان استروالی القرب فولد العصبۃ اولی من ولد ذوی الارحام کنت ابن الاخ وابن بنت الاخت کلاهما لاب وام



اولاد او احدهما لاب وام والاخر لاب المال كله لبنت ابن الاخ لأنها ولد العصبية ولو كانا لام المال بينهما للذكر مثل حظ الأنثيين عند أبي يوسف رحمة الله تعالى باعتبار الأبدان وعند محمد رحمة الله تعالى المال بينهما انصافاً باعتبار الأصول بهذه الصورة.

مسئلہ ۳ عند امام ابی یوسف و ۲ عند امام محمد

الاخ لام      الاخت لام

ابن      بنت

بنت      ابن

**ترجمہ:** قسم ثالث کا حکم قسم اول کی طرح ہی ہے یعنی ان سب سے زیادہ مستحق میراث وہی ہوگا جو میت کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور اگر قرب رشتہ داری میں بھی مساوی ہوں تو اولاد عصبہ اولاد ذوی الارحام سے زیادہ اولیٰ ہے مثلاً بھتیجے کی بیٹی اور بھانجی کا بیٹا یہ دونوں عینی ہوں یا علاقائی یا ان میں سے ایک تو عینی ہو اور دوسرا علاقائی تو کل مال بھتیجے کی بیٹی کا ہے کیونکہ یہ اولاد عصبہ میں سے ہیں اور اگر یہ دونوں اخئیانی ہوں تو امام ابو یوسف کے نزدیک باعتبار ابدان کل مال ان کے درمیان ﴿للسد کر مثل حظ الانثیین﴾ کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور امام محمد کے نزدیک مال ان دونوں کے درمیان باعتبار اصول تقسیم کیا جائے گا جس کی صورت یہ ہے۔

**وان استووا لی القرب ولیس فیہم ولد عصبیہ . او کان اکلہم اولاد العصبات . او کان بعضهم اولاد العصبات وبعضہم اولاد اصحاب الفرائض . فابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ** يعتبر الاقوی و محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ . یقسم المال علی الاخوة والاخوات . مع اعتبار عدد الفروع والجهات فی الاصول . فما اصاب کل فریق یقسم بین فروعہم . کما فی الصنف الاول . کما اذا ترک ثلاث بنات اخوة متفرقین وثلاث بنین وثلاث بنات اخوات متفرقات بهذه الصورة .

اخ لاب وام	اخ لاب	اخ لام	اخذ لاب وام	اخذ لاب	لاخذ لام
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت

**عند ابی یوسف** رحمة الله تعالى يقسم كل المال بين فروع بنی الاعيان لم بين فروع بنی العلات ثم بين فروع بنی الاخیاف اللذکر مثل حظ الانثیین ارباعاً باعتبار الابدان .

**ترجمہ :** اور اگر یہ قسم ثالث قرب رشتہ داری میں سب مساوی ہوں اور ان میں ولد مصب نہ ہو یا سب عصبات ہوں یا کچھ تو اولاد عصبات ہوں اور کچھ اولاد اصحاب فرانس میں سے ہوں تو ایسی صورت میں امام ابو یوسف قوت رشتہ داری کا اعتبار کرتے ہیں اور امام محمد اصول میں عدد فروع اور جہات کا اعتبار کرتے ہوئے کل مال بھائی بہنوں پر تقسیم کرتے ہیں بعد ازاں ہر فریق کو جتنا حصہ پہنچا ہے اسے ان کے فروع کے مابین تقسیم کرتے ہیں جیسا کہ قسم اول میں کیا ہے، مثلاً کسی میت نے ورثاء میں متفرق یعنی تینوں قسم کے بھائیوں کی تین بیٹیاں اور تین قسم کی بہنوں کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑے اس صورت (یعنی شرح میں دیئے ہوئے نقشے کے مطابق) سواب امام ابو یوسف کے نزدیک کل مال حقیقی بھائیوں کی فروع کے درمیان پھر علاتی بھائیوں کے درمیان پھر اخیانی بھائیوں کی فروع کے درمیان چار حصے کر کے ﴿لذکر مثل حظ الانثیین﴾ کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

**وعند محمد** رحمة الله تعالى يقسم ثلث المال بين فروع بنی الاخیاف علی السوية الثلاث لا سواء اصولهم فی القسمة والباقی بین فروع بنی الاعیان انصافاً لا اعتبار عدد الفروع فی الاصول نصفه لبنت الاخ بصيب ابیها والنصف الآخر بین ولدی الاخت للذکر مثل حظ الانثیین باعتبار الابدان وتصبح من تسعة .

**ترجمہ :** اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مال کا ثلث تین حصے کر کے اخیانی بھائی بہن کی اولاد پر برابر تقسیم کیا جائے گا اس لیے کہ ان کی فروع کا اصول تقسیم ترکہ میں برابر ہیں اور باقی ماندہ دو ثلث حقیقی بھائی بہن کی اولاد پر اصول میں فروع کے عدد کا اعتبار کرتے ہوئے آدھا آدھا کر کے تقسیم کیا جائے گا پھر ان (دو ثلث) میں سے نصف حقیقی بھتیجی کے لیے ہے جو اس کے باپ کا حصہ ہے اور دوسرا نصف حقیقی بہن کی اولاد پر باعتبار ابدان ﴿لذکر مثل حظ الانثیین﴾ کے مطابق تقسیم ہوگا اور یہ مسئلہ نو سے صحیح ہوگا۔

ولو ترک ثلث بنات بنی اخوة متفرقین بهذه الصورة.

میر

الأخ لأب وأم	الأخ لأب	الأخ لأم
ابن	ابن	ابن



بنت

بنت

بنت

المال كله لبنت ابن الأخ لاب وأم بالاتفاق لانها ولد العصبه ولها ايضا قوة القرابة .

**ترجمہ :** اور اگر میت نے ورثاء میں متفرق بھتیجیوں کی تین بیٹیاں چھوڑیں اس (متن میں مذکور) صورت کے مطابق تو بالاتفاق کل مال حقیقی بھتیجے کو ملے گا، کیونکہ یہ اولاد عصبہ میں سے ہے اور اسے قوت قرابت بھی حاصل ہے۔

### ﴿فصل فی الصنف الرابع﴾

الحکم فیہم انه اذا انفردوا احد منهم استحق المال كله لعدم المزاحم وان اجتمعوا وکان حیز قرابتہم متحدًا ، كالعمات والاعمام لام او الاخوال والخالات فالأقوی منهم اولی بالاجماع ، اعنی من کان لاب وام اولی ممن کان لاب ومن کان لاب اولی ممن کان لام ذکورًا کانوا اواناثًا وان کانوا ذکورًا اواناثًا واستوت قرابتہم فللذکر مثل حظ الانثیین کعم وعمہ کلاهما لام أو خال وخالة کلاهما لاب وام أو لاب اولام .

**ترجمہ :** چونکہ قسم یہ ہے کہ جب ان میں سے کوئی اکیلا وارث ہو تو کل مال کا وہی مستحق ہوگا کیونکہ اس کا بالتقابل کوئی نہیں اور اگر بہت سے جمع ہوں اور ان کی جہت رشتہ داری بھی متحد ہو جیسے اخیانی پھوپھیاں اور اخیانی بچے یا ماموں اور خالائیں سوان میں سے جو قرب رشتہ داری میں قوی ہوگا بالا جماع وہی وارث بنے میں اولی ہوگا یعنی ان میں سے جو ماں، باپ کی طرف سے (حقیقی) ہوگا وہ باپ شریک (علاقہ) سے اولی ہوگا اور جو علاقہ ہوگا وہ اخیانی سے اولی ہوگا خواہ مذکور ہوں یا مونث اور اگر مذکر و مونث دونوں ہوں اور قوت رشتہ داری میں بھی برابر ہوں تو ﴿للدکر مثل حظ الانثیین﴾ کے قانون کے مطابق ترکہ تقسیم ہوگا مثلاً پھوپھی اور چچا کہ یہ دونوں اخیانی ہوں یا ماموں اور خالہ کہ یہ دونوں حقیقی ہوں یا محض علاقہ ہوں یا پھر محض اخیانی ہوں۔

وان کان حیز قرابتہم مختلفًا . فلا اعتبار لقوة القرابة ، کعمہ لأب وام ، وخالة لام ، أو خالة لاب وام ، وعمہ لام : فالثلثان لقرابة الاب ، وهو نصیب الأب والثلث لقرابة الأم ، وهو نصیب الأم ، ثم ما أصاب کل فریق یقسم بینہم ، کما لو اتحد حیز قرابتہم .

**ترجمہ :** اور اگر ان کی جہت رشتہ داری مختلف ہو تو اب قوت رشتہ کا لحاظ نہ کیا جائے گا، مثلاً حقیقی پھوپھی اور اخیانی خالہ یا حقیقی خالہ اور اخیانی پھوپھی، ترکہ میں سے باپ کے قرابت دار کے لیے دو تہائی ہے جو کہ باپ کا حصہ ہے اور ایک تہائی ماں کی قرابت دار کو حاصل ہوگا جو کہ ماں کا حصہ ہے بعد ازاں جس فریق کو جتنا حصہ حاصل ہوا ہے وہ ان کے درمیان تقسیم ہوگا جس طرح ان

کے متحد قرابت کی صورت میں ہوگا۔

### ﴿فصل فی اولادہم﴾

الحکم فیہم کالحکم فی الصنف الاول اعنی اولہم بالمیراث اقربہم الی المیت من ای جهة کان ، وان استوا فی القرب وکان حیز قرابتہم متحدًا ، فمن كانت له قوة القرابة فهو اولی بالاجماع وان استوا فی القرب والقرابة ، وکان حیز قرابتہم متحدًا لولد العصبه اولی ، کسبت العم وابن العمہ کلاہما لاب وام او لاب المال لبنت العم لانہا ولد العصبه .

**ترجمہ :** ان کا حکم بھی قسم اول کی مثل ہی ہے یعنی ان میں ترکہ کا زیادہ حقدار وہی ہوگا جو قریب تر ہوگا خواہ وہ کسی بھی جہت سے ہو اور اگر یہ قرب درجہ میں ایک جیسے ہوں اور جہت رشتہ داری بھی متحد ہو تو جو قوت قرابت میں زیادہ ہوگا بالا جماع میراث کا مستحق بھی وہی ہوگا اور اگر قوت درجہ وہ قوت قرابت میں ایک جیسے ہوں اور جہت رشتہ بھی متحد ہو تو اولاد عصبہ میراث کی زیادہ مستحق ہے جیسے چچا کی بیٹی اور پھوپھی کا بیٹا خواہ دونوں حقیقی ہوں یا علاتی تو ایسی صورت میں کل مال چچا کی بیٹی کو ملے گا کیونکہ وہ اولاد عصبہ سے ہے۔

وان کان احدهما لاب وام ، والاخر لاب ، المال کله لمن کان له قوة القرابة فی ظاهر الرواية قياساً علی خالة لاب مع كونها ولد ذی رحم ، ہی اولی بقوة القرابة من الخالة لام مع كونها ولد الوارثة ، لان الترجیح لمعنی لیه وهو قوة القرابة اولی من الترجیح لمعنی فی غیرہ وهو الادلاء بالوارث ، وقال بعضهم المال کله لبنت العم لاب لانہا ولد العصبه .

**ترجمہ :** اور اگر ان میں سے ایک حقیقی ہو اور دوسرا علاتی ہو تو ظاہر الروایت کے مطابق کل مال اس کا ہوگا جو قوت قرابت میں زیادہ ہے علاتی خالہ پر قیاس کرتے ہوئے کہ یہ باوجود ذی رحم کی اولاد ہونے کے قوت قرابت کی بناء پر اخائی خالہ سے زیادہ اولیٰ ہے حالانکہ اخائی خالہ وارث کی اولاد سے ہے اس لیے کہ یہ ترجیح دینا اس اعتبار سے ہے جو علاتی خالہ میں موجود ہے اور وہ اعتبار قوت قرابت ہے جو زیادہ اولیٰ ہے اس ترجیح کے اعتبار سے جو اس کے غیر میں یعنی اخائی خالہ میں ہے اور یہ اعتبار وارث کی جانب منسوب ہونا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ کل مال علاتی چچا کی بیٹی کا ہے کیونکہ وہ ولد عصبہ ہے۔

وان استوا فی القرب ولكن اختلف حیز قرابتہم فلا اعتبار لقوة القرابة ، ولا لولد العصبه فی ظاهر الرواية قياساً علی عمہ لاب وام مع كونها ذات القرابتین ، وولد الوارث من الجهتين ہی لیست بأولی من الخالة لاب ام، لكن الثلثین لمن یدلی ، بقرابة الاب فتعتبر فیہم قوة القرابة ، ثم ولد العصبه



والثالث لمن بدلی بقرابة الام وتعتبر فيهم فوط القرابة.

**ترجمہ:** اور اگر قوت قرابت میں سب ایک ہی ہوں لیکن بہت رشتہ میں اختلاف ہو تو ظاہر الروایت کے مطابق قوت قرابت کا اعتبار کیا جائے گا اور نہ ہی ولد الہم کا لحاظ ہوگا، ثانی یہ وہ بھی پر قیاس لڑتے ہوئے حالانکہ یہ وہ بھی قرابت اور دو بہنوں سے ولد الوارث ہونے کے باوجود عاتی یا انبیانی خالہ سے اولیٰ نہیں ہوتی البتہ وہ تہائی مال اس کے لیے ہے جو میت کی جانب باپ کی قرابت سے منسوب ہو، چنانچہ ان میں قوت اور پھر ولد الہم ہے ہونے کا اعتبار کیا جائے گا اور تہائی مال اس کے لیے ہے جو میت کی جانب ماں کی قرابت سے منسوب ہو اور ان میں بھی قوت قرابت کا اعتبار ہوگا۔

**ثم عند ابی یوسف** رحمة الله تعالى ما اصاب كل فريق تقسم على الابدان فروعهم مع اعتبار عدد الجهات في الفروع . **وعند محمد** رحمة الله تعالى عليه يقسم المال على اول بطن اختلف مع اعتبار عدد الفروع والجهات في الاصول ، كما في الصنف الاول ، ثم ينتقل هذا الحكم الى جهة عمومة ابويه وخولتهما ، ثم الى اولادهم ثم الى جهة عمومة ابوي ابويه وخولتهم ، ثم الى اولادهم كما في العصبات.

**ترجمہ:** پھر امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک ہر فریق کو جتنا حاصل ہوا ہے وہ ان کی فروع کے ابدان پر تقسیم کیا جائے گا ساتھ ہی جہات رشتہ کے عدد کا بھی اعتبار ہوگا اور امام محمد علیہ الرحمۃ کے نزدیک اولاد مال اس بطن پر تقسیم ہوگا جس میں اختلاف واقع ہوا ہے ساتھ ساتھ فروع کے عدد اور جہات رشتہ کا بھی اعتبار ہوگا جیسا کہ ذوی الارحام کی قسم اول میں گزر چکا ہے پھر یہ حکم منتقل ہوگا میت کے والدین کے چچاؤں اور ماموؤں کی جانب بعد ازاں ان کی اولاد کی جانب پھر میت کے دادا، دادی، کے چچاؤں اور ماموؤں کی جانب اور پھر ان کی اولاد کی جانب جیسا کہ عصبات میں طریقہ کار ہے۔

### ذوی الارحام کا بیان

**سوال:** ذوی الارحام کسے کہتے ہیں؟

**جواب:** ذوی الارحام ان نسبی قرابت داروں کو کہا جاتا ہے جو نہ تو ذوی الفرائض ہوں نہ ہی عصبہ ہوں۔ جیسے نواسا، نواسی، پھوپھی، خال، ماموں۔

**سوال:** ان میں وراثت کی تقسیم میں ترتیب کیا ہوگی؟

**جواب:** ذوی الارحام کی وراثت کی تقسیم میں ترتیب عصبات کی ترتیب کی مثل ہے۔

**سوال:** ذوی الارحام وراثت کے حق دار ہیں یا نہیں؟

**جواب:** اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے،

**احناف کا موقف:** ان کے نزدیک ذوی الارحام وراثت کے حق دار ہیں۔

**دلیل 1:** والارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ۔

اور رشتہ والے ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کی کتاب میں۔

**دلیل 2:** لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝

**ترجمہ کنزالایمان:** مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کے لئے حصہ

ہے اس میں سے جو چھوڑ گئے ماں باپ اور قرابت والے ترکہ تھوڑا ہو یا بہت حصہ ہے اندازہ باندھا ہوا۔

**وضاحت:** اس آیت میں لفظ ”رجال نساء اور اقربون“ ذوی الارحام کو بھی شامل ہے اب اگر کوئی تخصیص کا دعویٰ کرے تو دلیل خصوص اسی پر ہے۔

**دلیل 3:** اللہ ورسوله مولى من لا مولى له والخال من لا وارث له۔ یعنی جس کا کوئی مولى نہیں اس کا مولى اللہ اور اس کا رسول ہیں اور جن کا کوئی وارث نہیں اس کا وارث ماموں ہے۔

**وضاحت:** اس حدیث سے بالکل واضح ہے کہ ماموں جو کہ صرف ذی رحم ہے وہ بھی وارث بنتا ہے۔

وہ صحابہ جن کا موقف احناف کو تقویت دیتا ہے۔

﴿1﴾..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ

﴿2﴾..... حضرت علی رضی اللہ عنہ

﴿3﴾..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

﴿4﴾..... حضرت عبید اللہ بن جراح رضی اللہ عنہ

﴿5﴾..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

**شوائع اور مالکیہ کا موقف:** ان کے نزدیک ذوی الارحام وراثت میں حصہ نہیں پائیں گے۔ اصحاب فرائض سے جو بیچ جائے گا وہ بیت المال میں رکھا جائے گا۔



۱۔ ذوی الارحام کے قرآن مجید میں میراث کے تحت "ذوی القربىٰ" اور "عصباء" کا ذکر کیا ہے وہاں "ذوی الارحام" کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ ہرگز کوئی حصہ مقرر نہیں ہے تو ضروری ہے کہ وہاں کوئی دلیل نہ ہو، یعنی تیسرا رب بھولے نہیں ہے۔

### ذوی الارحام کی اقسام

ذوی الارحام کی چار قسمیں ہیں۔

- ۱۔ وراثتہ درجہ اولیت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہ بیٹیوں کی اولاد ہے اگرچہ نیچے تک ہو خواہ مذکر ہوں یا مؤنث اور پوتوں کی اولاد بھی اس قسم میں شامل ہے۔
- ۲۔ وراثتہ درجہ اولیت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ یہ اوپر تک کے اجداد ہیں جو ذوی القربىٰ میں ساقط ہیں جیسے کہ تانا، نانا کا باپ اور اوپر تک و جدات و جدو جو ذوی القربىٰ میں ساقط ہیں۔ جیسا کہ تانا کی ماں اور نانی کی ماں۔
- ۳۔ وراثتہ درجہ اولیت کے وراثتہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں، یہ بہنوں کی اولاد ہیں اگرچہ نیچے تک ہوں یہ اولاد مذکر ہو یا مؤنث اور خواہ سب بیٹی ہوں یا بیٹے۔ اسی میں بھائیوں کی بیٹیاں بھی شامل ہیں۔
- ۴۔ وراثتہ درجہ اولیت کی طرف منسوب ہوتے ہیں، جو میت کے دادا، اور نانا کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

### فصل فی الخنثیۃ

للخنثی المشکل اقل النصیبین اعنی اسوء الحالین عند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ واصحابہ وهو قول عامۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعلیہ الفتویٰ کما اذا ترک ابنا وبتنا وخنثی۔ للخنثی نصیب بنت لانه متیقن۔

**ترجمہ:** خنثی مشکل کے لیے دو حصوں میں سے کتر حصہ ہے یعنی خنثی کو مرد اور عورت فرض کرنے کی صورت میں جو بری صورت ہو وہی خنثی کے لیے ہے امام اعظم اور جمہور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی اسی کے قائل ہیں اور فتویٰ بھی اس پر یہی ہے جیسا کہ جب کوئی شخص بیٹا، بیٹی اور ایک خنثی چھوڑ کے مرا تو خنثی کے لیے ایک بیٹی جتنا حصہ ہے کیونکہ یہی حصہ بیٹی ہے۔

وعند الشعبي رضي الله تعالى عنه وهو قول ابن عباس رضي الله تعالى عنها للخنثي نصف

نصيبين بالمنازعة۔

**ترجمہ :** حضرت امام شعی کے نزدیک اور یہی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی قول ہے کہ خشی کے لیے منازعت کی وجہ سے دونوں (مذکورہ موث) حصے سے نصف حصہ ہے۔

واختلفا فی تخریج قول الشعی. قال ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ للابن سہم وللبن نصف سہم وللخنثی ثلثۃ اربعۃ سہم لان الخنثی یتحق سہما، ان کان ذکراً او نصف سہم ان کان انثی وهذا متیقن. فیاخذ نصف النصیبین او النصف المتیقن مع نصف النصف التنازع فیہ فصارت لہ ثلثۃ اربعۃ سہم و مجموع الانصباء سہمان و ربع سہم، لانه یعتبر السہام والعول تصح من تسعة او نقول لیرکان الخنثی منفردا یتحق جمیع المال ان کان ذکراً ونصف المال ان کان انثی فله نصفہما وهو ثلثۃ اربعۃ المال وللبن مال وللبن نصف مال مجموعہما مالان و ربع مال عولا ومضاربة تصح من تسعة او نقول للابن سہمان وللبن سہم والخنثی نصف النصیبین وهو سہم ونصف سہم.

**ترجمہ :** اور قول شعی کی تخریج میں صاحبین نے اختلاف کیا ہے امام ابو یوسف فرماتے ہیں بیٹے کا ایک حصہ اور بیٹی کا نصف حصہ ہے جب کہ خشی کے لیے چار میں سے تین حصے ہیں اس لیے کہ خشی اگر مذکر ہوتا تو پورا ایک حصے کا مستحق ہوتا اور اگر موث ہوتا تو نصف لیتا اور یہ حصہ تو یقینی طور پر ہے چنانچہ دونوں میں حصوں میں سے نصف لے گا یا نصف یقینی ایسے نصف کے نصف کے ساتھ لے گا جو تنازعہ فیہ ہے لہذا اس کے لیے چار میں سے تین حصے حاصل ہوں گے مجموعی طور پر کل حصے وارد اور چوتھائی یعنی سوا دو حصے ہیں اس لیے امام ابو یوسف حصوں اور عمل دونوں کا اعتبار کرتے ہیں چنانچہ مسئلہ کی نو (9) سے صحیح ہوگی یا بالفاظ دیگر ہم یوں کہتے ہیں کہ بیٹے کے لیے دو اور بیٹی کے لیے ایک حصہ ہے جب کہ خشی ان دونوں حصوں کا نصف لے گا جو کہ ڈیڑھ حصہ بنتا ہے۔

**وقال محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ یاخذا الخنثی خمسۃ المال ان کان ذکراً، اور ربع المال ان کان انثی، فیاخذ نصف النصیبین و ذالک خمس و ثمن باعتبار الحالین و تصح من اربعین، و هو المجتمع من ضرب احدی المسئلین. وھی الاربعۃ فی الاخری، و هو الخمسۃ، ثم فی الحالین فمن کان لہ شئی من الخمسۃ فمضروب فی الاربعۃ ومن کان لہ شئی من الاربعۃ فمضروب فی الخمسۃ فصارت للخنثی من الضربین ثلثۃ عشر سہما، وللبن ثمانیۃ عشر سہما وللبن تسعة اسہم.**



**ترجمہ :** اور امام محمد مذکورہ صورت میں فرماتے ہیں کہ خنثی مال کے دو خنس لیتا اگر مذکر ہوتا اور مال کا ربیع لیتا اگر مؤنث ہوتا چنانچہ خنثی ہونے کی صورت میں دونوں حصوں کا نصف لے گا اور یہ خنس اور ثمن ہے جو دونوں حالتوں کے اعتبار سے ہے اور مسئلے کی تصحیح چارپیس سے ہوگی، اور یہ چارپیس کا مجموعہ ہے جو دو مسئلوں کو ایک دوسرے میں ضرب دینے سے حاصل ہوتا ہے، یعنی ایک مسئلہ چار ہے جس کو دوسرے مسئلہ پانچ میں ضرب دی جائے گی پھر یہ ضرب دو حالتوں میں ہے چنانچہ جس کو پانچ سے ملا ہے اسے چار میں ضرب دی جائے اور جس کو چار سے ملا ہے اسے پانچ میں ضرب دی جائے لہذا دونوں ضربوں سے خنثی کے لیے تیرہ حصے ہو جائیں گے اور بیٹے کے اٹھارہ جب کہ بیٹی کے نو حصے ہوں گے۔

### خنثی کی وراثت کا بیان

**سوال :** خنثی مشکل کی اقسام مع تعریفات اور ان کی پہچان کا طریقہ بھی بیان کریں؟

**جواب :** **خنثی مشکل کی تعریف :** جس کے فرج و ذکر دونوں ہوں وہ خنثی مشکل کہلاتا ہے۔

..... **خنثی مشکل کی اقسام :** خنثی مشکل کی چند قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

﴿1﴾ ..... **خنثی مشکل محکم :** جس میں نہ مردوں والی علامت ہو نہ عورتوں والی علامت ہو یا دونوں طرح

کی علامتیں ہوں

﴿2﴾ ..... **ملحق بالخنثی :** ایسا شخص جس کا فرج و ذکر انسانی ہیئت کی طرح ظاہر نہ ہوں وہ ملحق بالخنثی ہے۔

**پہچان کا طریقہ :** قبل بلوغت پہچان کی علامات :

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ان کی پہچان کا طریقہ دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: کہ منث کو میراث دیتے وقت اس بات کو مد نظر رکھ جائے کہ وہ پیشاب کیسے کرتا ہے؟ اگر صرف ذکر سے پیشاب کرے تو لڑکا مانا جائے گا۔ اور اگر صرف فرج سے پیشاب کرے تو لڑکی۔ (تہذیب السنن ۱/۲۷۰)

﴿3﴾ ..... **خنثی مشکل موقوف :** اگر دونوں عضو میں سے ایک سے پیشاب کرے تو خنثی مشکل موقوف کہلاتا ہے

**سوال :** اگر دونوں سے پیشاب نکلے تو کس طرح پہچان ہوگی؟

**جواب :** اگر دونوں سے پیشاب کرے تو جس سے پہلے پیشاب نکلے وہی مانا جائے گا۔

**بعد بلوغ پہچان کی علامات :** بالغ ہونے کے بعد۔۔۔

☆ اگر اس کی داڑھی نکلے یا احتلام ہو اور منی ذکر سے نکلے تو اسے مرد مانا جائے گا۔

اگر عورتوں کی طرح پستان نکلیں یا عورتوں کی طرح اس کے پستان سے دودھ نکلے یا اس سے عورتوں کی طرح جماع کیا

جاسکے تو اسے عورت مانا جائے گا۔

سوال: خنثی مشکل کی وراثت کا طریقہ مثال کے ساتھ بیان کریں؟

خنثی مشکل کی وراثت کا طریقہ:

جواب:

خنثی مشکل یا ملحق بالخنثی کو ایک بار مرد مان کر مسئلہ بنایا جائے پھر دوبارہ عورت مان کر مسئلہ بنایا جائے پھر دونوں مسئلوں میں تجنیس کی جائے پھر دیکھا جائے کہ کس کا حصہ کم یا کچھ نہیں ہے اگر مرد کی صورت میں حصہ کم یا کچھ نہیں ہے تو مرد مانا جائے اور اگر عورت کی صورت میں کم یا کچھ نہیں ہے تو عورت مانا جائے۔

مثال نمبر 1 --- بیٹا 1 بیٹی 1 ولد خنثی تو اس صورت میں خنثی عورت ہو تو اسے کم ملے گا۔

مثال نمبر 2 --- ماں شوہر اخیانی بھائی اخیانی بھائی اگر خنثی مرد مان لیا جائے تو یہ محبوب ہو

### فصل فی الحمل

اکثر ملۃ الحمل سنتان عند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ وعند لیث ابن سعد ثلاث سنین وعند الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اربع سنین وعند الزہری سبع سنین وأقلها ستة أشهر ویوقف للحمل عند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نصیب اربعۃ بنین او اربع بنات ایہما اکثر ویعطى لبقیۃ الورثۃ اقل الانصاء ، وعند محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ یوقف نصیب ثلاثۃ بنین او ثلاث بنات ایہما اکثر رواہ عنہ لیث بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ وفی روایۃ اخری نصیب ابنین وهو قول الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ واحدی الروایتین عن ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ رواہ عنہ هشام رحمۃ اللہ تعالیٰ وروی الخصاف رحمۃ اللہ تعالیٰ عن ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ انه یوقف نصیب ابن واحد او بنت واحدة وعلیہ الفتوی .

ترجمہ: امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے، لیث بن سعد کے نزدیک تین سال، امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک چار سال اور زہری کے نزدیک سات سال ہے اور حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک حمل کے لیے چار بیٹوں یا چار بیٹیوں کے حصوں میں سے جو زیادہ ہوگا وہی رکھا جائے گا، اور باقی ماندہ کتر حصے ورثاء کے



لیے ہیں اور امام محمد کے نزدیک وہ صحیح رکھا جائے گا جو تین بیڑوں یا تین بیڑوں سے صحابہ میں سے زیادہ ہوگا، امام محمد کے اس قول پر  
لیفٹ بن سعد نے روایت کیا ہے: اب کہ امام محمد کی ایک اور روایت میں ہے کہ حمل کے لیے دو بیڑوں کا بھی صحیح رکھا جائے گا۔ اسی قول پر امام  
مسن کا بھی ہے اور امام ابو یوسف کی روایتوں میں سے ایک روایت بھی یہی ہے کہ: شام نے روایت کیا ہے اور خصاف نے امام  
ابو یوسف سے روایت کیا ہے کہ حمل کے لیے ایک بیڑے اور ایک بیڑے کا صحیح رکھا جائے گا تو کوئی اسی قول پر ہے۔

### وَبِوَعْدِ الْكَفِيلِ عَلَى قَوْلِهِ

**ترجمہ:** اور امام ابو یوسف کے قول پر دیگر ورثاء سے ضمان لیا جائے گا۔

فَإِنْ كَانَ الْحَمْلُ مِنَ الْمَيِّتِ وَجَاءَتْ بِالْوَلَدِ التَّامِّ أَكْثَرَ مَدَّةِ الْحَمْلِ أَوْ أَقَلَّ مِنْهُمَا وَلَمْ تَكُنْ أَقْرَبُ  
بِإِنْقِضَاءِ الْعِدَّةِ وَيُورِثُ عَنْهُ وَإِنْ جَاءَتْ بِالْوَلَدِ لَا أَكْثَرَ مِنْ أَكْثَرِ مَدَّةِ الْحَمْلِ لَا يَرِثُ وَلَا يُورِثُ إِنْ كَانَ  
مِنْ غَيْرِهِ وَجَاءَتْ بِالْوَلَدِ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ أَوْ أَقَلَّ مِنْهَا يَرِثُ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ لَا أَكْثَرَ مِنْ أَقَلِّ مَدَّةِ الْحَمْلِ لَا يَرِثُ

**ترجمہ:** اگر حمل میت سے ہو اور عورت نے بچہ جن لیا اکثر مدت حمل میں یا اس سے کمتر میں اور عورت نے مدت گزرنے  
کا اقرار نہیں کیا تو یہ بچہ وارث ہوگا اور دوسرے اس بچے کے وارث ہوں گے اور اگر اکثر مدت حمل کے بعد بچہ جنا تو نہ بچہ وارث ہوگا  
اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا، اور اگر حمل میت کے علاوہ کسی اور کا ہو اور عورت نے چھ ماہ یہ اس سے کم عمر میں بچہ جنا تو بچہ وارث ہوگا اور  
اگر کمتر مدت حمل سے زیادہ میں جنا تو وارث نہ ہوگا۔

فَإِنْ خَرَجَ أَقَلُّ الْوَلَدِ ثُمَّ مَاتَ لَا يَرِثُ، وَإِنْ خَرَجَ أَكْثَرُهُ ثُمَّ مَاتَ يَرِثُ فَإِنْ خَرَجَ الْوَلَدُ مُسْتَقِيمًا  
فَالْمَعْتَبَرُ صَدْرُهُ يَعْنِي إِذَا خَرَجَ الصَّدْرُ كُلُّهُ يَرِثُ، وَإِنْ خَرَجَ مِنْكَوَسًا فَالْمَعْتَبَرُ سَرْتُهُ.

**ترجمہ:** اگر بچہ تھوڑا سا نکلا پھر مر گیا تو وارث نہیں بنے گا اگر اکثر نکلا پھر مر گیا تو وارث بنے گا اور بچہ سیدھا (سر کی جانب  
سے) نکلا تو اس کے سینے کا اعتبار ہوگا۔ یعنی جب اس کا پورا سینہ نکل آیا تو وارث ہوگا اور اگر الٹا (پاؤں کی جانب سے) نکلا تو اس کی ٹانگ  
کا اعتبار ہوگا۔

الْأَصْلُ فِي تَصْحِيحِ مَسَائِلِ الْحَمْلِ أَنْ تَصَحَّ الْمَسْئَلَةُ عَلَى تَقْدِيرِ بْنِ أَعْنَى عَلَى تَقْدِيرِ إِنْ الْحَمْلُ  
ذَكَرَ، وَعَلَى تَقْدِيرِ أَنَّهُ أُنْثَى، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ تَصْحِيحِ الْمَسْئَلَتَيْنِ فَإِنْ تَوَافَقَا بِجُزْءٍ، فَاضْرِبْ وَفْقَ  
أَحَدِهِمَا فِي جَمِيعِ الْآخَرِ وَانْ تَبَايَنَا، فَاضْرِبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي جَمِيعِ الْآخَرِ، فَالْحَاصِلُ تَصْحِيحُ

المسئلة ، لم اضرب نصيب من كان له شيء من مسئلة ذكوره في مسئلة الوثه ، او في ولفها ، ومن كان له شيء من مسئلة الوثه في مسئلة ذكوره او في ولفها ، كما في الخنثى ، لم النظر في الحاصلين من الضرب ايهما اقل يعطى لذلك الوارث ، والفضل الذي بينهما موقوف من نصيب ذالك الوارث ، فاذا ظهر الحمل فان كان مستحقا لجميع الموقوف فيها ، وان كان مستحقا للبعض لها خذ ذالك ، والباقي مقسوم بين الورثة يعطى لكل واحد من الورثة ما كان موقوفا نصيبه .

**ترجمہ :** مسائل حل کی صحیح میں اصل یہ ہے کہ مسئلہ کی صحیح دونوں تقدیروں پر کی جائے یعنی ایک اس تقدیر پر کہ حمل مذکر ہے اور دوسرا اس تقدیر پر کہ حمل مؤنث ہے بعد ازاں دونوں مسئلوں کی صحیح میں نظر کی جائے چنانچہ دونوں میں اگر کسی جزو کے ساتھ نسبت توافق ہو تو ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے کے جمیع میں ضرب دو (اور اگر دونوں میں چاہیں ہو تو دونوں میں سے ایک کے کل کو دوسرے کے جمیع میں ضرب دو) پس حاصل ضرب مسئلہ کی صحیح ہوگی ، پھر جس کو مذکر کی تقدیر پر جتنا ملا ہے اسے مسئلہ (تباہ کی صورت میں انوثت یا توافق کی صورت میں) اس کے وفق میں ضرب دو ، اور جس کو مؤنث کی تقدیر پر جتنا ملا ہے اسے (تباہ کی صورت میں) مسئلہ ذکوریت یا (توافق کی صورت میں) اس کے وفق میں ضرب دو جیسا کہ مسئلہ خنثی میں ہوتا ہے پھر دونوں حاصل ضرب میں نظر کی جائے کہ ان میں سے کون سا کتر ہے وہی اس وارث کو دیا جائے ، اور جو ان دونوں سے زائد بچا ہوا ہے موقوف رکھا جائے پھر جب حمل ظاہر ہو جائے تو اگر وہ جمیع موقوف رکھے ہوئے مال کا مستحق ہے تو وہ اسی کا ہے اور اگر وہ بعض کا مستحق ہے تو صرف اتنا ہی لے گا اور باقی ماندہ باقی درماء کے درمیان تقسیم ہوگا ، چنانچہ ہر وارث کو اتنا ہی دیا جائے گا جتنا اس کے حصے سے موقوف رکھا گیا تھا۔

كما اذا ترك بنتا وابوين وامراة حاملاً ، فالمسئلة من اربعة وعشرين على تقدير ان الحمل ذكر ومن سبعة وعشرين على تقدير انه انثى ، فاذا ضرب وفق احدكما في جميع الآخر صار الحاصل مائتين وستة عشر اذ على تقدير ذكوره للمرأة سبعة وعشرون وللأبوين لكل واحد ستة وثلاثون وعلى تقدير الوثه للمرأة اربعة وعشرون ولكل واحد من الأبوين اثنان وثلاثون فتعطى للمرأة اربعة وعشرون وتوقف من نصيبها ثلاثة اسهم ، ومن نصيب كل واحد من الأبوين اربعة اسهم وتعطى للبنت ثلاثة عشر سهما لان الموقوف في حقها نصيب أربعة ، وبني عند أبي حنيفة رحمة الله تعالى عليه .

**ترجمہ :** جیسا کہ ایک میت کے درماء میں بیٹی ، والدین اور حاملہ بیوی ہیں تو مسئلہ چوبیس سے ہوگا حمل کو مذکر فرض کرنے



کی صورت میں اور مسئلہ ستائیس سے ہوگا حمل کو مؤنث فرض کرنے کی صورت میں پھر جب دونوں میں سے کسی ایک کے دفن کو دوسرے کے جمیع میں ضرب دی جائے تو حاصل ضرب دو سولہ ہوں گے، چنانچہ حمل مذکر ہونے کی صورت میں بیوی کے لیے ستائیس حصے ہیں والدین میں سے ہر ایک کو چھبیس ملیں گے اور حمل مؤنث ہونے کی صورت میں بیوی کے چوبیس اور ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے بیس ہوں گے، پھر بیوی کو چوبیس دیئے جائیں گے اور تین اس کے حصے سے موقوف رکھے جائیں گے، اور والدین میں سے ہر ایک کے حصے سے چار موقوف رکھے جائیں گے، اور بیٹی کو تیرہ دیئے جائیں گے اس لیے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بیٹی کے حق میں چار بیٹوں کے حصے موقوف رکھے جاتے ہیں۔

واذا كان البنون اربعة فنصيبها سهم واربعة الساع سهم من اربعة وعشرين مضروب في تسعة فصار ثلاثة عشر سهما وهي لها والباقي موقوف مائة وخمسة عشر سهما ، فان ولدت بنتا واحدة او اكثر فجميع الموقوف للبنات وان ولدت ابناً واحداً او اكثر فيعطى للمرأة والابوين ما كان موقوفاً من نصيبهم فما بقى تضم اليه ثلاثة عشر ويقسم بين الاولاد وان ولدت ولداً ميتاً، فيعطى للمرأة والابوين ، ما كان موقوفاً من نصيبهم وللبنات الى تمام النصف وهو خمسة وتسعون سهما والباقي للاب وهو تسعة اسهم ، لانه عصبه .

**ترجمہ :** اور جب بیٹے چار ہوں تو (چوبیس میں سے) بیٹی کا ایک حصہ ہے اور ایک حصے کے نو حصوں میں سے چار حصے ہیں جسے دفن ۹ میں ضرب دیا تو تیرہ حاصل ہوئے چنانچہ تیرہ بیٹی کے ہیں، اور باقی ماندہ ایک سو پندرہ موقوف رکھے جائیں گے پھر اگر حاملہ نے ایک یا ایک سے زائد بیٹیاں جنیں تو جمیع موقوف شدہ مال بیٹیوں کا ہوگا اور اگر ایک یا ایک سے زائد بیٹے جنے تو بیوی اور والدین کے حصوں سے جو کچھ موقوف کیا گیا تھا وہ انہیں دیا جائے گا بعد ازاں باقی ماندہ کے ساتھ تیرہ ملا کر بیٹائی پر ﴿للسنك﴾ کر مثل حظ الانثمين ﴿﴾ کے مطابق تقسیم کیا جائے، اور اگر حاملہ نے مردہ بچہ جنتا تو بیوی اور والدین کا موقوف شدہ حصہ انہیں واپس دے دیا جائے گا اور بیٹی کے لیے نصف پورا کیا جائے گا، جو پچانوے حصوں سے ہوگا اور باقی باپ کے لیے ہے جو نو حصے ہیں کیونکہ وہ عصبہ ہے۔

### حمل کی وراثت

عورت کے پیٹ میں اگر کوئی ایسا حمل ہے جو میت کا وارث بن سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ وراثت تقسیم کرنے میں بچہ کی ولادت تک انتظار کر لیا جائے، اور تقسیم وراثت کو ملتوی کر دیا جائے۔ کیونکہ بعض اوقات بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے، جو وراثت کا

بالکل مستحق نہیں ہوتا اور بعض دفعہ ایک سے زائد بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔

**نوٹ:** آج کے اس ترقی کرتے ہوئے دور میں یہ تو ممکن ہو چکا کہ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ لیکن تقسیم وراثت میں یا ویسے بھی اس پر قطعی طور پر یقین نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ اللہ کے راز ہیں اور جب کسی چیز کو چیلنج کر دیا جاتا ہے تو بسا اوقات اس کے برخلاف بھی ہو جاتا ہے لہذا اس پر ہرگز یقین نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

**سوال:** حمل کی کتنی صورتیں ہو سکتی ہیں؟

**جواب:** حمل کی دو صورتیں ہیں۔

﴿1﴾... حمل میت سے ہوگا یعنی کوئی حاملہ بیوی چھوڑ کر انتقال کر گیا۔

﴿2﴾... میت کے علاوہ کسی دوسرے رشتہ دار کا حمل ہوگا جو اس میت کا وارث بن سکتا ہے۔

**صورت اول:** اس صورت میں عورت نے دو سال یا کم مدت میں بچہ جن لیا اور عدت گزرنے کا اقرار بھی نہ کیا تو یہ بچہ

میت اور رشتہ داروں کا وارث ہوگا اور اس کے مرنے کے بعد دوسرے لوگ بھی اس کے مال کے وارث ہوں گے اور اگر حمل کی مدت یعنی دو سال پورے ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو نہ یہ کسی کا وارث ہوگا نہ کوئی دوسرا اس کا وارث ہوگا۔

**صورت ثانی:** یعنی میت کے علاوہ اگر کسی دوسرے رشتہ دار کا حمل ہے اور اگر عورت نے چھ ماہ یا اس سے کم مدت میں

بچہ جننا تو یہ بچہ وارث بنے گا، ہاں اگر چھ ماہ کی مدت گزرنے کے بعد بچہ جننا تو وارث نہ ہوگا۔

**سوال:** حمل کی وراثت کا طریقہ مع امثلہ بیان کیجئے؟

**جواب:** حمل کی وراثت کا طریقہ:

حمل کو ایک بار مردانہ کر مسئلہ بنایا جائے پھر دوسری بار عورت مان کر مسئلہ بنایا جائے پھر دونوں مسئلوں میں تجنیس کی جائے اب جس وارث کا حصہ دونوں صورتوں میں یکساں ہوں اسکو پورا پورا دیا جائے اور جن وارثین کا حصہ حمل کو مرد یا عورت ماننے پر کم ہو اور بصورت دیگر زیادہ ہو تو ان وارثین کو وہی حصہ دیا جائے جس صورت میں ان کو کم حصہ ملتا ہو اور باقی حصہ محفوظ رکھا جائے اور وارثین کی جانب سے ضامن و کفیل طلب کیا جائے کہ اگر حمل میں ایک سے زیادہ متولد ہوئے۔

اور ان کا استحقاق مال موقوف سے زیادہ ہو تو ان وارثین کے سہام میں سے اتنا واپس کر اکر ان سب کا حصہ پورا کر دیا جائے گا اب اگر ایک بچہ پیدا ہوا تو جتنے حصے کا وہ مستحق ہے اتنا اُس کو دیا جائے اور باقی میں سے جتنے کا جو مستحق ہوا اتنا اُس وارث کو دیا جائے تاکہ اسکی کمی پوری ہو جائے اگر ایسا بچہ پیدا ہوا کہ اسے کچھ نہ ملتا ہو، مثلاً اگر بھتیجے کے لئے حصہ چھوڑ رکھا تھا اور بھتیجی پیدا ہوئی تو یہ پورا حصہ وارثوں پر منقسم ہو جائے گا۔



اور اس مولود کو کچھ نہ ملے گا اسی طرح اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو وہ وارث نہ ہوگا لہذا تیسرا مسئلہ بنایا جائے اور جو حق کا مستحق ہو محفوظ میں سے اسکو اتنا دیکر اسکا حق پورا کیا جائے۔ اسی طرح اگر چند بچے پیدا ہو جائیں تو تیسرا مسئلہ بنایا جائے اور جس وارث کو زیادہ پہنچا ہو اس سے واپس لیا جائے اور ہر بچے کا حق پورا کیا جائے۔

**مثال:** زید کا انتقال ہوا وہ اپنے ورثہ میں ماں، باپ، بیٹی اور حاملہ بیوی کو چھوڑتا ہے اور اس کا ترکہ تقسیم کریں۔

**حل:** مسئلہ:  $72 = 3 \times 24$

میت				
ماں	باپ	بیوی (حاملہ)	بیٹی	حمل (مذکر)
سدس	سدس	ثمن	عصب	
4	4	3	13 (بیٹا، بیٹی کا سہم ان پر بلا کر تقسیم نہیں)	
ہر باء اب صحیح ہوگی۔				
$4 \times 3$	$4 \times 3$	$3 \times 3$	$13 \times 3$	
12	12	9	39	
(بیٹی کا حصہ 13) (حمل مذکر کا حصہ 26)				

مسئلہ 24 حل 27

میت				
ماں	باپ	بیوی (حاملہ)	بیٹی	حمل (مؤنث)
سدس	سدس	ثمن	ثلثان	
4	4	3	16	

**نوٹ:** اگر مال ہو تو اس کو تقسیم کر لیں اور آگے عمل بڑھائیں ورنہ تجنیس کا عمل کریں۔

### ﴿فصل فی المفقود﴾

المفقود حی فی مالہ حتی لا یورث منه احد، ومیت فی مال غیرہ حتی لا یورث من احد، ویولف

مسائل حتی یصح موته او تمضي عليه مدة ، واختلف الروايات في تلك المدة ، ففي ظاهر الرواية انه اذا لم يبق احد من اقرانه حكم بموته ، وروى الحسن بن زياد عن ابي حنيفة رحمهما الله تعالى ان ملك المسلمة مائة وعشرون سنة من يوم ولد له المفقود ، وقال محمد رحمه الله تعالى مائة وعشر سنين وقال ابو يوسف رحمه الله تعالى عليه مائة وخمس سنين وقال بعضهم تسعون سنة وعليه الفتوى ، وقال بعضهم مال المفقود موقوف الى اجتهاد الامام.

**ترجمہ :** مفقود اپنے مال کے حق میں زعمہ ہے یہاں تک کہ کوئی اس کا وارث نہ ہوگا اور دوسرے کے مال میں مردہ ہے یہاں تک کہ وہ کسی کا وارث نہیں کہلائے گا اور اس کا مال موقوف کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی موت درست خبر سے ثابت ہو جائے جس پر متعین مدت گزر جائے اور اس مدت کے تعیین میں مختلف روایات منقول ہیں چنانچہ ظاہر الروایۃ میں ہے کہ جب مفقود کے ہم عمروں میں سے کوئی باقی نہ رہے تو اس پر موت کا حکم لگایا جائے گا اور حضرت حسن بن زیاد امام اعظم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ مدت مفقود کی یوم پیدائش سے لے کر ایک سو بیس سال تک ہے اور امام محمد نے فرمایا ایک سو دس سال اور امام ابو یوسف کے بقول ایک سو پانچ سال اور بعض علماء فرماتے ہیں یہ مدت نوے سال ہے اور فتویٰ بھی اسی قول پر ہے اور جب کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ مفقود کا مال امام (عمران) کے اجتہاد پر موقوف ہے۔

وموقوف الحكم في حق غيره حتى يوقف نصيبه من مال مورثه ، كما في الحمل ، فاذا مضت المدة فعالة لورثه الموجودين عند الحكم بموته ، وما كان موقوفاً لا جله يرد الى وارث مورثه الذي وقف ماله .

**ترجمہ :** اور مفقود دوسروں کے مال میں موقوف الحکم ہے یہاں تک کہ اس کا حصہ اس کے مورث کے مال سے موقوف رکھا جائے گا جیسا کہ حمل میں ہوتا ہے پھر جب مدت مکمل ہو جائے تو اس کا مال اس کے ورثاء کے لیے ہے جو موت کا حکم نافذ کرنے کے وقت زعمہ موجود تھے اور جو حصہ اس کے لیے (بطور میراث) موقوف رکھا گیا تھا اس کو مورث کے ان ورثاء کی طرف لوٹا دیا جائے گا جن کے حصے سے کاٹ کر موقوف رکھا گیا تھا۔

والاصل في تصحيح مسائل المفقود ان تصحيح المسئلة على تقدير حياته ثم تصحيح على تقدير وفاته وباقي العمل ما ذكرنا في الحمل .

ترجمہ : اور مسائل مفقود میں تصحیح کا قاعدہ یہ ہے کہ مسئلہ کی تصحیح ایک مرتبہ بر تقدیر حیات کی جائے اور ایک مرتبہ بر تقدیر وفات کی جائے اور



باقی عمل اسی طرح کیا جائے جس طرح ہم حمل میں بیان کر چکے ہیں۔

### مفقود کی وراثت کا بیان

**سوال:** مفقود کی تعریف، مفقود کا حکم اور مفقود کی وراثت کا طریقہ مع امثلہ تحریر کریں؟

**جواب:** ان کی تعریفات مع حکم پیش کیا جاتی ہیں۔

**مفقود کی تعریف:** ایسا شخص جو گھر سے لاپتہ ہو جائے اور اس کا پتہ نہ ہو کہ یہ زندہ ہے یا مر چکا ہے، کچھ خبر نہیں ہے اسے مفقود کہتے ہیں۔

**مفقود کا حکم:** مفقود اپنے مال میں زندہ کا حکم رکھتا ہے یہاں تک کہ کوئی اس کا وارث نہ ہوگا اور غیر کے مال میں مردے کا حکم رکھتا ہے یہاں تک کہ یہ کسی کا وارث نہ ہوگا یعنی مفقود جب تک مفقود رہے گا دوسرے کا وارث نہیں بنے گا۔

### مفقود کی وراثت کا طریقہ:

ایک مرتبہ مفقود کو زندہ مان کر مسئلہ بنایا جائے، دوسری بار مفقود کو مردہ مان کر مسئلہ بنایا جائے اور جو وارث کسی صورت میں محبوب ہو اس کو ابھی کچھ نہ دیا جائے، پھر دونوں مسئلوں میں تجنیس کی جائے اور جس وارث کا حصہ دونوں صورتوں میں یکساں ہو تو اس کو اس کا پورا پورا حصہ دیا جائے پھر جو بیچ رہے اسے محفوظ رکھا جائے جب مفقود مل جائے اسے دیا جائے وگرنہ ورثاء میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔

**مثال:** ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے ورثاء میں بیوی، باپ اور دو بیٹیاں اور ایک بیٹا جو کہ مفقود ہے اسے چھوڑا اور ترکہ میں 1200 روپے چھوڑے۔

☆..... اب ایک مرتبہ مفقود کو مردہ مان کر مسئلہ بنایا جائے۔

### حل نمبر 1: مسئلہ: 24

بیوی	باپ	۲ لڑکیاں	بیٹا (مفقود) مردہ
نفس	میس و عصبہ	ثلثان	مردہ
3	1+4	16	
150	50+200	800	

دوسری بار مفقود کو زعمہ مان کر مسئلہ بنایا جائے۔

حل نمبر 2 : مسئلہ:  $4 \times 24 = 96$

بیوی	باپ	۲ لڑکیاں	بیٹا (مفقود) زعمہ
نس	سرس	عصب	
$4 \times 3$	$4 \times 4$	$4 \times 17$	
12	16	68	

### ﴿فصل فی المرتد﴾

اذا مات المرتد علی ارتدادہ او قتل اولحق بدار الحرب وحکم القاضی بلحاقہ ، لما اکتسبہ فی حال اسلامہ فهو لورثہ المسلمین ، وما اکتسبہ فی حال ردّہ یوضع فی بیت المال عند اہی حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ وعندہما الکسبان جمیعاً لورثہ المسلمین ، وعند الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الکسبان جمیعاً یوضعان فی بیت المال وما اکتسبہ بعد اللحق بدار الحرب فهو فی ہالا جماع وکسب المرتدہ جمیعاً لورثہا المسلمین ہلا خلاف بین اصحابنا ، وأما المرتد فلا یورث من احد لا من مسلم ولا من مرتد مثله ، وكذلك المرتدۃ الا اذا ارتد اهل ناحیۃ بأجمعہم ، ففحینئذ یتوارثون .

**ترجمہ :** جب مرتد اپنے ارتد او پر مرجائے یا قتل کیا جائے یا دار الحرب چلا جائے اور قاضی نے اس کے دار الحرب چلے جانے کا حکم نافذ کر دیا تو جو مال اس نے حالت اسلام میں کمایا تھا وہ اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے اور جو مال اس نے حالت ارتداد میں کمایا ہے وہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بیت المال میں رکھا جائے گا، جب کہ صاحبین کے نزدیک دونوں حالتوں میں کمایا ہوا مال اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک دونوں حالتوں کا مال بیت المال میں رکھا جائے گا اور جتنا مال اس نے دار الحرب چلے جانے کے بعد کمایا ہے وہ ہالا جماع مال فئی ہے، اور مرتدہ عورت کی دونوں حالتوں کا مال ہمارے علماء کے درمیان بغیر کسی اختلاف کے اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے اور بہر حال مرتد کسی کا بھی وارث نہیں بن سکتا نہ مسلمان کا اور نہ ہی اپنے جیسے دوسرے مرتد کا، اسی طرح مرتدہ عورت بھی وارث نہیں بن سکتی، البتہ جب ایک ہی علاقہ کے تمام لوگ





**جواب:** اس نے جو مال دار الحرب میں لاحق ہونے کے بعد کمایا وہ بالاجماع مال فنی ہے۔

**سوال:** اگر معاذ اللہ عورت مرتد ہو جائے، تو اس کے مال کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** عورت مرتد ہوئی تو اس کا مال مطلقاً اس کے مسلمان وارثوں کو ملے گا خواہ مرتد نے جو مال حالت ارتداد میں کمایا، یا بعد میں۔

### ﴿فصل فی المسیر﴾

حکم الامیر کحکم سائر المسلمین فی المیراث ما لم یفارق دینہ ، فان فارق دینہ لحکمہ حکم المرتد فان لم تعلم وذلہ ولا حیاتیہ ولا موتہ لحکمہ حکم المفقود۔

**ترجمہ:** احکام میراث میں قیدی کا حکم دیگر مسلمانوں کی طرح ہے جب تک وہ اپنے دین سے جدا نہ ہو چنانچہ اگر وہ دین اسلام سے جدا ہو گیا تو مرتد کے حکم میں ہوگا، اور اگر اس کے مرتد ہونے کا علم نہ ہو اور نہ ہی حیات و ممات کا پتہ ہو تو اس کا حکم مفقود کی طرح ہے۔

### ﴿قیدی کی وراثت کا بیان﴾

**سوال:** وہ مسلمان جو کفار کی قید میں ہوں اُن کی میراث کا کیا حکم ہے مصنف کے اقوال کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

**جواب:** مصنف نے کفار کی قید میں موجود مسلمانوں کے میراث کے احکام کے بارے میں تین اقوال بیان کئے ہیں۔

﴿1﴾ ... قیدی وراثت میں مسلمانوں کے حکم میں ہے جب تک کہ وہ دین اسلام سے جدا نہ ہو۔

﴿2﴾ ... اگر مسلمان قیدی (معاذ اللہ) دین اسلام کو چھوڑ دے تو وہ مرتد ہو گیا اور وراثت میں اس کے احکام مرتد والے

ہو گئے،

﴿3﴾ ... اگر اس کے مزدہ ہونے کے متعلق بھی علم نہیں اور اسلام پر قائم رہنے کا بھی علم نہیں تو وہ مفقود کے حکم میں ہے اس کا

مال تقسیم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی زوجہ کسی اور سے نکاح کر سکے گی اس کی خبر کے متعلق تحقیق کی جائے۔ جیسے ہی معلوم ہوگا ایسے ہی اس کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔



## ﴿فصل فی الخرقی والخرقی والحدفی﴾

اذا ماتت جماعة ولا يدري ايهم مات اولاً جعلوا كانوا ماتوا معاً فمال كل واحد منهم لورثه الاحياء ولا يرث بعض الاموات من بعض هو المختار وقال علي وابن مسعود رضي الله تعالى عنهما يرث بعضهم عن بعض الا في ما ورث كل واحد منهم من صاحبه والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب .

اگر ایک جماعت ہلاک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون پہلے ہلاک ہوا تو سمجھا جائے گا کہ گویا یہ سب ایک ساتھ ہلاک ہوئے ہیں چنانچہ ان میں سے ہر ایک کا مال ان کے زعم و وراثت کے لئے ہے اور ہلاک ہونے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے، یہ قول مختار ہے اور حضرت علی و ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے، البتہ اس چیز میں وارث نہ ہوں گے جس چیز میں ان میں سے ہر ایک اپنے مرنے والے ساتھی کا وارث ہو۔

**سوال :** غرقی، حرقی اور حدفی کسے کہتے ہیں، ان کی وضاحت فرمادیں؟

**جواب :** ﴿1﴾..... غرقی اس جماعت کو کہتے ہیں جو ڈوب کر مر گئی ہو، مثلاً چند رشتہ دار دریا وغیرہ میں ڈوب کر مر گئے۔

﴿2﴾..... حرقی اس جماعت کو کہتے ہیں جو جل کر مر گئی ہو، مثلاً چند رشتہ دار آگ لگنے سے جل کر مر گئے۔

﴿3﴾..... حدفی اس جماعت کو کہتے ہیں جو دب کر مر گئی ہو، مثلاً چند رشتہ دار مکان گرنے سے دب کر مر گئے۔

**سوال :** ان کی میراث کی تقسیم کے بارے اختلاف آئمہ و موقف صحابہ کرام علیہم الرضوان بیان فرمائیں؟

**جواب :** آئمہ ثلاثہ کا موقف : یعنی امام اعظم و امام شافعی و امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک ساتھ

انتقال کرنے والوں کی طرح ہے، یعنی ان مرنے والوں میں سے ہر ایک کا مال اس کے زندہ وراثت میں تقسیم کر دیا جائے گا، اور یہ خود

ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے، اور ان آئمہ کی تائید : حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر اور زید بن ثابت رضی اللہ

عنہم کے موقف سے ہوتی ہے کہ ان کا بھی یہ قول ہے۔

**دیگر صحابہ کا موقف :** حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے نزدیک فرق صرف اتنا ہے کہ فوت ہونے

والوں میں سے ہر ایک اپنے دوسرے کا وارث بنے گا، لیکن جو حصہ انہیں ایک دوسرے سے ملے گا اب دوبارہ یہ ایک دوسرے کے

مالک نہیں بنیں گے۔

تمت بالخیر

**اسلامی قانون وراثت اور آئین پاکستان ایک نظر میں**

اس میں آپ پڑھیں گے آئین کا وہ حصہ جو اسلامی قانون وراثت کے خلاف ہے۔

یاد رکھیں ! وراثت حقوق العباد میں سے وہ حق (right) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حقوق العباد کے طور پر مقرر فرمایا ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی (changing) کی گنجائش نہیں ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے "يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوَّلَادِكُمْ" سے ابتداء فرمائی اور اہل ایمان پر وراثت کے قانون کو لازم قرار دے دیا، پھر ان آیات کے آخر میں تنبیہ فرمائی کہ یہ احکام اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ حدیں ہیں، جن سے انحراف کرنا عذاب الہی کو دعوت دینا ہے۔ لیکن افسوس ! کہ مسلمان قرآن و سنت کے واضح احکام اور اس قدر وعیدوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے حکم کی کھلی خلاف ورزی کرتا ہے۔ جبکہ قرآن میں صاف طور پر مذکور ہے۔

فَرِيضَةٌ مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

**ترجمہ کنز الایمان :** یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بے شک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

دوسرے مقام پر ہے۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُمْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ۝

**ترجمہ کنز الایمان** اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار ہے (ف) اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی میں بہکا۔

یہ تمام اصول قرآنی نصوص کے بارے میں ہیں، جیسا کہ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرٍ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ □

**ترجمہ کنز الایمان** وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب

— 47 —

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی یہ مخالفت انکار کے طور پر ہو یا ترک عمل کے طور پر ہو یہ وعید دونوں صورتوں میں ہے اور علماء نے کہا ہے کہ اس کی عقلی دلیل یہ ہے کہ جب آقا اپنے غلام کو کسی کام کے کرنے کا حکم دے اور وہ غلام کام نہ کرے یا کرنے سے انکار کر دے تو غلام سزا کا مستحق ہو گا اور ہم سب اللہ کے بندے ہی تو ہیں پھر مجال انکار کہاں؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو لا یعنی تاویلوں سے محفوظ رکھے آمین ﴿12﴾



☆ اس ضمن میں جہاں تک پاکستان میں رائج قوانین وراثت کا تعلق ہے تو پاکستان کے آئین کی وہ شقیں جو کہ اسلامی قانون وراثت کے خلاف ہیں ان کو ڈاکٹر تنزیل الرحمن (جج سندھ ہائی کورٹ) کی کتاب مجموعہ قوانین اسلام کی پانچویں جلد سے درج کی جاتی ہیں۔

### یتیم پوتے / پوتی اور نواسے / نواسی کا میراث میں حصہ

تمام مذاہب فقہ کا مجموعی نقطہ نظر یہ ہے کہ دادا یا نانا کے انتقال پر اگر اس کا بیٹا موجود ہو تو اس کے دوسرے مرحوم بیٹے یا بیٹی کی اولاد کو دادا کے ترکہ میں سے کوئی ورثہ نہیں ملے گا حتیٰ کہ شیعہ امامیہ کے نزدیک اگر بیٹی ہی موجود ہو تو کل ترکہ بیٹی کو ملے گا۔ دورِ حاضر میں اس مسئلے کو پوتے پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کی ”یتیمی اور فقر و احتیاج کی بنیاد پر“ مختلف انداز سے حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، چنانچہ سب سے پہلے مصر میں قانون الوصیت 1996ء کی روح سے ”وصیت الواجبہ“ کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی گئی۔ شام، تیونس اور مراکش میں بھی علی الترتیب 1953ء، 1907ء، 1908ء میں وصیت الواجبہ کا قانون نافذ کیا گیا۔

(مجموعہ قوانین اسلام، جلد 5، ص 1562-1563)

چنانچہ پاکستان میں سب سے پہلے 3 دسمبر 1953ء کو پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں ایک بل (مسودہ قانون) پیش کیا گیا کہ بیٹے کی موجودگی میں (یتیم) پوتے کو اور بھائی کی موجودگی میں (یتیم) بھتیجے کو میراث کا حق دیا جائے۔ ملک گیر مخالفت کے سبب یہ بل منظور نہ ہو سکا۔ 1955ء میں حکومت پاکستان نے ایک عائلی قانون کمیشن قائم کیا۔ جبکہ مرکزی و صوبائی مقننہ کو صدارتی فرمان بحریہ 1958ء کے ذریعے تو رائج ہو چکا تھا، مارشل لاء کے دور میں آرڈی نیشن نمبر 8 بابت 1961ء کی دفعہ 4 کے ذریعے پاکستان میں یہ قانون نافذ کر دیا گیا کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اپنے پیچھے ایسی لڑکی یا لڑکے کی اولاد چھوڑے جو اس کی زندگی میں فوت ہو چکا ہو تو مرحوم کی اولاد اس حصے کو پانے کی مستحق ہوگی، جو ان کے باپ یا ماں کو ملتا اگر وہ اس کی وفات کے وقت موجود ہوتے۔

(مجموعہ قوانین اسلام، جلد 5، ص 1958)

پاکستان میں اس قانون کے شریعت اسلام کے مطابق ہونے یا نہ ہونے میں شروع سے ہی دو نقطہ ہائے نظر پائے جاتے ہیں۔ ملک کی عظیم اکثریت [جن میں علماء (ماسوائے چند کے) شامل ہیں] اس نقطہ نظر کی حامل ہے کہ یہ

دفعہ شرع اسلام کے منافی ہے، جبکہ ایک قلیل التعداد طبقہ جو جدید تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے اس کو شرع اسلام کے مطابق قرار دیتا ہے۔ احکام قرآنی، احادیث نبوی ﷺ اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ باسانی اس نتیجہ تک پہنچا جا سکتا ہے پاکستان کے عائلی قانون نمبر 8 بابت 1961ء کی مذکورہ بالا دفعہ 4 امت مسلمہ کے اجتماعی نظریہ کے خلاف ہے۔

(مجموعہ قوانین اسلام، جلد 5، ص 1959)

### مرتد کا مسلمان رشتہ دار کے ترکہ میں حصہ

پاکستان میں اگرچہ اسلامی قانون کا، مسلمانوں کے منجملہ دیگر شخصی قوانین کے مختلف اطلاقی ایکٹوں کے ذریعے نافذ و رائج ہونا قرار دیا جا چکا ہے۔ لیکن مرتد کی میراث کے مسئلہ میں شریعت کے خلاف عمل درآمد ہو رہا ہے۔ شریعت اسلامی کا یہ واضح حکم ہے کہ جو مسلمان مرتد ہو جائے وہ میراث سے محروم ہو جاتا ہے مگر یہ حکم مذہبی آزادی کے ایکٹ نمبر 21، بابت 1800ء کے سبب ثابت نہیں ہو سکتا، جس کے تحت کسی شخص کو دین سے منحرف ہو کر دوسرا دین اختیار کر لینا اس کے حقوق (rights) کو متاثر نہیں کرتا۔ اس لئے وراثت کے احکام میں شرعی قانون کا اطلاق ہونے کے باوجود مرتد کے اطلاقی احکام میراث آج بھی عدالتوں کے ذریعے نافذ نہیں کرائے جاسکتے۔ ضرورت ہے کہ 1800ء کا مذکورہ ایکٹ منسوخ کیا جائے۔ (مجموعہ قوانین اسلام، جلد 5، ص 1937)





بسم الله الرحمن الرحيم ط

﴿..... ثبیل : ..... محرمات نسبیه و رضاعیه .....﴾

رضاعت میں مستثیات

جزء	بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی۔	ان کی بہن اور دادی
اصل	ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی۔	
جزء اصل قریب	بھائی، بہن (حقیقی، علاقائی، اخیانی)، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی۔	ان کی ماں اور بہن
جزء اصل بعید	چچا، پھوپھی (حقیقی، علاقائی، اخیانی)، ماموں، خالہ (حقیقی، علاقائی، اخیانی)، اصول کے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ بھی اپنے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ کی طرح ہیں۔	ان کی ماں

**محرمات :** وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند اسباب ہیں۔ اور یہ نو قسم پر منقسم ہیں۔

**قسم اول : نسب۔**

اس قسم میں سات عورتیں ہیں۔ (۱) ماں، (۲) بیٹی، (۳) بہن، (۴) پھوپھی، (۵) خالہ، (۶) بھتیجی، (۷) بھانجی۔

**مسئلہ :** دادی۔ نانی۔ پردادی۔ پر نانی۔ اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادی یا نانی کی مائیں ہیں اور ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہیں بلا واسطہ یا بواسطہ۔

**مسئلہ :** بیٹی سے وہ عورتیں مراد ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہذا پوتی یا پر پوتی نواسی یا، پر نواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

**مسئلہ :** بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں، باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

**مسئلہ :** باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم اصول کی پھوپھیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یوں ہی حقیقی یا علاقائی پھوپھی کی پھوپھی یا حقیقی یا اخیانی خالہ کی خالہ۔

**مسئلہ :** بھتیجی، بھانجی سے بھائی بہن کی اولادیں مراد ہیں ان کی پوتیاں نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

**مسئلہ :** زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

(بہار شریعت، جلد ۱ حصہ ۷، ص ۱۳، ۱۴۔ فیاء القرآن پبلی کیشنز)

## کیا آپ چاہتے ہیں کہ میراث کے دلچسپ سوالات گزریں

### آپ کی نظر سے

وہ نہیں..... اور پڑھیں اس اشاریہ کو اور شوقین طلباء ضرور کریں..... ان کے جوابات تلاش

- ﴿1﴾ پنشن کی رقم میں میراث کا شرعی حکم.....
- ﴿2﴾ ناجائز وصیت کی شرعی حیثیت.....
- ﴿3﴾ میت کا مال امانت بھی ترکہ میں شامل ہے.....
- ﴿4﴾ بیوی کے انتقال کے بعد اس کے زیورات اور سامانِ جہیز کا شرعی حکم.....
- ﴿5﴾ مرحوم یا مرحومہ کی کسی وصیت کی وجہ سے دہانے میں تاخیر کرنا.....
- ﴿6﴾ فاتحہ کس کے مال سے دی جائے.....
- ﴿7﴾ فوت شدہ قرض خواہ کی رقم کو وارثوں کی مرضی کے بغیر ایصالِ ثواب میں لگانا.....
- ﴿8﴾ شوہر پہلی بیوی کے نام زمین رجسٹری کر کے انتقال کر گیا جس سے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے دوسری بیوی سے تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں پہلی کے انتقال پر مذکورہ زمین میں دوسری بیوی کی اولاد کا کچھ حق ہے یا نہیں.....
- ﴿9﴾ شوہر اور بیوی کی مشترکہ کمائی سے بیٹی ہوئی جائیداد اور تقسیم ترکہ.....
- ﴿10﴾ وہ پھوپھی جس کی اولاد نہ ہو اس کے ترکہ میں لگے یا سوتیلے بھتیجے مقدم ہوں گے.....
- ﴿11﴾ وہ چچا جس کی اولاد نہ ہو اس کے ترکہ میں بھتیجے اور بھتیجیوں کا حق وراثت کیا ہے.....
- ﴿12﴾ ترکہ میں نواسے اور نواسیوں کو حصہ ملے گا یا نہیں.....
- ﴿13﴾ غیر مسلم ہونے کی شک کی بنا پر وراثت میں حصے کا حکم.....
- ﴿14﴾ مسلمان اور غیر مسلم کے درمیان وراثت.....
- ﴿15﴾ زندگی میں والد نے اولاد کو جو کچھ دیا، ترکہ تقسیم کرتے وقت اس مال کو اس میں سے منہا نہیں ہوگا.....
- ﴿16﴾ عورت کو میراث سے محروم کرنے کا شرعی حکم.....
- ﴿17﴾ لاوارث کی میراث کا شرعی حکم.....
- ﴿18﴾ مرحوم کی ملکیت میں آنے والی تمام چیزوں کی تقسیم کا حکم.....



- ﴿19﴾ .. بکزی والی رقم ترکہ میں کیسے تقسیم ہوگی ..
- ﴿20﴾ .. تقسیم وراثت اور برٹش لاء .....
- ﴿21﴾ .. غیر وارث کو ترکے سے حصہ دینے کا حکم ..
- ﴿22﴾ .. بینک کا قرضہ تقسیم وراثت سے پہلے ادا کیا جائے ..
- ﴿23﴾ .. قبر کھودنے والوں کی مزدوری کا حکم ..
- ﴿24﴾ .. اگر میت ترکہ میں حرام مال چھوڑے تو اس کا شرعی حکم ..
- ﴿25﴾ .. اگر بیوی فوت ہوگئی حق مہر شوہر کے ذمہ ہے کیا وراثت میں داخل ہوگا ..
- ﴿26﴾ .. طلاق شدہ عورت کا شوہر کے ترکہ میں حصہ ..
- ﴿27﴾ .. اغواء کردہ عورت کا وراثت میں حصہ ..
- ﴿28﴾ .. وراثت کی جگہ لڑکی کو جہیز دینا ..
- ﴿29﴾ .. بہنوں سے ان کی جائیداد کا حصہ معاف کروانا .. یہ طریقہ نہایت .. مطابق ہے؟
- ﴿30﴾ .. دوسرے ملک میں رہنے والی اولاد کا بھی باپ کی وراثت میں حصہ ..
- ﴿31﴾ .. کسی ایک وارث کو اگر حیات میں ہی ساری جائیداد دے دی تو عدالت کو تصرف کا اختیار ..
- ﴿32﴾ .. کیا رضاعی اولاد کو میراث سے حصہ ملے گا ..
- ﴿33﴾ .. سوتیلے ماں، باپ کی وراثت کا حکم ..
- ﴿34﴾ .. حکومت کی طرف سے ملنے والی رقم میں میراث کا حکم ..
- ﴿35﴾ .. اشامپ پیپر پر تحریر کردہ وصیت نامے کی شرعی حیثیت ..

**نوٹ:** ان کے علاوہ اور بے شمار مسائل جاننے کے لئے اگلے صفحے پر فتاوی جات کی فہرست دی ہے اس میں آپ کی سہولت کے لئے صفحہ نمبر بھی درج ہیں، آپ ان فتاوی جات کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

﴿اللہ تعالیٰ علم نافع نصیب فرمانے، آمین﴾

## میراث کے چند اہم اور دلچسپ سوالات

یعنی وہ دلچسپ مسائل فرائض جو دماغی صلاحیت کو بڑھاتے ہیں۔ (ازلا دلی مالکیر یہ)

**سوال:** دو مرد ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے چچا ہیں، بتائیے یہ کیسے؟

**جواب:** خالد اور زید میں سے ہر ایک نے دوسرے کی ماں سے نکاح کیا اور ہر ایک سے ایک بیٹا پیدا ہوا، سو ہر ایک بیٹا دوسرے کا چچا ہوا۔

**سوال:** دو مرد ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے ماموں بھی ہیں، بتائیے کیا ایسا ہو سکتا ہے؟

**جواب:** جی ہاں! خالد اور زید میں سے ہر ایک نے دوسرے کی بیٹی سے نکاح کیا جن میں سے ہر ایک کا ایک ایک بیٹا پیدا ہوا، پس یہ دونوں ایک دوسرے کے ماموں ہوئے۔

**سوال:** میت نے 24 دینار چوبیس عورتوں کے لیے چھوڑے جن میں سے ہر ایک نے ایک ایک دینار پایا، بتائیے یہ کون کون سی عورتیں ہیں؟

**جواب:** ورثاء کی میت میں تین بیویاں، چار دادیاں، 16 بیٹیاں اور ایک علاقائی بہن ہے۔

**سوال:** ورثاء میراث تقسیم کر رہے تھے، کہ اچانک ایک وارث آیا اور اس نے کہا کہ جلدی مت کرو میری عورت غائب ہے اگر وہ زندہ ہوگی تو وہی وارث ہوگی اور میں وارث نہ ہوں گا اور اگر وہ مرگئی ہے تو میں ہی وارث ہوں گا، بتائیے یہ کس طرح ہوگا؟

**جواب:** ایک عورت کوچ کر گئی اور اس نے دو حقیقی بہنیں، ماں، ایک اخیانی بہن اور ایک علاقائی بھائی چھوڑا، اور اس علاقائی بھائی نے اس کی اخیانی بہن سے نکاح کیا ہے اور یہی شخص مذکورہ بات کہنے والا ہے کیونکہ اس کی بیوی میت کی اخیانی بہن ہے جو غائب ہے، لہذا اگر وہ زندہ ہوگی تو دو تہائی دونوں حقیقی بہنوں اور چھٹا حصہ ماں اور باقی چھٹا حصہ اس اخیانی بہن کو ملے گا، اور یہ علاقائی بھائی محروم رہے گا، اور اگر وہ مرچکی ہو تو، باقی چھٹا حصہ علاقائی بھائی کو ملے گا۔

**سوال:** ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میراث تقسیم کرنے میں جلدی نہ کرو، کیونکہ میں حاملہ ہوں چنانچہ اگر مجھے لڑکا ہوا تو وہ وارث نہ ہوگا لیکن اگر لڑکی ہوگی تو وارث ہوگی، بتائیے یہ کس طرح ممکن ہے؟

**جواب:** ایک عورت ورثاء میں شوہر، ماں اور دو اخیانی بہنیں چھوڑ کر مرگئی پھر اس کے باپ کی بیوی آئی جو کہ اس کی سوتیلی ماں ہے، کہنے لگی اگر مجھے لڑکا ہوا تو اس میت کا علاقائی بھائی ہوگا تو پھر وارث نہ ہوگا، اور اگر لڑکی ہوئی تو میت کی علاقائی بہن ہوگی، چنانچہ اس کے ساتھ نصف کی وارث ہوگی اور مسئلہ کا حل 9 تک ہوگا۔



**سوال:** ایک شخص انتقال کر گیا ورثاء میں حقیقی بھائی اور بیوی کا بھائی یعنی سالہ موجود ہیں لیکن کل ترکہ کا وارث حقیقی بھائی کے بھائی شرمائی کی بیوی کا بھائی بنتا ہے بتائیے اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟

**جواب:** ایک شخص نے اپنے باپ کی ساس سے نکاح کیا تھا جب کہ اس کا باپ بھی زندہ تھا جس سے اس کو ایک بیٹا پیدا ہوا بعد ازاں یہ شخص انتقال کر گیا اس کے بعد اس کا باپ بھی چل بسا اور اس نے ورثاء میں اپنے بیٹے کا بیٹا چھوڑا جو کہ اس کی بیوی کا بھائی بھی ہے اور ایک حقیقی بھائی بھی چھوڑا تو اس کے کل ترکہ کا وارث بیٹے کا بیٹا ہو گا جو کہ اس کی بیوی کا بھائی بھی ہے اور حقیقی بھائی محروم رہے گا۔

**سوال:** ایک شخص کا انتقال کیا اس نے ورثاء میں حقیقی چچا زاد بھائی اور ملائی بھائی کا بیٹا چھوڑا لیکن مال کا وارث اس کا چچا کا بیٹا ہوا اور اس کے ملائی بھائی کا بیٹا محروم رہ گیا، بتائیے کیوں؟

**جواب:** اس کی وجہ یہ ہے کہ دو بھائی تھے اور دونوں میں سے ایک کا ایک بیٹا تھا پھر دونوں نے ایک باندی خریدی اور اس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اور اس کی نسبی دعویٰ دونوں نے ساتھ ہی کیا کہ وہ دونوں کا بیٹا ہے، پھر یہ باندی آزاد ہو گئی، پھر اس باندی سے دونوں میں سے کسی ایک نے نکاح کیا، جس کا پہلے سے ایک بیٹا موجود ہے، پھر اس سے دوسرا بیٹا پیدا ہوا، بعد ازاں دونوں بھائی مر گئے، پھر وہ لڑکا مرا جو باندی سے پیدا ہوا تھا اور اس نے ایک بھائی چھوڑا جو اس کے چچا کا بیٹا بھی ہوا اور اپنا باپ کی جانب سے بھائی چھوڑا، اس کی میراث کا مستحق اس کے چچا کا بیٹا ہو گا جو کہ اس کا حقیقی بھائی بھی ہے۔

**سوال:** ایک شخص مر گیا اور اس نے تین دختر چھوڑیں ان میں سے ایک کو سب مال کی تہائی ملی اور دوسری کو سب مال کی دو تہائی ملی اور تیسری کو کچھ نہ ملا تو اس کی کیا صورت ہے۔

**جواب:** ایک شخص کسی کا غلام تھا اور اس کی تین بیٹیاں تھیں پس ایک نے اپنے باپ کو خرید اور دوسری نے اپنے باپ کو قتل کیا پس قاتلہ محروم ہوئی اور جن دونوں نے نہیں قتل کیا ان کو دو تہائی ترکہ ملا کہ ہر ایک کے لیے ایک تہائی ہوا پھر باقی ایک تہائی مال اس کو بحکم ولاء ملا جس نے خریدا تھا۔

**سوال:** ایک مرد اور اس کی ماں اور اس کی خالہ کسی مال ترکہ کی باہم تین تہائی کے وارث ہوئے تو اس کی کیا صورت ہے؟

**جواب:** زید کی دو بیٹیاں ہیں کہ ایک بیٹی سے اس کے بھائی کے بیٹے کسی عمرو نے نکاح کیا، جس سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر عمرو مر گیا پھر اس کے بعد زید مرا اور اس نے دو بیٹیاں اور ایک بھتیجے کا بیٹا چھوڑا، پس دونوں بیٹیوں کو دو تہائی مال یعنی تہائی ہر ایک کو ملا اور اس بھتیجے کے لڑکے کو باقی مال ایک تہائی ملا پس بچے کو ایک تہائی اور اس کی ماں کو تہائی اور اس کی خالہ کو تہائی ملا۔

**سوال:** تین بھائی ایک ہی ماں باپ سے ہیں لیکن ایک کو کل مال سے دو تہائی ملا اور باقی ماندہ میں سے دونوں کو چھٹا چھٹا حصہ ملا، بتائیے ایسا کیوں؟



**جواب:** ایک عورت ہے جس کے تین چچازاد بھائی ہیں جن میں سے ایک نے اس سے نکاح کیا بعد ازاں اس عورت کا انتقال ہو گیا۔ اب اصل مسئلہ 6 سے ہوگا، جس میں سے تین اس کے شوہر کو نصف حصے کے طور پر ملے گا اور باقی تین حصے ان تینوں چچازاد بھائیوں پر برابر تقسیم ہوئے چنانچہ اب شوہر کے پاس دو تہائی ہو گئے اور باقی دو چچازاد بھائیوں کو ایک ایک حصہ ملا۔

**سوال:** ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور اس نے اپنی بیوی کے سات بھائی چھوڑے، لیکن اس کی بیویاں اور ساتوں بھائیوں میں سے ہر ایک نے برابر برابر مال پایا، اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

**جواب:** زید نے اپنے باپ عمرو کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں کی ماں سے نکاح کیا جس سے اس کو سات لڑکے پیدا ہوئے پھر زید مر گیا بعد ازاں عمرو بھی چل بسا اور اپنی بیوی چھوڑی اور اپنے لڑکے کے ساتھ لڑکے چھوڑے تو مسئلہ 8 سے ہوا کہ اس کی بیوی کو ایک حصہ ملا اور باقی سات حصے ان لڑکوں میں برابر تقسیم ہوئے کہ ہر لڑکے کو ایک ایک حصہ ملا، جب کہ یہ ساتویں اس میت کی بیوی کے ماوری بھائی ہیں۔

**سوال:** ایک شخص مر گیا اس نے بیس دینار چھوڑے تو اس کی عورت کو ایک دینار ملا اس کی کیا وجہ ہے؟

**جواب:** ایک شخص مر گیا اس نے بیس دینار چھوڑے اور ورثاء میں دو حقیقی بہنیں، دو علاقائی بہنیں اور چار بیویاں چھوڑیں چنانچہ اصل مسئلہ 12 سے ہو کر 15 تک عول ہوا جن میں سے ہر بیوی کو تین حصے ملے، اور یہ 15 کا پانچواں حصہ ہے، پس بیس دینار میں سے پانچواں حصہ یعنی چار، چاروں بیویوں کو ملے، جن میں سے ہر بیوی کو ایک ایک حصہ ملا۔

**سوال:** اگر چند عورتیں ایک بچہ کی نسبت دعویٰ کریں کہ میرا بیٹا ہے تو ان کا فیصلہ کیسے ہو؟

**جواب:** چند عورتیں ایک بچہ کی نسبت مدعی ہوں ہر ایک کہے یہ میرا بیٹا ہے میرے بطن سے پیدا ہوا ہے، اور اس کا حال معلوم نہ ہوا، اور وہ سب مدعیات اپنے اپنے دعوے پر شہادات شرعیہ قائم کر دیں اور ان میں سے کسی کو دوسری پر کوئی ترجیح نہ ہو تو قاضی مجبوراً ان سب کی طرف اسے منتسب کر دے گا، اور جب وہ مرے اور یہ عورتیں باقی رہیں تو بحکم تنازع و عدم ترجیح سب ایک سدس یا ثلث میں کہ ہم مادر ہے شریک ہو جائیں گی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۶ ص ۳۳۷)

**سوال:** جو لوگ بیٹیوں بہنوں کو ترک نہیں دیتے ان کے لئے کیا وعید ہے؟

**جواب:** جو لوگ بیٹیوں اور بہنوں کو ترک نہیں دیتے، قرآن مجید کے خلاف ہیں، اور جن کا یہ قول ہو کہ ان کو میت کے مال سے کچھ نہیں پہنچتا، جس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ ان کا ترک میں کوئی حق نہیں ہوتا، یہ صریح کلمہ کفر ہے، ایسوں پر تو بہ فرض ہے، نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھے اس کے بعد اپنی عورتوں سے نکاح دوبارہ کریں۔

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الفرائض، ج ۲۶ ص ۳۵۲)



اور ایسوں ہی کے لیے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ من لہ من میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیمۃ یعنی جو اپنے وارث کو اپنا ترکہ پہنچنے سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے گا۔

(رواہ ابن ماجہ، ابواب الوصایا ص ۱۹۸)

**سوال:** کیا ولد الزنا کو وراثت سے حصہ ملے گا؟

**جواب:** اولاد زنا صرف مادری رشتوں سے وارث و مورث ہوتی ہے۔

جیسا کہ در مختار میں ہے یروث ولد الزنا واللعان بجهة الام فقط لما قدمناه فی العصبات انه لا ابن لهما یعنی زنا اور لعان کی اولاد فقط ماں کی جہت سے وارث بنتی ہے، جیسا کہ ہم عصبات میں ذکر کر چکے ہیں کہ ان دونوں کا کوئی باپ نہیں۔

(در مختار، کتاب الفرائض، فصل فی الفرق والفرق، ج ۲، ص ۳۶۵)

اسی طرح فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔ ولد الزنا لا اب لہ فترثہ قرابۃ قرابۃ امہ و یروثہم ملخصاً یعنی ولد الزنا کا کوئی باپ نہیں ہوتا، چنانچہ اس کی ماں کے قرابت دار اس کے وارث بنیں گے اور وہ ان کا وارث بنے گا۔

(عالمگیریہ، کتاب الفرائض، باب الثالث، ج ۶، ص ۲۵۲)

**سوال:** جس مکان کو متعلق خانقاہ، مہمان خانہ یا نگر خانہ موسوم کیا جائے یا جس مکان میں سجادہ نشین رہتے چلے آئے ہوں یا جس مکان میں مہمان عرس کے شریک ہونے والے یا تعلیم ذکر الہی پانے والے قیام پذیر ہوا کرتے ہوں وہ مکان شرعاً قابل تقسیم ہے یا نہیں؟

**جواب:** اگر ملک مورث ہے تقسیم ہوگا اور اگر اس کا وقف ہونا بہ ثبوت شرعی ثابت ہو تو منقسم نہ ہو سکے گا صرف اتنی بات سے کہ اس کا نام مہمان خانہ یا نگر خانہ ہے یا اس میں سجادہ نشین رہتے یا اشخاص مذکورین قیام کرتے تھے وقف ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**سوال:** اگر کسی مکان کو خانقاہ کے نام سے موسوم کیا ہو تو وہ شرعاً اس بناء پر وقف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (لاری رضویہ، ج ۲۶، ص ۲۹۱)

**اولاد کو جائیداد سے عاق کرنے کا شرعی حکم**

**سوال:** کیا اولاد عاق کرنے سے وراثت سے محروم ہو جاتی ہے؟

**جواب:** عاق کے معنی نافرمان کے ہیں، لیکن باپ کا اولاد کو عاق کر دینا اور اخباروں میں چھاپ دینا، اولاد کو وراثت سے محروم نہیں کرتا، ہر شخص زندگی میں اپنے مال کا مالک ہے، جو چاہے تصرف کرے، اس کے مرنے کے بعد اس کے مال کی تقسیم اللہ تعالیٰ نے اپنے

(رقعاتی، کتاب تراکض، ج ۳، ص ۳۶۷)

## قاتل وارث کیوں نہیں بن سکتا؟

**سوال:** قاتل کو میراث کیوں نہیں دی جاتی اس کی وجہ مع الدلائل بیان کریں؟

**جواب:** دین اسلام ایک کامل، اکمل اور جامع مذہب ہے اور یہ تمام لوگوں کے حقوق کا خیال کرتا ہے۔ اور ہر طرح کے فتنہ سے بچاتا ہے۔ اور قاتل اگرچہ وارث بننا چاہتا ہو لیکن شریعت کی جانب سے اس کو محروم کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قاتل کو وراثت سے حصہ دینے میں ایک بہت بڑے فتنہ کا دروازہ کھولنا ہے، اور اس صورت میں قتل و غارت بڑھ جائے گی، اور ہر بد باطن شخص مال کے ہوس میں اپنے والد یا جس سے اسے میراث مل سکتی ہے اسے قتل کریں گے۔ اور یوں ایسا شخص جب محسوس کرے گا کہ مال جلد مل جائے جائیداد جلد ملے اپنے ہی باپ کو لوگ مال کے سبب قتل کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

**دلیل:** عن ابی ہریرہ قال ان رسول اللہ ﷺ قال القاتل لا یورث۔ (ابن ماجہ)

**دلیل:** ان ابا قتادۃ سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لیس لقاتل میراث۔ (ابن ماجہ)

(واللہ اعلم)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

### مسائل ملقبات

(از ثاویٰ عالمگیریہ)

**سوال:** مسئلہ مشترکہ کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

**جواب:**

### مسئلہ مشترکہ

شوہر ماں      ماں شریک بھائی 2      حقیقی بھائی 2

3      1      2

مذکورہ صورت میں شوہر کو نصف، ماں کو سدس ملا جب کہ حقیقی بھائی محروم رہے کیونکہ ان کے لیے بطور عصبہ کچھ نہیں بچا اس طرح اگر بجائے ماں کے ثانی یا دادی ہو تو بھی یہی حکم ہے یہی قول حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کا ہے اور یہی ہمارے علماء کا مذہب ہے اور حضرت ابن مسعود و حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حقیقی بھائی ماں شریک بھائی کے ساتھ ٹکٹ میں شریک ہوتے ہیں اور یہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ حقیقی بھائی ماں شریک بھائی کے ساتھ ٹکٹ میں شریک ہوتے ہیں اور یہی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دوسرا قول ہے،

چنانچہ انہوں نے پہلے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جس طرح ہمارا مذہب ہے پھر دوسرے سال ایک ایسا ہی دوسرا مسئلہ پیش ہوا آپ نے چاہا کہ پہلے فیصلے کی طرح حکم صادر فرمائیں یعنی حقیقی بھائیوں میں سے ایک نے کہا یا امیر المومنین فرض کریں کہ ہمارا باپ گدھا تھا، لیکن کیا ہم سب ایک ماں کی اولاد نہیں ہیں؟ یعنی حقیقی بھائی جس طرح حقیقی بھائی باپ کے وسیلے سے ایک دوسرے سے رشتہ رکھتے ہیں اسی طرح ماں کے وسیلے سے بھی رشتہ رکھتے ہیں، تو پھر صرف ماں شریک بھائیوں کے ساتھ تہائی میں شریک کر دیا اور فرمایا کہ ہمارا پہلا فیصلہ اپنے حال پر موجود رہے گا اور یہ فیصلہ اپنے حال پر رہے گا چنانچہ اس مسئلہ کو مسئلہ مشترکہ کہا جانے لگا کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھائیوں کو باہم شریک کر دیا نیز اس کو ہمارے بھی کہتے ہیں کیونکہ دوران گفتگو ایک بھائی نے ذہب ان اہان کان حملا کہا تھا۔

**سوال:** مسئلہ خرقاء کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

**مسئلہ خرقاء :-**

**جواب:**

اس مسئلہ کو خرقاء اور مثلثہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مربوعہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور خمسہ شعبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ  
عند الجمهور اصل مسئلہ 3  
عند زید اصل مسئلہ 3، وضع من 3

بہن

دادا

ماں

عند م

2

1

عند الجمهور

2

4

3

عند زید

اس مسئلہ کو خرقاء اس لیے کہتے ہیں کہ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو گویا خرق کر دیا یعنی توڑ دیا چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ماں کو تہائی دادا اور بہن کے درمیان تین حصے ہو کر تقسیم ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ بہن کو تہائی اور بہن کو نصف اور باقی دادا کو ملے گا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دو روایتیں ہیں ایک روایت میں بہن کو نصف اور باقی دادا اور ماں کے درمیان آدھا تقسیم ہوگا اور دوسری روایت میں بہن کو نصف اور ماں کو تہائی اور باقی دادا کو ملے گا اور یہی قول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور اس مسئلہ کو عثمانیہ بھی کہتے ہیں اس لیے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول اس میں متفرق ہے جس نے اجماع کو توڑ دیا آپ فرماتے ہیں کہ ماں کو تہائی اور باقی دادا اور بہن کے درمیان نصف نصف ہو کر تقسیم ہوگا اور علماء نے کہا کہ اسی وجہ سے اس کو خرقاء مثلثہ عثمان رضی اللہ عنہ و مربوعہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور خمسہ الشعبی بھی کہتے ہیں اس لیے کہ حج نے شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے اور اگر ان کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی ملایا جائے تو مسدود ہوگا۔

**سوال:** مسئلہ مروانیہ کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

**جواب:** مسئلہ مروانیہ

علاقائی بہنیں 2

اخائی بہنیں 2

عینی بہنیں 2

شوہر

م

2

4

3

صورت یہ ہے کہ میت نے چھ بہنیں متفرقہ اور شوہر چھوڑے پس نصف شوہر کو اور حقیقی دو بہنوں کو دو تہائی اور اخائی دو بہنوں کو تہائی ملے گا اور علاقائی دو بہنیں ساقط ہو جائیں گی چنانچہ اصل مسئلہ 6 سے ہو کر 9 تک عول ہوگا اور اس کو مروانیہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ مروان بن الحکم کے زمانہ میں واقع ہوا تھا، اور اس کو غراء بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ مسئلہ ان کے درمیان مشہور ہو گیا تھا۔



**سوال:** مسئلہ حمزیہ کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

**جواب:** مسئلہ حمزیہ

اصل مسئلہ 6 تصحیح من 18

دادیاں 3 دادا عینی بہن علاقائی بہن

3 15 م م

مذکورہ صورت میں تین جدہ متحاذیات، ایک جد اور متفرقہ بہنیں ہیں، حضرت ابوبکر و ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جدات کو چھٹا حصہ اور باقی مال جد کو ملے گا سواصل مسئلہ 6 سے اور تصحیح 18 سے ہوگی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بہن کو نصف ملے گا اور دو تہائی پوری کرنے کے لیے علاقائی بہن کو چھٹا حصہ ملے گا اور جدات و جد کو بھی چھٹا حصہ ملے گا اور یہی قول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شاذ روایت یہ بھی ہے کہ جدہ جو ماں کی ماں ہے اس کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی سب جد کو ملے گا اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جدات کو چھٹا حصہ اور باقی مال دادا اور حقیقی بہن کے درمیان چار حصوں میں تقسیم ہوگا پھر علاقائی بہن نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ حقیقی بہن میت کو واپس دے گی چنانچہ اصل مسئلہ 6 سے ہوگا اور اس کی تصحیح 72 سے ہو گیا اور اختصار 36 سے ہوگی جس میں سے جدات کو 2 حصے اور حقیقی بہن کو اس کے حصہ اور اس کے علاقائی بہن کے حصہ کے سب 15 حصے اور دادا کو 15 حصے ملیں گے اور اس مسئلہ کو حمزیہ اس لیے کہتے ہیں کہ شیخ حمزہ الزیات سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسی طرح سے جوابات دیئے جس طرح ہم نے ذکر کیے ہیں۔

**سوال:** مسئلہ دیناریہ کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

**جواب:** مسئلہ دیناریہ

اصل مسئلہ 24 تصحیح من 600

میت

بیوی دادی بیٹیاں ۲ عینی بھائی ۱۲ عینی بھائی

75 100 400 24 1

میت مذکورہ ورثاء اور چھ سودینار چھوڑ کر رحلت کر گیا ترکہ میں سے چھٹا حصہ یعنی ایک سو 100 دینار دادی کے لیے ہیں اور ہر دو بہنوں کے لیے دو تہائی یعنی چار 400 سودینار اور بیوی کے لیے آٹھواں یعنی 75 دینار ہیں جب کہ باقی ماندہ 25 دیناروں میں سے ہر ایک بھائی کو دو، دو دینار اور بہن کو ایک دینار ملے گا، اس لیے اس مسئلہ کو مسئلہ دیناریہ کہا جاتا ہے، اور اسی طرح

اس مسئلہ داود یہ بھی کہا جاتا ہے، اس لیے کہ یہ مسئلہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ سے بھی دریافت کیا گیا تھا تو آپ نے مذکورہ طریقہ پر تقسیم فرمائی، لیکن میت کی بہن امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرا بھائی انتقال کر گیا ہے اور ترکہ میں چھ سو دینار چھوڑے ہیں جن میں سے سوائے ایک دینار کے مجھے اور کچھ نہیں دیا گیا اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ ترکہ کس نے تقسیم کیا ہے؟ عورت نے کہا کہ آپ کے شاگرد داؤد نے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایسا تو نہیں ہے جو ناحق ظلم کا فتویٰ دے، لیکن تو ایک بات بتا کہ کیا تیرے بھائی نے کوئی دادای چھوڑی ہے؟ اس نے کہا ہاں، پھر فرمایا کہ کیا دو بیٹیاں بھی چھوڑی ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں پھر فرمایا کہ کیا بیوی بھی ہے؟ کہا کہ ہاں پھر ارشاد فرمایا کہ کیا تیرے ساتھ تیرے بارہ بھائی بھی چھوڑے ہیں، اس نے کہا کہ ہاں، یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں تو تیرا حق ایک دینار ہی رہتا ہے۔

یہاں سے امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی مقام و فضیلت کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ آپ نے کس طرح اس مسئلے کو حل فرمایا۔

**سوال:** مسئلہ امتحانیہ کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

**جواب:** مسئلہ امتحانیہ

المضروب 1260

اصل مسئلہ 30240/24

بیویاں 4	دادایاں 5	بیٹیاں 7	علاقائی بہنیں 9
3	4	16	1
3780	5040	20160	1260

مذکورہ صورت میں اعداد و اوس اور حصوں کے مابین نسبت بتائیں ہے اسی طرح رؤسوں کے مابین بھی بتائیں ہے لہذا رؤسوں کو آپس میں ضرب دینے کی ضرورت پیش آئی چنانچہ 4 کو 5 میں ضرب دی تو 140 ہوئے پھر اس کو 9 میں ضرب دینے سے 1260 ہوئے پھر ان 1260 کو اصل مسئلہ 24 میں ضرب دی تو 30240 حاصل ہوئے اسی سے مسئلہ کی تصحیح ہوئی۔

اور اس صورت کا امتحان یوں لیا جاتا ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اور اس نے چند قسم کے ورثاء چھوڑے ہر قسم کی تعداد دس سے کم ہے البتہ اس مسئلہ کی تصحیح 30,000 تیس ہزار سے زائد سے ہوتی ہے، تو بتائیے کہ میت نے کتنی قسم کے ورثاء چھوڑے؟



**سوال:** مسئلہ مامونیہ کیا ہے اس کی وضاحت کریں؟

**جواب:** مسئلہ مامونیہ

اس کو مسئلہ مامونیہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ مامون رشید نے ارادہ کیا کہ کسی کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا جائے تو اس کے سامنے یحییٰ بن اکثم کو پیش کیا گیا لیکن مامون نے انہیں کمتر جانا اور مذکورہ مسئلہ دریافت کیا اس پر یحییٰ بن اکثم نے جواباً کہا کہ حضور والا پہلے بتائیے کہ میت اول مرد تھا یا عورت؟ مامون یہ سن کر سمجھ گیا کہ یہ بزرگ واقعی عالم ہیں، چنانچہ مامون نے یحییٰ بن اکثم کو عہدہ دے کر بصرہ کا قاضی مقرر کیا۔

اور مسئلہ کی وضاحت یوں ہے کہ اس مسئلہ میں میت اول کے مرد ہونے اور عورت ہونے سے جواب مختلف ہو جاتا ہے۔  
لہذا اگر میت اول مرد ہوگا تو مسئلہ 6 سے ہوگا جن میں سے دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور ماں باپ کو چھٹا، چھٹا حصہ ملے گا۔ پھر جب ایک بیٹی کا انتقال ہو گیا تو اس نے ایک بہن، جد صحیح اور جدہ صحیحہ چھوڑے لہذا چھٹا حصہ جدہ کو ملے گا اور باقی ماندہ دادا کو دے دیا جائے گا جب کہ بہن محروم ہو جائے گی یہ صورت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق ہے جب کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بقول دادای کو چھٹا حصہ ملے گا اور باقی ماندہ دادا اور بہن کے مابین تین تہائی ہو کر تقسیم ہوں گے، اور اگر میت عورت ہوگی تو اصل مسئلہ 9 اور 47 پھر بیٹی کا انتقال ہو گیا تو اس کے ورثاء میں ایک بہن، جدہ صحیحہ اور جدہ فاسد ہوں گے۔ چنانچہ جدہ صحیحہ یعنی نانی کو چھٹا حصہ ملے گا بہن نصف کی حقدار ہوگی اور باقی ماندہ بھی انہیں پر رد ہوگا جب کہ جد فاسد بالا جماع محروم ہو جائے گا جیسا کہ الاختیار شرح المختار میں ہے۔  
(عالمگیریہ کتاب الفرائض، باب المسائل المسلمات ج ۶، ص ۸۲۵)

☆☆☆

بسم الله الرحمن الرحيم ط

علم میراث کے شوقین مندرجہ ذیل کتب فتاویٰ سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب (کل جلدیں)	جلد	صفحہ	مصنف	مطبوعہ
1	فتاویٰ رضویہ (30)			امام احمد رضا خان بریلوی	رضا فاؤنڈیشن لاہور جامعہ نظامیہ
2	ریاض الفتاویٰ (3)	3	198	مفتی ریاض الحسن رحمۃ اللہ علیہ	انجمن انوار القادریہ کراچی
3	فتاویٰ امجدیہ (2)	2	356	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی
4	فتاویٰ مصطفویہ (1)	1	544	مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	شعبہ برادرز، لاہور
5	فتاویٰ ملک العلماء (1)	1	481	مفتی ظفر الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ	بریلی شریف
6	فتاویٰ یورپ (1)	1	549	مفتی عبدالواحد قادری (ہالینڈ)	شعبہ برادرز، لاہور
7	فتاویٰ اجملیہ (4)	4	148	مفتی محمد اجمل قادری رحمۃ اللہ علیہ	شعبہ برادرز، لاہور
8	فتاویٰ نوریہ (5)	4	265	مفتی محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور
9	فتاویٰ خلیلیہ (3)	3	239	مفتی خلیل احمد برکاتی رحمۃ اللہ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
10	فتاویٰ فیض رسول (3)	3	488	مفتی جلال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ	شعبہ برادرز، لاہور
11	فتاویٰ فقیہ ملت (2)	2	373	مفتی جلال الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ	شعبہ برادرز، لاہور
12	وقار الفتاویٰ (3)	3	353	مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ	بزم وقار الدین، کراچی
13	فتاویٰ دیداریہ	1	702	مفتی دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	مکتبہ العصر گجرات
14	فتاویٰ بحر العلوم (6)	6	33	مفتی عبدالمنان مدظلہ العالی (ہند)	شعبہ برادرز، لاہور
15	انوار الفتاویٰ	1	375	مفتی محمد اسماعیل نورانی مدظلہ العالی	فرید بک شال لاہور
16	تفہیم المسائل	2	295	پروفیسر مفتی منیب الرحمن مدظلہ العالی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
17	تفہیم المسائل	3	319	پروفیسر مفتی منیب الرحمن مدظلہ العالی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
18	تفہیم المسائل	4	353	پروفیسر مفتی منیب الرحمن مدظلہ العالی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
19	تفہیم المسائل	5	417	پروفیسر مفتی منیب الرحمن مدظلہ العالی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز

گزارش: غلطی یا نہیں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ابو حامد خلیل احمد عطاری المدنی عفی عنہ



﴿سالانہ ہرجہ جات﴾

تسطیم المدارس (اہلسنت) پاکستان سالانہ امتحان شہادۃ العالمیہ سال اول/2006ء علم الفرائض

- سوال ۱۔۔۔۔۔ (۱)۔ علم الفرائض کی تعریف، فرض اور موضوع تحریر کریں، نیز اس علم کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔  
 (ii)۔ اس علم کا پڑھنا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت؟ نیز علم الفرائض کی وجہ تسمیہ تحریر کریں؟  
 (iii)۔ میت کے ترکہ کے ساتھ کتنے اور کون کون سے حقوق کا تعلق ہے؟ ترتیب وار تحریر کریں؟
- جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

- سوال ۲۔۔۔۔۔ (۱)۔ موانع ارث تحریر کریں، نیز شوہر اور بیوی کے حالات بیان کریں کہ کس حالت میں کس کو کتنا ملتا ہے؟  
 (ii)۔ ”من یرد علیہم“ اور ”من لا یرد علیہم“ کی وضاحت کریں کہ یہ لوگ کون ہیں؟
- جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

- سوال ۳۔۔۔۔۔ (ا)۔ اصحاب فرائض کی کل تعداد کتنی ہے اس میں کتنے مرد ہیں اور کتنی خواتین؟  
 (ب)۔ ایسے کتنے اصحاب فرائض ہیں جن کو نصف ملتا ہے اور کب؟  
 (ج)۔ عصبہ بغیرہ اور عصبہ مع غیرہ میں کیا بنیادی فرق ہے حالانکہ دونوں ہی خواتین ہیں۔  
 (د)۔ ایک بیٹی اور بہن وارث ہوں تو بہن عصبہ ہو جاتی ہے مگر کون سی عصبہ
- جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

- سوال ۵۔۔۔۔۔ (الف)۔ زید کا انتقال ہوا اس نے مندرجہ ذیل درجہ چھوڑے، زید کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟  
 ماں، باپ، دام، دام، دام، دام۔ یہ بھی بتائیے کہ مذکورہ بالا مسئلہ میں کون دو افراد محروم ہوں گے کس وجہ سے اور کس اصول کے تحت؟  
 (ب)۔ خالد نے اپنے انتقال پر ماں باپ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑے ترکہ تقسیم کریں اور مسئلہ کی صورت تحریر کریں؟
- جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

تسطیم المدارس (اہلسنت) پاکستان سالانہ ہرجہ 2007ء

- سوال نمبر ۱۔۔۔۔۔ (الف)۔ مقررہ بالنسب علی الغیر کی تشریح کریں۔  
 (ب)۔ مولی الموالیات سے کیا مراد ہے؟  
 (ج)۔ حجب کی تعریف اور اقسام تحریر کریں۔  
 (د)۔ محروم اور محجوب میں کیا فرق ہے؟  
 (ه)۔ ذوی رحم وارث کی تعریف قلمبند کریں۔  
 (د)۔ ذوی الارحام کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟
- یا
- (الف)۔ دو عددوں کے درمیان کون سی نسبت ہو سکتی ہے وضاحت کریں؟  
 (ب)۔ خطی بھائی سدس اور ثلث حصہ کے کب مستحق ہوتے ہیں۔  
 (ج)۔ سگی بہن کی حائض بیان کریں۔
- جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

- سوال نمبر ۲۔۔۔۔۔ (الف) تصحیح کی تعریف کریں نیز تصحیح سائل میں سهام اور دوس سے متعلق قوانین بیان کریں۔ (۲۰)
- (ب) محرم اور محبوب میں نیز جدیج اور جد فاسد میں فرق واضح کریں۔ (۱۰)

یا

لرذ صد العول ما فصل عن فرض ذوی الفروض ولا يستحق له برد علی ذوی الفروض بقدر حقوقهم الا علی الزوجین (الف) ترجمہ کریں؟

(ب) مصبات کی عدم موجودگی میں اصحاب فرائض کو ان کا حصہ دینے کے بعد اگر مال بچ جائے تو اس کا مصرف کیا ہونا چاہیے؟ ماہ کا اختلاف بالدلائل نقل

(۱۵)

(۱۰)

(ج) رد علی ذوی الفروض کی صورت میں زوجین کو کتنی کیوں کیا گیا ہے؟ وضاحت کریں؟

دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

جواب:

سوال ۳۔۔۔۔۔ (الف) عمر کا انتقال ہوا اس نے اپنے ورثاء میں والد، والدہ اور پانچ بیٹیاں چھوڑے ان میں جائیداد کیسے تقسیم ہوگی۔ (۲۰)

(ب) قاسم نے اپنے انتقال پر پوتی سگی بہن، بیوی، اور چچا چھوڑے ان میں سے ہر ایک کو جائیداد میں سے کتنا حصہ ملے گا۔ وضاحت کریں؟

یا

(۱)۔۔۔۔۔

خاوند ۲ علاقہ بہنیں ۲ خفی بہنیں والدہ ۱۰

(۲)۔۔۔۔۔

زوجہ بنتان اب ام ۱۰

(۳)۔۔۔۔۔

ام زوجہ ۵ بچے بیٹی ۱۰

تنظیم المدارس (ایسٹ پاکستان) 2008ء

(۱۰)

سوال ۱۔۔۔۔۔ جب نقصان کی تعریف کریں نیز جب نقصان کتنے اور کون سے افراد کے لیے ہے۔

دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

جواب:

(۱۰)

سوال ۲۔۔۔۔۔ (الف) اختلاف دار اور اس کی اقسام کی وضاحت کریں۔

(۱۰)

(ب) مصبہ کی تعریف کریں نیز کونسی عورتیں مصبہ بن سکتی ہیں وضاحت کریں

دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

جواب:

(۱۰)

سوال ۳۔۔۔۔۔ (ج) دلاء کسے کہتے ہیں دلاء کو فروخت یا صلہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں وضاحت کریں؟

دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

جواب:

سوال نمبر ۳۔۔۔۔۔ (الف) المول ان یزاد علی المخرج شی من اجزائه الاضای عن فرض۔ ہمارے کدہ والا کا ترجمہ تحریر کریں۔

(۱۰)

(ب) مفقود کی تعریف کریں نیز مفقود کی مدت میں آمد کے اقوال تحریر کریں۔

(ج) مرتد سعدی حرثی کی وضاحت کریں۔

دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

جواب:



سوال ۳۔۔۔ (الف) زائد کا انتقال ہو گیا اس نے اپنے درمیان میں بیوی خفی، بہن باپ اور دو بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑے جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟ (۲۰)

(ب) مرنے والے نے اپنی وفات پر سگی بہن والدہ اور دو بیٹیاں اپنے درمیان میں چھوڑے ان میں جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟ (۱۰)

جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

سوال ۵۔۔۔۔۔ درج ذیل صورتوں میں سے میت کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا تفصیلاً تحریر کریں۔

۱۔ میت  
والد بیٹا خاوند (۱۰)

۲۔ میت  
بیٹی پوتی چچا (۱۰)

۳۔ میت  
خاوند سگ بھائی سگی بہن بیٹی (۱۰)

### تنظیم المدارس (اساتذہ پاکستان) 2011ء

سوال ۱: الف: علم الفرائض کی تعریف، موضوع، غرض، ارکان اور اسباب تحریر کریں۔

ب: ترکہ سے تعلق رکھنے والے حقوق کتنے اور کون کون سے ہیں ترتیب کے ساتھ تحریر کریں؟ سوا

جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

سوال ۲: الف: کتاب اللہ میں بیان کئے گئے حصے کتنے اور کون کون سے ہیں۔ نیز بنات المصلب (سگی بیٹیوں) کے کل کتنے اور کون کون سے احوال ہیں تفصیلاً لکھیں؟

ب: مسئلہ کے مخرج نکالنے کا طریقہ بالتفصیل لکھیں؟

جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

سوال ۱: الف: تداخل، توافق، اور جابن کی تعریف مع امثلہ لکھیں؟

ب: مول اور مجب کی تعریفات تحریر کریں؟

جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

سوال ۱: الف: صحیح کی تعریف کرتے ہوئے سہام اور دس کے درمیان صحیح کے قواعد علامہ لکھیں۔

ب: اصحاب فرائض کی تعریف کرتے ہوئے بتائیں کہ کل اصحاب فرائض کتنے اور کون کون سے ہیں۔

جواب: دیکھیں صفحہ نمبر۔۔۔۔۔

سوال ۱: الف: اولاد ام (اخینانی بھائی، بہن) کے کل احوال لکھیں اور بتائیں کہ ان کا جب کون کون سے افراد ہیں۔

ب: اگر کوئی ترکہ میں سے کوئی معین چیز لیکر اپنے حصے سے دستبردار ہو جائے تو ترکہ دیگر درمیان میں کس طرح تقسیم ہوگا۔ جیسے وارثوں میں شوہر، ماں، اور چچا ہیں اور شوہر میرے مصالحت کر کے اپنے حصے سے دستبردار ہو گیا۔



**امکانی سوالات**

- سوال: علم میراث کی تعریف موضوع اور فرض و عاقبت بیان کریں؟  
 سوال: میت کے ترکہ کے ساتھ کتنے حقوق متعلق ہوتے ہیں، بیان فرمائیں؟  
 سوال: اصحاب فرائض کسے کہتے ہیں؟  
 سوال: اصحاب فرائض کتنے اور کون سے ہیں؟  
 سوال: موانع ارث کتنے ہیں تحریر فرمائیں؟  
 سوال: تمام اصحاب فرائض کے احوال لکھیں؟  
 سوال: نوع اول اور نوع ثانی کی تشریح کریں؟  
 سوال: مندرجہ ذیل مسائل حل کریں۔

(الف) زوجہ	۳ اخائی بھائی	باپ	(ب) زوج	ایک اخائی بھائی	بچا
(ج) ایک بیٹی	۳ پوتیاں	علاقائی بہن	(د) زوجہ ماں	پوتی	جدہ میچہ
(چ) ۳ پوتیاں	۲ اخائی بہنیں	ایک اخائی بھائی	جدہ		

نوٹ: ہر مسئلہ کو حل کرنے کے بعد ان چیزوں کی وضاحت فرمائیں؟ (۱) ہر فریق کو جو مال دیا اس کی وجہ (۲) مسئلہ جس عدد سے بتایا گیا اس کی وجہ (۳) ہر فریق کو جو سہا مریے گئے اس کی وجہ (۴) جس فریق پر کس واقع ہوئی اس کو صحیح کے ذریعے حل کریں۔ میت کا وہ مال جو ورثہ پر تقسیم کرتا ہے اس اصل مسئلہ پر تقسیم کرتا ہے جو حاصل ہوا اس پر فریق کے سہام سے ضرب دیں گے تو ہر شخص کو کتنا حصہ ملے گا۔

سوال: عصب کی تعریف، عصب کی اقسام مع تعریفات اور وضاحت کریں، اور عصب کون کون سے ہیں اور کتنے ہیں؟

سوال: جب کی تعریف اور اقسام لکھیں اور کون سے ہیں مع تعریفات لکھیں؟

سوال: وارثین کو جب حرمان کیوں اور کب لاحق ہوتا ہے؟

سوال: مول کی تعریف اور کتنے محارج میں مول ہوتا ہے کس انداز میں ہوتا ہے؟

(۱) زوج ۲ علاقائی بہنیں (۲) حقیقی بہنیں زوج دو اخائی بہنیں

(۳) زوجہ ماں ۲ حقیقی بہنیں ایک اخائی بہن

سوال: رد کی تعریف مع قواعد بطور وجہ صریحہ زوجین پر رد ہوتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

(۱) زوجہ ایک حقیقی بہن ایک علاقائی بہن ایک اخائی بہن

(۲) ۳ بیویاں ۳ دادیاں ۵ اخائی بہنیں

(۳) بیٹی پوتی جدہ میچہ

سوال: صحیح کے قواعد بطور وجہ صریحہ بیان کریں اور بتائیں صحیح میں ذواضعاف اقل کی کیا اہمیت ہے؟

سوال: مندرجہ ذیل اعداد کا ذواضعاف اقل نکالیں؟

92:70:28 63:72:92: 12:25:26:58:

سوال: محارج کی تعریف اور اسکے مضموم کی وضاحت کریں نیز وہ مسئلہ تحریر کریں؟

سوال: مناسخ کی تعریف اور اسکی وضاحت کریں اور مشہور زمانہ میں ایسی مثال دیں جس میں توافق تراش جائیں موجود ہو؟



سوال: طاقی مشکل کے وارث کا طریقہ مثال کے ساتھ لکھیں؟

سوال: حل کے وارث کا طریقہ مثال کے ساتھ لکھیں؟

سوال: مفقود کی وراثت کا طریقہ مثال کے ساتھ لکھیں؟

سوال: 75 سال میں عہد الجہاد کا ہوا، جنہوں نے ایک مکان جس کی قیمت 4 لاکھ زمین کی مالیت 24 لاکھ 60 ہزار اور سونا ایک لاکھ 50 ہزار چاندی 50 ہزار ترکہ چھوڑا ہے جبکہ ان پر ایک لاکھ 80 ہزار کا قرض ہے اور ان کی چھوڑی ہوئی زمین میں 20 ہزار خرچ ہوئے وصیت کوئی نہیں اور اسکے چار بیٹے تین بیٹیاں ایک بیوی ماں کا بھائی سوگوار چھوڑے ہوئے مسئلہ حل کریں؟

## الغنی پبلشرز کی دیگر زیر طبع کتب

1. آسان اصول حدیث (سوالاً جواباً)

اصول حدیث پر آسان کتاب

2. آسان عقائد نسفی (سوالاً جواباً)

شرح عقائد نسفی کا آسان حل

3. آسان حل بلاغت (سوالاً جواباً)

بلاغت پر ایک منفرد تحفہ

4. شرح ملاً جامی (عربی)

عربی میں مختصر جامع حاشیہ (مُلَوَّن)

..... ☆ ..... ☆ ..... ☆ .....

الغنی پبلشرز

Ph: 0334-3463826 کراچی، بہاولپور



# الغنی پبلشرز کی دیگر مطبوعات

